ماشاء الله لا قوة الا بالله

حافظ الاسلام

در نعت شفیع الانام

مخزن القصائد

باضافہ

جواہر الکلام

ملنے کا پتہ

کریمی پریس بک ایجنسی پائیدھونی بمبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و خدا و نعت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اہلبیتہ و اصحابہ اجمعین الطیبین الطاہرین کے تمام بھائی مسلمانوں کی خدمت فیضدرجت میں واضح و لایح ہو کہ سبب تصنیف ان قصاید مدح نبوی کا یہ ہے کہ قصائد نعتیہ میں منظوم صدہا نسخہ چھاپے ہوئے ہیں مگر شایقان ہدایت نصیب و طالبان لقائی حبیب یہ چاہتے تھے کہ اگر چند قصائد نوطرزی معہ نظم و نثر تیار کئے جاویں اور پڑھنے سننے میں آویں تو تجلی سمجھیں اور خوش ہوویں اس سبب اس عاصی پر معاصی شیخ لعل عرف شیخ اسمٰعیل ابن حاجی غلام حسین مرحوم مغفور ساکن بلدہ احمدنگر المتخلص بہ حافظ نے یہ دیوان خوش عنوان تیار کیا اور سوا اس دیوان کے دو دیوان اشتہر تالیف کر کے استعانت سے جناب فیضمآب مقبول بارگاہ کریم قاضی ابراہیم ابن جناب مغفرت مآب قاضی نور محمد صاحب کے چھپوا کر مشتاقوں کا گلدستہ کیا اس تمنا پر کہ مداح رسول الثقلین کہلاؤں الغرض جب وے دیوان تیار ہوئے سنہ ۱۲۸۹ھ کو کتاب اوّل بنام مجموعہ نجم الضیا جس کی تاریخ آداب فراغ ہے بڑی سعی و کوشش سے جناب قاضی ابراہیم صاحب ممدوح نے حلیہ طبع کا پہنا کر نور افزای چشم شایقین کیا بعدہ دیوان دوم بنام حافظ الایمان در نعت رسول آخر الزماں معہ مدحیات نعتیہ جس کی تاریخ باغ رسل ہے سنہ ۱۲۹۳ھ کو تالیف کر کے یادگار عالم ناپایدار میں چھوڑا اب بعون المنان یہ دیوان خوش انجام در نعت سید الانام المسمّی بہ حافظ الاسلام معہ مخزن القصاید جسمیں نثر و نظم معجزات رسول و دیگر پند و نصایح وغیرہ خوش وضع بطور عربی مذکور ہیں سنہ ۱۲۹۴ھ میں اس کے چھپوانے کا اشتہار واجب الاظہار دیوان حافظ الایمان میں دیا گیا تھا الا فکر معیشت سے دنیائے دوں کی فرصت نہ ملی اسلئے اس نسخہ کے چھپوانے میں مدت مدید و عرصہ بعید گذر اگر اب کے سال جناب والا مراتب قاضی فتح محمد صاحب و جناب قاضی عبدالکریم صاحب برادران جناب قاضی ابراہیم مرحوم ابن الحاج قاضی نور محمد صاحب مغفور بلبندری نے اپنے مطبع نامی گرامی فتح الکریم میں مطبوع فرما کر مشتاقان نعت سید الابرار کی بحصول گلدستہ کیا آب ناظرین والاتمکین سے امید ہے کہ اگر کہیں اس نسخہ میں خطا نظر آوے تو بنظر عیب پوشی کریں کیونکہ الانسان مرکب مع الخطاء والنسیان سے کوئی بشر خالی نہیں رباعی

ڈھانپ لے تو جانتا ہے عیب گر	عیب سے خالی نہیں کوئی بشر
جز خدا کے کون ہے کہئے بری	پاک ہے سب سے وہی بس سربسر

مسدس

واصفو گر شوق مدح مصطفےٰ مادام ہے
توشۂ عقبےٰ اسے اپنا سمجھ لو تمام ہے
اور اگر تمکو نبیؐ کی نعت ہی سے کام ہے
دین بھی حاصل ہے دنیا میں بھی اس سے نام ہے
خواب غفلت میں پڑے ہو اس کا بد انجام ہے
مفت میں ملتا ہے لیلو حافظ الاسلام ہے

حافظ الاسلام لے لو اور عمل اس پر کرو
حشر میں پچھتاؤ مت اور اپنے فعلوں پہ نہ رو
وعظ اس سے سن کے تم اللہ سے ہر دم ڈرو
سوئے رب لَو لگو رکھو مت غیر کاموں میں پھرو
خواب غفلت میں پڑے ہو اس کا بد انجام ہے
مفت میں ملتا ہے لیلو حافظ الاسلام ہے

دوستو ہشیار ہو سوتے ہو کیا یوں بے خبر
کر لو جو کرنا عمل ہے تم کو اب اس جائے پر
دیکھ لو نزدیک آپہونچا ہے اب وقت سفر
جاؤگے ایک روز تو تم پھر نہ آؤگے ادھر
خواب غفلت میں پڑے ہو اس کا بد انجام ہے
مفت میں ملتا ہے لیلو حافظ الاسلام ہے

حافظ اسلام جانو جوہر ایمان ہے
مشفقو لے لو اسے یہ مفت کا سامان ہے
قدر اوسکی وہ ہی جانیگا جسے پہچان ہے
توشۂ عقبےٰ سمجھ لو یہ میرا دیوان ہے
خواب غفلت میں پڑے ہو اس کا بد انجام ہے
مفت میں ملتا ہے لیلو حافظ الاسلام ہے

عرض حافظ خدمت احباب میں ہر بار ہے
عاشقوں کو دل سے اس کی قدر سو سو بار ہے
نسخۂ حمد و ثنا یہ جو میرا تیار ہے
قدر جوہر جوہری جانے نقل اظہار ہے
خواب غفلت میں پڑے ہو اس کا بد انجام ہے
مفت میں ملتا ہے لیلو حافظ الاسلام ہے

اطلاع منجانب مصنف

جمیع تاجران نامی و صاحبان مطابع گرامی سے پوشیدہ نہ رہے کہ یہ دیوان خوش عنوان در نعت خیر الانام مسمی بہ حافظ الاسلام معہ مخزن القصاید بار اول جناب قاضی فتح محمد و قاضی عبد الکریم صاحب مالکان مطبع فتح الکریم بمبئی نے طبع فرمایا تھا بعد وفات جناب قاضی فتح محمد صاحب مرحوم جناب قاضی عبد الکریم و قاضی رحمۃ اللہ صاحب مالکان مطبع فتح الکریم بمبئی کئی دفعہ چھاپتے رہے چونکہ قاضی رحمۃ اللہ صاحب مرحوم بھی اللہ کی دریائے رحمت میں پہونچگئے اسلئے اس مرتبہ جناب قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع فتح الکریم و مطبع کریمی بمبئی نے مجھسے نظر ثانی کراکے اور رہبہ نامہ باضابطہ از سر نو اپنے نام کا لیکے مطبع کریمی بمبئی میں چھپوالیا کوئی صاحب بلا اجازت ان کے قصد طبع نفرمائیں بعوض نفع قلیل نقصان کثیر کی زحمت نہ اٹھائیں وما علینا الا البلاغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھدے مطلع پہلے ای حافظ تو بسم اللہ کا
کر رقم حمد و ثنا پھر نام لے اللہ کا

عبد جو اوسکا کہاوے عبدیت بھی وہ کرے
کام ای حافظ یہی ہے خاص عبد اللہ کا

لکھ تو بعد حمد مدح و نعت ختم المرسلینؐ
دل سے ہو کر عاشق صادق رسول اللہ کا

شان میں اونکی کہا ہے حق نے لولاک اس لئے
اول و آخر ہوا آنا رسول اللہ کا

وہ نہ ہوتے کچھ نہوتا یہ زمین و آسماں
وہ حبیب حق ہیں ہو ان پر درود اللہ کا

مرتد شیطان پر لاحول پڑھتا ہوں سدا
ذکر یاد آتا ہے جب دم صفی اللہ کا

باپ بے پیدا ہوئے سب یہ ہوئے بن باپ کے
اس سبب پایا لقب عیسیٰ نے روح اللہ کا

ہو گئی ہے طور پر معراج کی سب گفتگو
بس اسی باعث ملا رتبہ کلیم اللہ کا

کوئی روح اللہ ہے کوئی کلیم اللہ ہے
پر خلیفہ حضرت داؤدؑ ہے اللہ کا

ہو گیا فرعون غارت جبکہ رود نیل میں
تب کہا موسیٰؑ تو بیشک ہی نبی اللہ کا

خواب سے جو چکے تو قرباں اپنے بیٹے کو کیا
اسلئے مشہور شیوہ ہے خلیل اللہ کا

ہو کے راضی بر رضائے حق نہ پھیرا اپنا سر
آپ نے پایا لقب تب سے ذبیح اللہ کا

یار اوسکا ہو گیا بیڑا بحکم ذو الجلال
جو کوئی تابع ہوا دل سے ولی اللہ کا

قبر سے دوزخ سے ہر آفت سے وہ پاوے نجات
ورد ہی جس کو سدا دل سے کلام اللہ کا

وعظ رکھو یاد اس بیکس کا دل سے دوستو
کر لو جو کرنا ہے یہ گھر ہے فنائی اللہ کا

دولت و زر دیکھ کر یوں ہو نجاؤ پر غرور
کام کچھ کرتے رہو تم فی سبیل اللہ کا

ای خدا بہر نبی پوری یہ کردے آرزو
شوق حافظ کو بہت ہی طوف بیت اللہ کا

ہوا ہے دل کو میرے عشق اب پیدا محمدؐ کا — بڑا دانا ہے دیکھو ہو گیا دیوانہ احمدؐ کا
غلامی بس ہی بس مجھکو مزار پاک حضرت کی — نہ شاہی سے غرض مجھکو نہ خواہاں ہوں میں مسند کا
ہوئے منسوخ سب ادیان ہوا دین نبی روشن — ہوا آنا مبارک کیا جہاں میں اپنے احمدؐ کا
اُٹھو تعظیم کو سب مل ادب کے ساتھ آئے یارو — زباں پر آگیا ہے ذکر آنحضرت کی مولد کا
ہوئے شمس الضحیٰ پیدا ہوئے بدر الدجیٰ پیدا — قدم آیا جہاں میں آج تو محبوب ایزد کا
حبیب حق ہوئے پیدا رسول رب ہوئے پیدا — ہوا مشہور چرچا جا بجا سلطان امجد کا
ہوئے سالار دیں پیدا ہوئے فخر مبیں پیدا — ہوا شہرہ زمین و آسماں میں شہ کی آمد کا
گرے اصنام اوندھے سر خبر مولود کی سُنکر — ہوا ہے زور کم اے صاحبو شیطان مرتد کا
کروں اوسوقت کا کیا میں بیاں تم سے رقم یارو — پڑھے کلمہ ہزاروں نے بدل حضرت محمدؐ کا
پڑھو صل علیٰ آواز سے سب آ مسلمانو — زباں پر میرے آوے نام جب حضرت محمدؐ کا

نہ رکھ دنیا کی عزت اور ذلت کا تو غم دل پر
تجھے کیا غم ہے اے حافظ تو ہے مداح احمدؐ کا

جوہر ہمیں بتائیے تیغ زبان کا — اور وصف بھی سنائیے شاہ زمان کا
لازم ہے وصف اوسکو شہ انس و جان کا — مداح جو کہاوے رسول زمان کا
لکھ حافظا تو نعت محمدؐ کی شوق سے — موقع نہیں ہے کچھ تیرے یہاں امتحان کا
کیا کام اوسکو وزن بحور و ردیف سے — واصف ہوا جو فخر زمین و زمان کا
کس سے رسول پاک کی تعریف ہو رقم — ہے کون ایسی شان کا لایق بیان کا
لولاک انکی شان میں حق نے کیا نزول — فرمائیے تو کون ہے پھر ایسی شان کا
موسیٰ سے کوہ طور ہی کا حال پوچھے — ہے جانیوالا کون بھلا لامکان کا
قوسین قاب آپکا ادنیٰ مکان ہے — زینہ ہے عرش شاہ رسل کے مکان کا
گلگشت جا کئے ہیں کہاں سے کہاں تلک — کس کو کہاں پتا ہے ملا اس مکان کا
فضل خدا سے آپ کی امت کے یا رسولؐ — رتبہ بلند ہو گیا پیر و جوان کا
مداح آپکا ہوں مجھے کیا ہے خوف حشر — خالق نگاہبان ہے میرے جسم و جان کا

سر پر میرے حضور کا دستِ کرم رہے — خواہاں نہیں ہوں میں زر و جواہر کے خوانکا
سنتا ہوں دو جہان میں اے شافعِ امم — رتبہ بلند ہوگا ہر اک مدح خوانکا
انعام خلد پاؤں گا خالق سے ہے امید — واصف ہوں جان و دل سے شہ انس و جانکا

یارب تیرا غلام ہوں لیتا ہوں تیرا نام
میں کچھ نہیں تمام ہوں حافظ قرآن کا

مربع

وعظ و مولود کا جس بزم میں چرچا ہوگا — رحمتِ حق سے وہاں نور برستا ہوگا
دیکھ کر دشمنِ دیں کیوں نہ ترستا ہوگا — بلکہ مولودِ نبی سن کے تڑپتا ہوگا

بند ۲

ہوتی ہے محفلِ میلاد جہاں پر یارو — جلوہ گر ہوتی ہے واں روحِ پیمبر یارو
بلکہ ہوتے ہیں ملک آن کے حاضر یارو — زہے قسمت جو وہاں شوق سے آتا ہوگا

بند ۳

با ادب بیٹھو سبھی دوستو یہاں آکے تمام — اور اس بزم میں آؤ تو کرو خواب حرام
آویگا جبکہ زباں پر میرے احمدؐ کا نام — سب کو تب صلِ علیٰ شوق سے پڑھنا ہوگا

بند ۴

جس کو اس محفلِ میلاد سے کچھ ہے انکار — بالیقیں مردِ شقی وہ ہے نہایت فجار
اُس سے احمدؐ بھی ہیں بیزار خدا بھی بیزار — کہیں اوسکو نہ دو عالم میں وسیلا ہوگا

بند ۵

باغِ جنت کی اگر رکھتے ہو دل سے امید — تو درودیں پڑھو تم شوق سے دلکے جاوید
منکرِ دینِ نبی جو کہ ہیں شیطاں کے مرید — اُن کا محشر میں عجب ایک تماشا ہوگا

بند ۶

دل میں ہے جسکے بھری حبِ شہنشاہِ زماں — بالیقیں ہے وہی اے صاحبو اہلِ ایماں
اور کیا جس نے فدا آپ پہ ہی مال اور جاں — اس پہ لاریب بڑا فضل خدا کا ہوگا

بند ے

بزم میلاد میں جو شوق سے آیا حافظ — شعر کو سن کے کہا صل علیٰ یا حافظ
واہ کیا خوب مربع یہہ بنایا حافظ — حشر میں یہ تیری بخشش کا وسیلا ہوگا

ایضاً

جہاں کو چھوڑ دے کر شوق پیدا مدح خوانی کا — نہ لے تو نام اے کمبخت ہرگز لن ترانی کا
دلا تو بات سن میری کیا کر نعت پیغمبرؐ — نہ سودا مول لے ہرگز بلائے ناگہانی کا
نہ الفت چھوڑ احمدؐ کی نہ کہنا مان شیطاں کا — پھریگا ورنہ ہو محتاج اس جا مہربانی کا
بھلا تو کس بھروسے پر کرے ہے ایسی گمراہی — تو کیا جانے ہے کیا رتبہ خدا کے یار جانی کا
دلا یہہ شافع محشر ہیں یہہ ہیں ساقی کوثر — دو عالم میں نہیں ہے کوئی سروران کے ثانی کا
دلا یہہ ساقی کوثر ہیں رکھ ان سے ولا ہر دم — پکاریگا کسے جب تجھ پہ ہوگا قحط پانی کا
جوانی پر نہ ہو نازاں ہمیشہ یاد کر رب کی — نہیں رہنے کا یہہ عالم کبھی تیری جوانی کا
رسول اللہ کے رتبے کو کیا جانا ہے اے جاہل — تجھے کیا ہو گیا سایہ کسی شیطان ثانی کا
تجھے بہکا دیا دجالِ ملعون کے خلیفہ نے — سنا کر حال کچھ تھوڑا بہت قصہ کہانی کا
محبت تو رسول اللہ کی مت چھوڑ اے غافل — توقع رکھ بدل ہر دم انھیں کی مہربانی کا

الٰہی یہہ تیرے محبوب کا حافظ ثنا خواں ہے
اوسے تا مرگ رکھ شیدا انھیں کی مدح خوانی کا

دلا ہجر احمدؐ میں روتا رہیگا — تو کا ہیکو حافظ بھی سوتا رہیگا
سدا ہاتھ لے عشق احمدؐ کی تسبیح — یہ اذکار مشغول ہوتا رہیگا
سدا تار ہر دم کے پڑھ پڑھ درودیں — دُر بے بہا یہہ پروتا رہیگا
ارے بخت کمبخت طیبہ میں لے چل — یہاں کب تلک ایسا سوتا رہیگا
چلا جاونگا پوچھتا کوئے احمدؐ — جو ہونا ہے ہر طرح ہوتا رہیگا
خبر اپنے عاشق کی لو یا محمدؐ — کہاں تک یہ عمر اپنی کھوتا رہیگا
نہ عشاق کی اپنے لوگے خبر تو — یہہ اشکوں سے منہہ اپنا دھوتا رہیگا

خبر لو خبر یا شہ دین خبر لو
کہاں تک یہ شیدائی روتا رہیگا

مجھے کام رونیسے اکثر ہے حافظ
کہاں تک میرا منہہ تو دھوتا رہیگا

عشق جس شخص کو محبوب خدا کا ہوگا
وہ نہ مداح کسی شاہ و گدا کا ہوگا

آپ کی دولت دیدار کا جو عاشق ہے
شیفتہ وہ نہ کبھی سیم و طلا کا ہوگا

ہنوئی روضۂ اطہر کی زیارت حاصل
رقبا مطلب دل کب میرا پورا ہوگا

جیسا دیدار نبیؐ سے ہوں پڑا میں محروم
ایسا کس کا تو کبھی بد نہ نصیبا ہوگا

عیش جنت کا سبھی چھوڑ نکل بھاگونگا
دل سودائی کو طیبہ کا جو سودا ہوگا

یا نبیؐ جس پہ تمھاری نگہہ لطف ہوئی
صدمۂ حشر سے کچھ اوسکو نہ دھڑکا ہوگا

بزم میلاد میں جو شوق سے ہوگا داخل
حشر کے روز اُسے خلد سے بدلا ہوگا

بزم میلاد کو جو کھیل تماشا جانے
اوس کا خود صاحبو محشر میں تماشا ہوگا

دشمن دین نبیؐ تم اُسے جانو لاریب
بزم میلاد سے جس شخص کو دعوا ہوگا

جس نے پایا ہے مزہ پوچھے لذت اوس سے
شہد بھی بڑھکے نہ اس شعر سے میٹھا ہوگا

شعر جب روبرو خالق کے پڑھونگا حافظ
غل فرشتوں میں وہاں صل علیٰ کا ہوگا

نقل ہے صاحبو جب دن قیامت کا بپا ہوگا
وہاں ناباپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا ہوگا

عزیز و نفسی نفسی سب پکارینگے وہاں اُسدم
کہے گا اُمتی وہ جو محمد مصطفےٰ ہوگا

بہن بھائی کو جانے گی نہ زن خاوند کو اپنے
وہ ایسا وقت ہوگا بھائی بھائی سے جدا ہوگا

زمیں مشرق سے تا مغرب برابر صاف ہووے گی
ستارے ٹوٹ جاوینگے فلک کو زلزلا ہوگا

تپش کے مارے سب بیہوش ہونگے وہاں اسدم
سوا نیزہ پہ جب خورشید آسر پہ کھڑا ہوگا

خدا کے حکم سے جس دم فرشتہ صور پھونکے گا
نکل کر قبر سے اوسوقت ہر بندہ کھڑا ہوگا

وہ ایسے رعب کی جا ہے کہ دربار الٰہی میں
ہزاروں سربلندونکا عزیزو سر جھکا ہوگا

چلینگے روبرو اللہ کے کیا نیک و بد جس دم
کہیں گے حسرتا یہاں کون اب مشکل کشا ہوگا

خدا جس وقت کرسی پر عدل کی بیٹھیگا اس دم
بدوں کی بد جزا ہوگی بھلوں کا تو بھلا ہوگا

صراط المستقیما جس کو کہتے سخت ہے منزل
ہر ایک کو اوسکے اوپر سے عزیزو دوڑنا ہوگا

کوئی جنت کو جاوینگے کوئی نارِ جہنم میں
غرض ہر نیک اور بد کا برابر فیصلا ہوگا

گنہگاروں کو دوزخ میں فرشتے کھینچ لیجا کر
کریں گے مبتلائے رنج غم بے انتہا ہوگا

گرفتارِ جہنم ہوں گے ہے ہے مجرمیں سارے
عذابِ نار دوزخ میں ہر ایک وہاں مبتلا ہوگا

خبر جو وقت آنحضرت کو ہوگی دوڑے آوینگے
اُمید ہم اے عزیزو دیکھنا فضلِ خدا ہوگا

جھکا سر اپنا سجدہ میں کہیں گے اے میرے مولا
میری سب بخشدے امت یہہ قول مصطفا ہوگا

گنہگاروں کو دوزخ سے چھڑا کر باغ جنت میں
ہم لیجائیں گے کیا لطف محبوب خدا ہوگا

عذابِ نار دوزخ کا نہ رکھ کچھ دل پہ غم حافظ
ترا حامی ترا رہبر محمد مصطفےٰ ہوگا

کاغذ پہ غلغلہ ہے قلم کے صریر کا
لکھتا ہے وصف مجھکو بشیر و نذیر کا

کوئی نہیں جہان میں اونکے نظیر کا
ثانی بتائے کوئی تو پیرانِ پیر کا

کیا تاب ہے جو وصف لکھے آپکا کوئی
رتبہ بڑا ہے فخرِ بشر کے وزیر کا

کل اولیا نے جن کی کئے اقتدا قبول
اللہ رے یہہ فخر ہے ماہِ منیر کا

دیکھا ہو یا سنا ہو کسی نے کہے وہی
سلطانِ اولیا کے کوئی ہمصفیر کا

میں خادمان خادم غوث کریم ہوں
کیا مجھکو خوف قبر میں منکر نکیر کا

میری مدد کو غوث زماں ہیں تو کیا ہے بیم
اب غم نہیں ہے صاحبو روزِ اخیر کا

جس نے ذرا بھی بغض رکھا غوث پاک سے
بد حال ہوگا حشر کے دن اوس شریر کا

غوثِ زماں کی کس سے ہو حافظ ثنا رقم
لایق ہے کون نعتِ شہِ دستگیر کا

رکھ نہ دنیا کی محبت ایکدن مرجائیگا
چھوڑ کر یہہ مال و دولت ایکدن مرجائیگا

دولتِ دنیا پہ اے دل فخر بالکل کر نہ تو
مفت دے مفلسوں کو دولت ایکدن مرجائیگا

کس کی خاطر اتنا کرتا ہے جمع تو مال و زر
چھوڑ سب آخر بحسرت ایک دن مرجائیگا

دے خدا کی راہ میں تا کام وہ آئے تیرے ۔۔۔ کر نہ تو بالکل شقاوت ایکدن مرجائیگا
ساتھ کس نے لیگیا تو جو لیجاوے گا ساتھ ۔۔۔ دور رہ اس سے لجاجت ایکدن مرجائیگا
کس کا گھر جاگیر کس کی کس کا زیور اور تخت ۔۔۔ سب یہ دو دنکی ہے راحت ایکدن مرجائیگا
جنتِ فردوس کی رکھتا اگر ہے آرزو ۔۔۔ تو سدا کر دل سے طاعت ایکدن مرجائیگا
سر جھکا پیشِ خدا اور عجز کو کر اختیار ۔۔۔ ورنہ تو پاکر ندامت ایکدن مرجائیگا
گر کریگا زندگی صد سال تو بھی آخرش ۔۔۔ دیکھکر آرام و راحت ایکدن مرجائیگا
نیکیوں کے کام کر ہر دم کہ نیکی خوب ہے ۔۔۔ مت اٹھا آخر خجالت ایکدن مرجائیگا
حکم سے اللہ کے آویگا ملک الموت جب ۔۔۔ پھر رہے نہ ایک ساعت ایکدن مرجائیگا
باغِ جنت کی تجھے خواہش اگر ہے اے عزیز ۔۔۔ تو ہمیشہ کر عبادت ایکدن مرجائیگا
دل کو رکھ سوئے خدا بس یاد کر اسکی مدام ۔۔۔ ذکرِ حق میں کر نہ غفلت ایکدن مرجائیگا

مان حافظ کا کہا بس اس میں تیری خیر ہے
چھوڑ دے یہ زشت عادت ایک دن مرجائیگا

مانی جو نقشہ رخ احمد اوتارتا ۔۔۔ ارض و سما قلم یہ خدا اوسکے وارتا
کچھ ایسا پر ضیا تھا جمالِ محمدی ۔۔۔ موسیٰ کبھی جو دیکھتا ارنی پکارتا
کہتے ہیں مردہ حضرتِ عیسیٰ جلاتے تھے ۔۔۔ وہ ہوتے اوندنوں تو کوئی دم نہ مارتا
شیطان خدا کے حکم سے آدمؑ کو دوستو ۔۔۔ سجدہ کبھی جو کرتا تو بازی نہ ہارتا
اس رتبۂ عظیم کو سوچو تو دوستو ۔۔۔ کس شان سے خدا ہے نبیؐ کو پکارتا
واصف ہوں مدح خواں ہوں رسالتمآب کا ۔۔۔ اس شغل میں ہی عمر ہوں اپنی گذارتا
سن سن کے وصف جلوۂ رخسار نورِ حق ۔۔۔ جل جل کے ہے عدوئے نبیؐ آہ مارتا
گر دیکھتا میں گیسوئے واللیل مصطفٰے ۔۔۔ تو شانہ مژہ سے میں کیا کیا سنوارتا

حافظ کو بخشوالو شہِ دیں بروزِ حشر
اُٹھوں گا قبر سے یہی اُس دم پکارتا

مقدر کیا سکندر ہے ہمارا ۔۔۔ محمد سا پیمبر ہے ہمارا

زہے قسمت زہے قسمت ہماری
نبیؐ ختم پیمبر ہے ہمارا

ہمیں کیا خوف بحرِ معصیت کا
جو کشتیباں سرور ہے ہمارا

یقیں کوثر سے سب ہوونگے سیراب
نبیؐ مختار کوثر ہے ہمارا

نہوگا فخر کیونکر ہمکو حاصل
نبیؐ سالارِ لشکر ہے ہمارا

کریں کیا باغِ جنت لیکے اب ہم
سدا دہلیز پہ سر ہے ہمارا

ہمیں دیدار سے کریئے مشرف
اسی میں کام بہتر ہے ہمارا

مدینے سے کہیں جانے نیاویں
یہہ مطلب دل سے اکثر ہے ہمارا

ہمیں کیا خوف ہے محشر سے یارو
نبیِؐ پاک سر پر ہے ہمارا

خبر لو سرورِ عالم خبر لو
نہیں تم بن کوئی رہبر ہمارا

محمد مصطفٰے سردارِ کونین
شفیع روزِ محشر ہے ہمارا

چلو حافظ چلیں سوئے مدینہ
یہی مطلب برآور ہے ہمارا

نورِ احمدؐ جب سے جگ میں چھا گیا
ماہِ نو اس روز سے شرما گیا

جب سُنے پیدا ہوے سلطانِ دین
خوف سے شیطان کا دل تھرّا گیا

دولتِ دنیا کی بالکل ہے نہ چاہ
دلکو میرے عشقِ احمدؐ بھا گیا

دل کو میرے عشق نے کیا ہی عجب
مدح خوانی کا مزہ بتلا گیا

عشقِ احمدؐ میں جو کوئی مر گیا
وہ جہاں سے خلد میں ہنستا گیا

جس نے رکھی حبّ احمدؐ دوستو
گلشنِ خلدِ بریں وہ پا گیا

جس نے جو مانگا رسولؐ اللہ سے
فضل سے اللہ کے وہ پا گیا

کیوں نہ مداحوں کی ہو حاصل مراد
جبکہ اون کو شوقِ مدحت بھا گیا

میں ہوں حافظ مدح خوانِ مصطفٰے
نعت ہی کا عشق مجھکو بھا گیا

لو شفیع الوریٰ ہوئے پیدا
لو مجیب الدعا ہوئے پیدا

اب رہا خوف کیا قیامت کا — اپنے اب پیشوا ہوئے پیدا
دوستو اب بدل کرو شادی — فخر شاہ و گدا ہوئے پیدا
ظلمتِ کفر مٹ گئی ساری — واہ بدر الدجےٰ ہوئے پیدا
خلد میں اب خوشی سے جاوینگے — رہبر و رہنما ہوئے پیدا
شکرِ حق دوستو کرو دل سے — اپنے حاجت روا ہوئے پیدا
نور سے پُر ہوا جہاں سارا — جبکہ شمس الضحےٰ ہوئے پیدا
ہر ملک نے خوشی سے ہے یہ کہا — سرورِ اتقیا ہوئے پیدا

حافظا حشر سے ہے اب کیا غم
اپنے اب پیشوا ہوئے پیدا

ایضاً شجرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفیع دو عالم ہیں بیشک
کیا ان کو ہر ایک سے حق نے
نبی گرچہ لاکھوں ہوئے ہیں
سرا بغض و کینہ سے دل تھا
ہوئے آپ پیدا جہاں میں
کیا تھا و بغض حق نے پیدا
نبی اپنا شاہ دو عالم
نہیں کوئی اور ثانی ۱۲۹۱

محمد
معظم
مکرم
مصفا
مشرف
مقدس
مشکل کشا
مبرا

ہے سب سے نبی پیدا نہ ہے یکتا
ہیں ایسے وہ عالم میں نہ اور نہ
ہیں بیشک نبی مصطفا
سے پیدا تھا ہم نے بنا
ہیں سب یکہ نعت ہم نے سرایا
لاریب روز جزا کے
وسیلہ وہ روز ازل سے
ہیں روز ازل سے مبرا

یہہ ہے بیخ شجرہ اسی سے شجر ہے
ہوا افضل حافظ سے ہے یہہ ہیا

کوئے طیبہ میں جب سے گذارا ہوا / باغِ جنت بھی ہے ناگوارا ہوا
یا رسولِ خدا جان و دل سب میرا / ثُمَّ باللہِ شیدا تمھارا ہوا
آج کل سے نہیں بل بروزِ ازل / حُبِّ احمدؐ میں ہوں جان ہارا ہوا
راحت و رنج بالکل فرو ہو گیا / عشق جس دن سے دلکو تمھارا ہوا
کیا ہے قسمت مری کیا ہے طالع مرا / چہرۂ پاک کا بھی نظارا ہوا
یعنی دو مرتبہ خواب میں ہے مرا / مجلسِ مصطفےٰ میں گذارا ہوا
واں بہم گفتگو بھی ہوئی آپ سے / مقصدِ دل حصول اپنا سارا ہوا
اور یارانِ حضرت جو تھے اُن سے واں / گفتگو بھی ہوئی اور اشارا ہوا
اسلئے تب سے دل شاد و مسرور ہے / خوب بخشش کا مجھکو سہارا ہوا
نارِ دوزخ کا حافظ نہ رکھ دل پہ غم / بہرِ بخشش تیری خوب چارا ہوا
ربنا تیری الفت میں سرشار رکھ / حبِّ دنیا سے دل ہے آوارا ہوا
جب بہ محفل یہہ میں نے قصیدہ پڑھا / مرحبا مرحبا کا پکارا ہوا
بد کہا بلکہ جو جس نے چاہا کہا / شعر میرا جسے ناگوارا ہوا

صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم	پڑھ کے صلوات حافظ بروحِ نبیؐ کہدے اب شعر تمت ہمارا ہوا	مقبول باد

پس حمد خدائے پاک دلا محبوب خدا ہے صلِّ علیٰ
لکھ نعتِ محمدؐ صبح و مسا گر شوقِ لقا ہے صلِّ علیٰ

پس حمد خدا اور نعتِ نبیؐ عقبیٰ کی ہے دولت سمجھو یہی
مت غافل اس سے تم ہو کبھی یہہ راہِ ہُدا ہے صلِّ علیٰ

دنیا تو یہہ دو روزہ ہے دلا درپیش سفر ہے سب کو لگا
یہہ زیور و زر ہے کس کا کجا یہاں کون بقا ہے صلِّ علیٰ

جو تختِ زمیں پر آیا یہاں وہ ہوویگا زیرِ زمیں پنہاں
حاتم ہے رہا اور نا لقمان آخر کو فنا ہے صلِّ علیٰ

جب ملک الموت از حکم خدا روح قبض ہی کرنے آوے گا
سب چھوڑ پیارا جاوے گا کیا بھول گیا ہے صلّ علیٰ

ڈرتا ہے وہی جو عاقل ہے مغرور خدا سے غافل ہے
ہاں موت سے بے غم جاہل ہے یہہ قول بجا ہے صلّ علیٰ

مدّاح نبیؐ جو دل سے ہوا وہ وقت سفر ایمان سے مُوا
مرتے ہی بہشت میں سیدھا گیا کیا فضل خدا ہے صلّ علیٰ

تم وصف محمدؐ لے یارو ہر صبح و مسا لب دل سے کرو
عشاق تو کبھی غافل نہ رہو گر حب و ولا ہے صلّ علیٰ

یہہ رتبۂ خاص ہے احمدؐ کا ایک پل میں کہاں سے کہاں پہنچا
گلگشت کیا بر عرش علےٰ کیا شانِ عُلےٰ ہے صلّ علیٰ

کیوں حرص و ہوا میں اب تو یہاں افسوس پھنسا ہے اے ناداں
چل دیکھ کہاں ہے تیرا مکاں کیا حال بنا ہے صلّ علیٰ

حافظ ہے نہایت خستہ جگر مستغرق عصیاں شام و سحر
کر فضل تو اپنا اے داور بس اتنی دعا ہے صلّ علیٰ

یارب بہم و بالہم	جواب قصیدہ	عجّل بالنصر و بالفرح

ای شافع امت صلّ علیٰ ۔ دی مخزن دولت صلّ علیٰ
آتے ہی جہاں پر نور کیا ۔ ای دافع ظلمت صلّ علیٰ
لاریب خدائے عالم کی ۔ ہے تم پہ عنایت صلّ علیٰ
محبوب خدا ہو بیشک تم ۔ ای ختم نبوت صلّ علیٰ
تم فخر رسل ہو یا احمد ۔ اور صاحب حرمت صلّ علیٰ
ہے آپ کی بعید ہم پہ سدا ۔ یا شاہ عنایت صلّ علیٰ
رحمت سے کروگے یاد ہمیں ۔ ای صاحب رحمت صلّ علیٰ

امیدہے تم سے بخشش کی
ای اہل مروت صلِ علیٰ
شاہی ہے دو عالم کی تم کو
ای حامی امت صلِ علیٰ
تم دین کا رستہ تبلائے
با لطف و محبت صلِ علیٰ
بخشاؤگے امت کو اپنی
امید ہے حضرت صلِ علیٰ
بخشیگا خدا محشر میں ہمیں
حضرت کی بدولت صلِ علیٰ
ہر صبح و مسا ہر لحظہ دلا
لکھ شوق سے مدحت صلِ علیٰ
جنت میں رہیگا خوش ہردم
مدحت کی بدولت صلِ علیٰ

لکھ مدح و ثنا حافظ ہر آن
احمد کی بہ الفت صلِ اعلیٰ

دل کو عشق شہِ ابرار ہوا خوب ہوا
احمدِ پاک کا دیدار ہوا خوب ہوا
اب دلا شکرِ خدا کر کہ طفیل احمدؐ
خادمِ سیدِ ابرار ہوا خوب ہوا
مدتوں شوق تھا دلکو کہ ہو دیدارِ نبیؐ
طالبِ دید کو دیدار ہوا خوب ہوا
اب کسی شاہ سے مطلب نہ مجھے شاہی سے
میرا آقا میرا سردار ہوا خوب ہوا
لاکھ احسان ہوا مجھ پہ دلا تیرا واہ
حبِ دنیا سے جو بیزار ہوا خوب ہوا
بخت امید نہ تھی تجھ سے مگر صد تحسین
خوابِ غفلت سے جو بیدار ہوا خوب ہوا
ہمکو بھی کر دیا آگاہ کلام رب سے
آپ جب واقفِ اسرار ہوا خوب ہوا
شبِ معراج کو جاتے ہی خدا سے ملکر
سرِ مخفی سے خبردار ہوا خوب ہوا
بے کہے اور سنے احمد مختار یہ جو
مطلبِ دل میرا اظہار ہوا خوب ہوا
حافظا شکر خدا کر تو ہزاروں دل سے
واصفِ احمدؐ مختار ہوا خوب ہوا

واہ رے بخت ہوا خواب میں دیدار نبیؐ
حافظا بیڑا تیرا پار ہوا خوب ہوا

جس دم مرا وہ دلربا منے پی کے متوالا ہوا
ہر درد دنیا وی سے دُور دُر ہو کے نرالا ہوا
اسکے فراق و ہجر میں یہ جان و تن اور دل میرا
جھر جھر کے غم میں زنگ سب جل جل کے پس کالا ہوا

کیا میں کروں احوال دل تم سے رقم اے دوستو
جز او سکے ایکساعت مجھے بس زندگی دشوار ہے
گھیر ہے غم نے اب مجھے اس طرح کیا بولوں بیان
کیا حسن و خوبی کا بیاں اوسکی کہوں اے دوستو
بھولوں کہو میں کس طرح نظروں میں رہتا ہے سدا
سب زر کے تھے ساتھی مرے ماں باپ بھائی اور بہن
سنتا ہے جو کوئی شعر یہ ہوتا ہے دیوانہ ہی بس

رو رو کے انجھوؤں نے میرے یکساں ندی نالا ہوا
ہر سانس اسکی یاد میں سمرن ہوا مالا ہوا
جیوں چاندنی میں چاند کی جیوگرد پرہالا ہوا
گویا یہ قدرت سے وہ سانچے میں تھا ڈھالا ہوا
دلکو میرے مثل جنوں اس کا ہے بس چالا ہوا
جب آپڑی مشکل تو کوئی سالی نکوئی سالا ہوا
شاید میرے اس شعر میں کچھ سحر بنگالا ہوا

حافظ خدا اور مصطفےٰ اور نیک عملوں کے سوا
کوئی کسی کا ہے نہیں کیوں سو کے متوالا ہوا

ہمکو دوزخ سے بچاؤ یا محمد مصطفےٰ
نفس کی خواہش میں ہم سب ہو رہے گمراہ ہیں
شرک و بدعت سے بچا کر ہم گنہگاروں کو تم
وقت جانکندن طفیل آل و اصحاب کرام
طائر جاں جب قفس سے جسم کے پرواز ہو
پوچھیں جسدم قبر میں مجھ سے نکیرین آن کر
آویں جسدم قبر میں سانپ اور بچھو اژدہے
جس گھڑی نیکی بدی میزان میں تولیں وہاں
تنگ اور تاریک بید راہ پل ہے یا نبیؐ
نامۂ اعمال میں سب درج ہوویں نیکیاں

ساتھ لے جنت میں جاؤ یا محمد مصطفےٰ
راستی پہ ہم کو لاؤ یا محمد مصطفےٰ
راستہ دیں کا بتاؤ یا محمد مصطفےٰ
کلمۂ طیب سکھاؤ یا محمد مصطفےٰ
ساتھ ایماں کے اٹھاؤ یا محمد مصطفےٰ
تم جواب ان کا بتاؤ یا محمد مصطفےٰ
آپ اون سب کو بھگاؤ یا محمد مصطفےٰ
پلہ نیکی کا جھکاؤ یا محمد مصطفےٰ
پار تم مجھکو لگاؤ یا محمد مصطفےٰ
دفتر عصیاں مٹاؤ یا محمد مصطفےٰ

حافظ کمتر کی روز و شب یہی ہے آرزو
مجھکو دوزخ سے بچاؤ یا محمد مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ٹک دیکھ اے دل کر نظر اول فنا آخر فنا
غفلت میں کبتک سوئیگا اور عمر یونہیں کھوئیگا

ہشیار ہو اے بیخبر اول فنا آخر فنا
کچھ آخرت کی فکر کر اول فنا آخر فنا

دنیا کی الفت میں بھلا مغرور کیوں تو ہو چلا — کر ذکر رب شام و سحر اوّل فنا آخر فنا
مرنا ہے برحق جان تو اس رمز کو پہچان لو — تم شب کو تو ہم بھی فجر اوّل فنا آخر فنا
لاکھوں ہزاروں نامور لیٹے ہیں دیکھو در قبر — تو ہم بھی ہیں سب برابر اوّل فنا آخر فنا
تختِ زمیں پر سیکڑوں آئے غنی محتاج ہو — پر کر گئے آخر سفر اوّل فنا آخر فنا
حاتم موا رستم موا لقمان اہلِ فن موا — پھر اپنا کیا کہئے گذر اوّل فنا آخر فنا
تختِ سلیماں ہے کہاں شاہِ فریدوں کا مکاں — سب خاک میں ہیں تاجور اوّل فنا آخر فنا
سب زر کے ہیں ساتھی تیرے ماں باپ بھائی اور بہن — مشکل میں بھاگیں دیکھ کر اوّل فنا آخر فنا
دو دن کا یہہ بازار ہے کر لو جو کرنا کار ہے — پھر تم کدھر اور ہم کدھر اوّل فنا آخر فنا
گھر دار دولت کے لئے لڑتے ہو تم کیوں کس لئے — دو روز کا ہے مال و زر اوّل فنا آخر فنا
کیا ساتھ کس نے لے گیا لیجاؤ گے جو تم بھلا — یہہ حرص دنیا ہے مگر اوّل فنا آخر فنا

حافظ نے یہہ جو کچھ کہا بیجا نہیں سب ہے بجا
مانو اسے تصدیق کر اوّل فنا آخر فنا

دلا کیوں حرص کرتا ہے تجھے سونار کیا کرنا — سدا جنگل میں رہنا ہے تجھے گھر دار کیا کرنا
رہا مال و مکاں کس کا جو رہویگا تیرا باقی — ارے دو دن کی دنیا ہے تجھے سنگار کیا کرنا
ہزاروں ہو گئے نامی نہیں کس کا نشاں باقی — یہہ سب دو دن کا جینا ہے تجھے زرتار کیا کرنا
اٹھا لے ہاتھ تو سب سے خدا سے دل لگا اپنا — تجھے یہہ لعل یاقوتوں کے گجرے ہار کیا کرنا
یہہ سب دنیا کے ہیں ساتھی تیرے ماں باپ اور بھائی — جو مشکل میں نہو ساتھی اسے پھر پیار کیا کرنا
وطن جاگیر کو لیکر کریگا کیا بتا اے دل — لحد کو یاد کر اپنی تجھے گلزار کیا کرنا
محل کس کا مکاں کس کا کدھر جاگیر ہے تیری — تو خود ہشیار ہے اے دل تجھے ہشیار کیا کرنا
کجا رستم کجا حاتم کجا لقماں کجا دارا — یہہ در خاک شد پنہاں تجھے اظہار کیا کرنا
دل اپنا عشق میں معبود کے رنگ لے بہت پکا — تجھے یہہ رنگریزی گلِ آنار کیا کرنا
برہمن شیخ جی سے کیوں لڑا کرتے ہو تم ہر دم — رہو مشغول رب ہر دم تمہیں زنار کیا کرنا
الست ربکم پر کر چکے قالو بلیٰ وعدہ — برہمن کر کے وعدہ کو بھلا انکار کیا کرنا

خدا کو بھول کر جو رام لچھمن کو بلاتے ہو — تمھاری مشرکو باتوں کا پھر اقرار کیا کرنا
کرو اب رُوبرو حافظؔ کے توبہ شرک و بدعت سے — خدا کو جان واحد پھر بھلا تکرار کیا کرنا

جواب

الصَّلوٰۃُ علیٰ حبیبِ خُدا — وَالسَّلام علیٰ سرورِ انبیا

قصیدہ

خاتم الانبیا مرحبا مرحبا — دلبر کبریا مرحبا مرحبا
سرورِ انبیا مرحبا مرحبا — شافع دوسرا مرحبا مرحبا
آپکے جلوہ گر ہوتے ہی شاہ دیں — دین ہوا پر ضیا مرحبا مرحبا
آپ سا کوئی ہے اور نہ ہوگا کوئی — ماہِ فضل و عطا مرحبا مرحبا
دشمنوں کیلئے آپکے یا نبیؐ — اور تری تبّت یدا مرحبا مرحبا
حق نے لولاک نازل کیا شانمیں — آپکے بے شبہ مرحبا مرحبا
حال شق القمر سچ ہے مشہور — اے شہِ انبیا مرحبا مرحبا
خاک کے پتلے سے کب تمھاری ثنا — احمدا ہو ادا مرحبا مرحبا

فیض شاہ و گدا مرحبا مرحبا — ماہِ جود و عطا مرحبا مرحبا
باعث خلق ہو آپ لاریب شاہ — اے حبیبِ خدا مرحبا مرحبا
مدح خواں آپکے سب ہیں جن و بشر — یا نبیؐ مجتبےٰ مرحبا مرحبا
حامیٔ روز محشر ہو بس آپ ہی — اے شہ ہل اتےٰ مرحبا مرحبا
آئی پردہ سے معراجکی شب ندا — اے میرے دلربا مرحبا مرحبا
نور اپنے سے حق نے بنایا یقیں — جسم پاک آپکا مرحبا مرحبا
مردے فرزند جابر کے تھے آپنے — اونکو زندہ کیا مرحبا مرحبا
وصف میں ہیگا قرآن سب آپکے — اے دُرِ بے بہا مرحبا مرحبا

بخشواؤگے محشر میں لاریب تم — اے شفیع الورا مرحبا مرحبا
جس نے حافظؔ تیرا یہ قصیدہ سُنا — کہہ اوٹھا مرحبا مرحبا مرحبا

مرحبا بک یا محمد مصطفیٰ — مرحبا نبی مرحبا
تم شریف انبیا ہو انبیا — اے رسولِ کبریا
آپ شاہِ انبیا ہو یا نبیؐ — ہے کہاں تم سا کوئی
ہر نبی سے حق نے رتبہ آپ کا — اکمل و افضل کیا
خاتم مرسل ہو شاہا آپ ہی — اسو نیکے کل وصی
فرش سے بر عرش پہنچے دم میں جا — تم اے شاہ انبیا
تم شفیع عاصیاں ہو بالیقین — رہنمائے مجرمیں
حشر میں ہم بیکسوں پر کر کرم — رکھ تو آپ ہی شرم

مرحبا اے شافع ہر دو سرا — مرحبا نبی مرحبا
تم سا کوئی ہے نہ ہوگا نا ہوا — یا محمد مصطفیٰ
مقتدی ہم آپ ہی ہیں مقتدا — اے حبیبِ کبریا
دو جہاں کے آپ ہی ہو پیشوا — اے امام الانبیا
کون ثانی آپ کا ہے آپ کا — اے رسولِ دوسرا
اور کئے ہو لامکاں کی سیر جا — اے ہزاراں مرحبا
ہے کہاں بجز تمھارے آسرا — ہمکو ایا احمدا
پر خطا ہیں ہم سراپا پر خطا — اے وصی بینوا

حافظ بیکس کو اپنے احمد	کیجئے تم لطف عطا
ساتھ اپنے خلد میں رکھنا سدا	بہر آلِ با صفا

عشق میں اپنے مولا کے جو مر گیا ذی وقر ذی وقر ذی وقر ہو گیا
مرتے ہی باغِ جنت میں خوشتر گیا بہرہ ور بہرہ ور بہرہ ور ہو گیا
بغض جس نے رکھا آپ سے یا نبیؐ ہو گیا خوار وہ سربسر مدعی
دونوں عالم میں جانو وہ مردِ شقی کم قدر کم قدر کم قدر ہو گیا
حبِ احمد نہو جس کے دل میں ذرا دشمنِ مصطفٰےؐ اس کو جانو بجا
بلکہ وہ اہل کیں دشمن کبریا سربسر سربسر سربسر ہو گیا
حبِ احمد میں جو دل سے مسرور ہے باغ فردوس سے وہ نہیں دور ہے
اور ہُوا جو پیمبر سے مغرور ہے بے وقر بے وقر بے وقر ہو گیا
جس نے نام نبیؐ پر درودیں پڑھا شوق سے صدق سے جان و دل سے لیا
صدمہ حشر سے وہ بروزِ جزا بے خطر بے خطر بے خطر ہو گیا
مدح یا شاہ ہم آپ کی کیا لکھیں حوصلہ نعت گوئی کا کب ہے ہمیں
جس نے دیکھا غضب کی نظر سے تمھیں بے بصر بے بصر بے بصر ہو گیا
خاتم الانبیاء ہیں ہمارے نبیؐ اس میں شک اور شبہ کچھ نجانو کوئی
جبکہ انگشت محبوب خالق اوٹھی شق قمر شق قمر شق قمر ہو گیا
سب میں مشہور رہیگا کمال آپ کا روئے انور ہے گویا ہلال آپکا
یا نبیؐ جس نے دیکھا جمال آپ کا شاد تر شاد تر شاد تر ہو گیا
حافظِ کمتریں حافظِ بے نوا ہاں بفضلِ خدا اور بشکرِ خدا
نعت خواں یہہ جو شہا تمھارا ہوا خوب تر خوب تر خوب تر ہو گیا

قصیدہ

محبوبِ خدا اگر مجھے مل جائے تو اچھا	ارمان میرے دل کا نکل جائے تو اچھا
بے چین ہے دل عشق رسولِ عربیؐ میں	ہاں یہہ دل دیوانہ سنبھل جائے تو اچھا

مغموم ہی رہتا ہے دلِ زار شب و روز
یارب یہہ کسی طرح بہل جائے تو اچھا

جس دل میں محبت نہو محبوب خدا کی
وہ دل کہیں خالق کرے جل جائے تو اچھا

مسرور رہے جو نہ محبت میں نبیؐ کی
ویسے کو کوئی پاسے کچل جائے تو اچھا

ہر دشمن احمدؐ ہو گرفتار الم میں
اللہ کرے نظروں سے ٹل جائے تو اچھا

جس دلمیں ہو کچھ بغض نبی اے میرے مولا
اوس موذی کو اژدر ہو نگل جائے تو اچھا

جا دل میں نہو منکر دینِ شہِ دیں کی
کانٹا ہے جگر سے یہہ نکل جائے تو اچھا

میں حافظ کمتر ہوں ثنا خوانِ محمدؐ
اس ذکر میں دم میرا نکل جائے تو اچھا

گر مدینہ کو تیرا ہو جانا ہما
حال میرا بھی سارا سنانا ہما

کرکے معروض میری طرف سے بجاں
مجھ گدا کو وہاں تک بلانا ہما

جاں بلب ہوں غم ہجر میں وائے غم
کوئی صحت کی صورت بتانا ہما

تشنۂ دید یہاں ہند میں ہوں پڑا
شربتِ وصل لاکر پلانا ہما

مقصدِ دل جو تجھ سے کیا ہوں بیاں
جلد بہرِ خدا جا سنانا ہما

دو جہاں میں نہیں ہے مجھے یا نبیؐ
جز تمہارے کسی جا ٹھکانا ہما

صدمہ ہند سے ہوں میں گھبرا رہا
عرض کر سوئے طیبہ بلانا ہما

نہ تو زر ہے نہ پر لوٹے ناچار ہوں
کس طرح میرا وہاں تک ہو آنا ہما

عرض حافظ کی جانب سے کر کر وہاں
ہند سے جلد مجھ کو بلانا ہما

ہوئے صاحب اپنے مختار پیدا
ہوئے دونوں عالم کے سردار پیدا

زمیں پر گرے اوندھے سربت تمامی
ہوئے جبکہ سلطانِ ابرار پیدا

نہیں بارِ عصیاں کا بالکل ہمیں غم
ہوئے اب شفیع گنہگار پیدا

مٹی ظلمتِ کفر دنیا سے یکسر
ہوئے جس گھڑی ماہ انوار پیدا

کرو شکر خالق کا دل سے ہمیشہ
ہوئے مومنو اپنے غمخوار پیدا

ہمیں نارِ دوزخ سے اب کیا خطر ہے
ہوئے ہیں ہمارے مددگار پیدا

نہ گھبراؤ ہولِ قیامت سے یارو
ہوئے للہ الحمد سالار پیدا

ہوئی تقویت کارِ دیں کو زیادہ
ہوئے دین کے اپنے سرکار پیدا

بھلا کیوں نہ حافظ کے مقصد بر آویں
ہوئے جبکہ محبوبِ غفار پیدا

احمد کا مدینہ کوئی دکھلائے خدایا
ہے آرزو اتنی کوئی برلائے خدایا

مدت سے میرے دلمیں تمنا ہے یہی بس
تھوڑی سی مدینہ میں ملے جائے خدایا

تا مرگ نہو دلکو کسی چیز کی خواہش
طیبہ کے سوا اور نہ کچھ بھائے خدایا

بسمل سا تڑپتا ہے فراقِ نبوی میں
ہاں یہہ دلِ دیوانہ سنبھل جائے خدایا

مشتاق ہوں مدت سے رسولِ عربی کا
پہنچا دے مجھے جلد سے اس جائے خدایا

بس ماہیٔ بے آب سی تڑپے ہے میری جان
احمد کی خبر کوئی سنا جائے خدایا

گر ہند میں مر جاؤں اسی شوق میں رو رو
مدفن کو مدینہ میں ملے جائے خدایا

جس دل میں اگر کچھ بھی نہو الفتِ احمد
وہ دل کہیں فی النار ہو جلجائے خدایا

حافظ کی یہی عرض ہے امید یہی ہے
مداح نبیٔ حشر میں کہلائے خدایا

جب موت کا پیغام تجھے آئے گا بابا
گر قبض تیری روح کو لیجائے گا بابا

جب آکے کھڑا ہو گا فرشتہ ترے سر پر
اوسوقت یہ کچھ تجھ سے نہ بن آئے گا بابا

جب روح تیرے تن سے نکالیگا فرشتہ
پھیلاکے وہیں ہاتھ تو رہجائے گا بابا

کیوں کرتا ہے دو دن کیلئے حرص تو ناحق
یہہ زیور و زر ساتھ نہ کچھ آئے گا بابا

گر کر کے جمع دولتِ دنیا ہے بہت ہی
آخر یونہیں ایک روز تو مرجائے گا بابا

پیسے کے لئے کس لئے لڑتا ہے ہمیشہ
کیا ساتھ یہہ جاگیر کو لیجائے گا بابا

دو دن کے لئے دل نہ دکھا کسی کا کبھی تو
سب چھوڑکے اک روز چلا جائے گا بابا

جب سوئیگا تو قبر میں اس روز کی کر فکر
منھ دیکھ نکیرین کا گھبرائے گا بابا

گرزوں کی وہاں قبر میں جب مار پڑیگی
اوسوقت تیرا کوئی نہ غم کھائے گا بابا

جنت میں چلا جاونگا یہ فخر نہ کر تو
دنیا میں جو کچھ تونے کیا پائے گا بابا

فردوس میں لاریب چلا جاوے گا سیدھا
دنیا میں کبھی تو جو سنبھل جائے گا بابا

پوچھیگا خدا حشر میں کیا لایا ہے بندہ
اللہ کو کیا اوس گھڑی بتلائے گا بابا

جب ہوگا حکم نامۂ اعمال پڑھیں سب
اللہ سے اوسوقت تو شرمائے گا بابا

سب دیکھ لے اور کرلے جو کرنا ہے تجھے یہاں
آخر نہ کوئی کام تیرے آئے گا بابا

جبوقت تجھے موت سے کام آکے پڑے گا
حافظ کا سخن تب تجھے یاد آئے گا بابا

دوستو جمعہ جمعرات کو آتے جانا
میرے مرقد پہ سدا پھول چڑھاتے جانا

تم نے چھوڑا مجھے اور میں نے تمھیں چھوڑ دیا
پر مجھے یاد سے اپنی نہ بھلاتے جانا

مجھ کو بھولو نہ پس مرگ خدا را یارو
چادر گل کبھی آ آ کے چڑھاتے جانا

اور یہہ عرض میری تم سے ہے سن لو اسدم
بعد مردن مرے قرآن پڑھاتے جانا

آوے جب روز جمعرات تو از بہر خدا
کچھ غریبوں کو اگر ہو تو کھلاتے جانا

گر نہ ہفتہ میں کھلانیکی ہو توفیق تمھیں
فاتحہ ماہ میں اک وقت دلاتے جانا

در پہ مسکین جو آوے تو نہ پھیرو خالی
کچھ نہ کچھ راہ میں اللہ کے دلاتے جانا

یاد میری بھی کیا کرنا ہمیشہ اوس دم
فاتحہ کے لئے جب عود جلاتے جانا

میرے مرقد کی طرف جبکہ گذر آپ کا ہو
بہر رحمت لب شیریں کو ہلاتے جانا

مغفرت کے لئے بس میری خدا را یارو
سوئے غفار ذرا ہاتھ اوٹھاتے جانا

سن کے یہہ حافظ بیکس کی نصیحت یارو
سب کو للہ بصد شوق سناتے جانا

بے چین کر رہا ہے ترا غم پیا پیا
کبتک پکارتا رہوں ہردم پیا پیا

رہتا ہے صبح و شام تصور یہی بندھا
خالی نہ یاد سے ہے کوئی دم پیا پیا

آو خبر لو میری پیا آپ ہو کدھر
رہتی ہیں چشم غم میں سدا نم پیا پیا

مجروح میرے دل کو کیا غم نے آپ کے / اب کس سے جاکے پاؤں میں مرہم پیا پیا
آتا نہیں ہے خوش مجھے دنیا کا مال و زر / ہے شوق دل کو تیرا دما دم پیا پیا
بے چین کردیا غمِ دوری نے اس طرح / آب و طعام مجھ کو ہوا سم پیا پیا
رو رو غمِ فراق میں یوں ہوگیا علیل / اور ہوگئی ہے پشت بھی بس خم پیا پیا
کس کو سناؤں جاکے میں اب حالِ دل فرا / کس طرح درد دل ہو مرا کم پیا پیا
آرام دل سے بس میرے جاتا رہا تمام / جب سے تمھارا دل کو ہوا غم پیا پیا
اب عمر کس طرح کروں اے ولے غم بسر / کیا آپ مجھ سے ہوگئے بے غم پیا پیا

حافظ پیا سے کہدے خبر اتنی جا کوئی / کتنا تمھیں پکاروں میں ہر دم پیا پیا

غلامِ نبیؐ کا رہے بول و بالا / عدوے نبیؐ کا سدا منہہ ہو کالا
ہمارے نبیؐ کی ثنا اے جہولو / کیا آپ قرآں میں حق تعالےٰ
صحابانِ احمد یقیں چار ہیں یہہ / انہیں سے ہے دینِ نبیؐ کا اجالا
اونھوں نے ہمیں راہ دیں ہے سکھائی / انھوں نے ہمیں ہر بلا سے سنبھالا
نبیؐ یوں تو لاکھوں ہوے ہیں ولیکن / ہمارے نبیؐ کا ہے رتبہ نرالا
نواسے جو اُن کے ہیں شبیرؓ و شبرؓ / مجھے اونکا مداح رکھ حق تعالیٰ
وگرچہ ہیں غوث اورا پیر میرے / وہابی کا جس نے گماں توڑ ڈالا
انھونکا مجھے رکھ ثنا خواں تو ہر دم / یہی عرض ہے تجھ سے جل وجلالہ
جسے نام احمدؐ سے انکار ہووے / اوسے لعنتِ حق کا دیجئے دوشالہ
جسے بغض ہو دینِ احمد سے یارو / اوسے سمجھو شیطان کا ہے حوالہ
جو منکر شفاعت کے ہیں اے عزیزو / دو عالم میں منہ ان کا بس ہو گا کالا
وہابی گیا جس طرف جس مکاں میں / اُسے جسنے دیکھا اوسیدم نکالا
نجانو مسلماں اُسے بلکہ مُرتد / وہابی یقیں سے گا شیطان والا
نہ اوسکے کوئی دام میں آؤ یارو / وہابی بڑا ہوتا ہے مکر والا

وہ ظاہر میں کچھ ہے تو باطن میں کچھ ہے	اوسے جان تو تم وہ کتا ہے کالا

بچا اونکی صحبت سے حافظ کو یا رب
یہی عرض تجھ سے ہے جلّ وجلالہ

نہیں کوئی حق وحدہٗ کا نظیرا	وہی ہے علیٰ کُلِّ شئی قدیرا
جو کچھ کام کرتے ہو پوشیدہ یاں تم	وہ سب جانتا ہے سمیع و بصیرا
وہی مالک الملک لاریب وشک ہے	جسے چاہے کردے غنی یا فقیرا
نہیں اوس سے مقصد کسیکا نہاں ہے	وہی ہے بما تعملون خبیرا
خبردار ہشیار ہو اے محبّو	یہہ شیطان ہے بیشک اضلوا کثیرا
کوئی کیا محمدؐ کے رتبے کو جانے	حبیب خدا ہیں خدا کے وزیرا
کہا معجزہ بوجہل دیکھکر بھی	ومکروا ومکرا بہا قمطریرا
جو ہیں منکر دین جانو وہ بیشک	رہیں گے بادوزخ وساءت مصیرا
جو مرتا رہیں لاریب اونکو بحشر	کے گی سلاسل غلالاً سعیرا
طفیل نبی بخش حافظ کو یا رب	گنہ اوس نے بیحد کئے ہیں کبیرا

ایضاً مناجات

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمہ	المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

قصیدہ

یا ربنا یا ربنا از بہر احمد مجتبیٰ	کر دور یہہ ہم سے وبا مقبول فرما التجا
عصیاں ہمارے بخشدے خیر الوریٰ کے واسطے	ہم سر جھکا آگے تیرے کہتے ہیں رو رو یاربا
تنگی یہہ ہم سے دور کر اور بھیج بارش زود تر	یا رب نہ اب تاخیر کر بہر محمد مصطفیٰ
عرضی یہہ اب مقبول کر اے خالق جن و بشر	کر دور ہم سے زود تر یہہ جو چلی ہے اب ہوا
ڈرتے ہیں تو جبار ہے اور مالک و مختار ہے	لیکن کرم درکار ہے تیرا ہمیں اے کبریا
اے بادشاہ بحر و بر ہم سے وبا یہہ دور کر	سب نیست اور نابود کر باغ جہاں سے یہ وبا
ہمکو جلا یا مار تو ہم سب کا ہے مختار تو	راحم ہے اور غفار تو دے بخش ہم سب کی خطا

پیر و جواں خُرد و کلاں آ مالک کون و مکاں
مر گئے کئی بیشبہہ یہاں جب سے چلی ہے یہ ہوا

صدّیقؓ و از بہر عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ خوش سیر
یا رب و بایہہ دُور کر تجھ سے یہی ہے التجا

یا رب بحَسَنُ المجتبیٰ اور بہر شاہ کربلا
مقبول کر یہہ التجا لے حضرتِ ربّ العُلا

عبّاسؓ و حمزہؓ کے لئے اور بی بی زہراؓ کیلئے
اور غوثِ اعظمؒ کے لئے کر رحم ہم پر یا خدا

مالک ہی اپنا جانکر اے خالقِ جن و بشر
آیا ہے تیرے در او پر یہہ حافظ بیکس گدا

باب الباۓ موحدہ

تمنا ہے یہی میری مدینہ اب دکھا یا رب
عنایت سے مجھے تیری مدینہ اب دکھا یا رب

دیارِ ہند میں اسدم بہت گھبرا رہا ہے دم
مجھے کر وصل سے خُرّم مدینہ اب دکھا یا رب

پڑے خاک اس کے جینے پر گیا جو نا مدینہ پر
نبوّت کے نگینہ پر مدینہ اب دکھا یا رب

الٰہی اس کر پوری ستاتی ہے مجھے دوری
کروں کیا بس ہے مجبوری مدینہ اب دکھا یا رب

مدینہ اب دکھا مجھ کو مدینہ میں لیجا مجھکو
نہ فرقت میں رُلا مجھکو مدینہ اب دکھا یا رب

کرم ایسا ہو اب تیرا کروں طیبہ کا میں پھیرا
یہی خواہاں ہے دل میرا مدینہ اب دکھا یا رب

یہاں در ہنا ہے پر سا پڑا ہوں حال ابتر سا
الٰہی مجھکو مت ترسا مدینہ اب دکھا یا رب

مدینہ خوش مجھے آوے مدینہ دلکو ہے بھاوے
سدا دل میرا للچاوے مدینہ اب دکھا یا رب

تمنا ہے یہی ہر دم مدینہ میں رہوں خُرّم
فرو تا دل سے سب ہو غم مدینہ اب دکھا یا رب

مدینہ لے مرے مولا مجھے اب زود تر دکھلا
تصدّقِ چار یاروںؓ کا مدینہ اب دکھا یا رب

طفیلِ آلِ پیغمبرؐ الٰہی لطف اپنا کر
نہ حافظ کو پھرا در در مدینہ اب دکھا یا رب

راز مخفی تھا کھلا آپ سے آپ
حال واں میرا ہوا آپ سے آپ

کیوں خفا رہتے ہو بر عاشقِ زار
اسطرح ہو گیا کیا آپ سے آپ

آپکو ڈھونڈھوں کہاں یا احمدؐ
مجھکو بلجاؤ ذرا آپ سے آپ

آپکے لطف سے محشر میں مرے
سر سے ٹلجائے بلا آپ سے آپ

ایسا عصیاں سے مجھے کر دو پاک
جاوں جنت میں چلا آپ سے آپ

بے سبب کیسلئے احمد پیارے
ہو گئے مجھ سے خفا آپ سے آپ

ایسی قسمت کو بنا دو میری
آؤں روضہ پہ چلا آپ سے آپ

احمدا ہے یہ تمنا میری
مجھکو ہو جاوے لقا آپ سے آپ

ایسا کچھ مجھ پہ کرم فرماؤ
قبر میں پیلے ضیا آپ سے آپ

باغِ جنت بطفیلِ حسنینؓ
مجھکو ہو جاوے عطا آپ سے آپ

شعر حافظ کا بحشر سب سُن
بولینگے صلِّ علیٰ آپ آپ

احمد امجکو نہ ترسایئے آپ
رہ تکتی ہیں ہمیشہ آنکھیں
جلد طیبہ میں بلا لو مجھکو
آپکو چھوڑ کے آقا میرے
سید امجکو بچا دوزخ سے

خانۂ دلمیں میرے آیئے آپ
کبھی صورت مجھے دکھلایئے آپ
عرض مقبول یہ فرمایئے آپ
کس کے درجاؤنیں بتلایئے آپ
لطف سے خلد میں لیجایئے آپ

آ و پُر نور بنا دو دل کو
احمد ایا ؤں تجھیں ہیں اسدم
عاشق دید کو دکھلایئے دید
حشر کے روز رسولِ اکرم
قبر کا دل یہ نہایت ہے غم

یوں فراموش نہ فرمایئے آپ
ایسی باتیں مجھے سکھلایئے آپ
احمد الطف یہ فرمایئے آپ
بہر امداد میری آیئے آپ
مجکو آرام سے سُلوایئے آپ

احمد اوقت نزع حافظ کو کلمۂ پاک ہی سکھلایئے آپ

باب التاء

خوشی سے جاگ دلا آج ہے نجات کی رات
بڑی بزرگ یہ راتوں میں رات آج کی رات
گنوایا مفت میں اے دل تمام راتیں تو
ادب سے جاگ کے مانگو دعا خدا سے تم
وضو کے ساتھ پڑھو باادب دوگانے تم
بزرگ اور بھی اس طرح ہیں بہت راتیں
خدا نے تمکو کیا ہے اگرچہ اہلِ زکوٰۃ
عزیز و قبر میں سونا ہے ایک دن آخر

عجب یہ رات ہے ہر رات میں برات کی رات
خدا کے فضل سے ہے یہ بھی التفات کی رات
خدا کی یاد میں اب تو بھی جاگ رات کی رات
یقین جان تو ہے آج کی نجات کی رات
محبّو آج کی لاریب ہے صلوات کی رات
غرض ہے یہ بھی بڑی سمجھو اک صفات کی رات
تو دو براہِ خدا یہ بھی ہے زکوٰۃ کی رات
خدا کے ذکر میں سب جاگو آج رات کی رات

گنوا نہ سو کے تو یہہ رات آج غفلت میں
یقین جان لے حافظ یہہ ہے نجات کی رات

سنو آکر ادب سے سب بیانِ مولدِ حضرت
دو شنبہ بارھویں کو ہیں ہوئے پیدا رسول اللہ
رسول اللہ کے ہوتے ہی پیدا ایک بیک یارو
ہوا گھر آمنہ کا نور سے پُر نور سب یکسر

سناتا ہوں میں تمکو عز و شانِ مولدِ حضرت
یہہ کہتے ہیں تمامی راویانِ مولدِ حضرت
معطّر ہو گیا سارا مکانِ مولدِ حضرت
جُھکا کعبہ ادب سے ہے نشانِ مولدِ حضرت

خبر مولود کی سنکر گیا ہل قصر کسرے کا — گرے بت اوندھے سر سب دور زمان مولد حضرت
ہوئی ارض و سما میں دھوم آنحضرت کی مولد کی — ہوئے دل شاد جملہ طالبان مولد حضرت
رسول حق ہوئے پیدا حبیب حق ہوئے پیدا — یہی غل کر رہے تھے زائران مولد حضرت
درودیں باادب دل سے پڑھو سب شاہ عالم پر — سنو جب تم بیاں ای عاشقان مولد حضرت
بجیرین آپکی تکرار کا کچھ غم نہیں مجھ کو — میں حافظ ہوں بدل جان مدح خوان مولد حضرت

مثلث

کر گئے یارو پیمبر نے سفر آجکی رات — اوٹھ گئے امت عاصی کے پھتر آجکی رات
امر حق سے ہمیں سب کرکے خبر آجکی رات

حالت نزع میں تھا آپ کے لب سے جاری — یا الٰہی میری اب بخشدے امت ساری
استجب کر یہہ دعا وقت سفر آجکی رات

اتنے میں آکے ہے جبریل نے یہہ عرض کیا — سیدا آج ہوا ہے مجھے یہ حکم خدا
میرے محبوب سے کرئے یہ خبر آجکی رات

فکر کچھ اپنی نہ امت کی کرو یا احمدؐ — رحم امت یہ تمھاری میں کرونگا از حد
آو تم اب بخوشی زود ادھر آجکی رات

جبکہ جبریل سے یہہ بات سنے شاہ زماں — دل کو امت سے ہوا تھوڑا سا پھر اطمینان
کہے راضی ہوں الٰہی بہ امر آجکی رات

حکم سے آیا اسیدم ہے وہاں عزرائیل — اور کہا آکے مجھے حکم ہے یوں رب جلیل
بے رضا روح نبیؐ قبض نہ کر آجکی رات

تب کہے آپ کے ہے جسمیں رضائے مولا — میں بھی راضی ہوں اسی بات میں اب دیر ہے کیا
کرلے کرنا جو ہے تاخیر نہ کر آجکی رات

روح جب قالب اطہر سے گئی ہجرت کر — گویا تب یاروں میں برپا ہوا شور محشر
تھا یہی غل کہ چلے فخر بشر آجکی رات

حال حسنینؓ کا تحریر کروں کیا حافظ — فاطمہؓ بھی یہی کہتی تھیں سدا یا حافظ

واے دنیاسے اوٹھا میرا پدر آجکی رات

باب الثاء

عشق احمدؐ نے ہے مارا الغیاث
کردیا دل پارہ پارہ الغیاث

کس سے میں فریاد اپنی جا کروں
میں ہوں بیکس اور بچارا الغیاث

آپ گر ہوتے نہ پیدا یا نبیؐ
کون تھا حامی ہمارا الغیاث

تم ہو خواجہ میں ہوں خادم آپکا
کون ہے تم بن ہمارا الغیاث

لو خبر میری خدا کے واسطے
پھر رہا ہوں میں اوارا الغیاث

ہجر کے غم نے ہے مارا آپ کے
جو نہیں کہنے کا یارا الغیاث

دو جہاں میں جز تمہارے یا رسولؐ
ہے کہاں مجھکو سہارا الغیاث

او میرے فریادرس فریاد ہے
لو خبر میری خدا را الغیاث

جوش دل میں بھر گیا ہے آپ کا
پھر ہوا ہے غم دوبارا الغیاث

آتش عشق و محبت آپ کی
پھونکتی ہے تن یہ سارا الغیاث

کیسے یوں انجان بنجاتے ہو تم
جانکر احوال سارا الغیاث

حشر میں حافظ یہ فرماؤ کرم
مدح خواں ہے یہ تمھارا الغیاث

باب الجیم عربی

نبیؐ بجا ہیں بجا ہیں ہمارے سب سرتاج
غرض ہمارے نبیؐ کے ہیں سب نبی محتاج

ہوئے ہزاروں نبیؐ یوں تو اک سے اک افضل
مگر ہمارے نبیؐ راہ دیں کے ہیں سرتاج

قدم نہ طور سے آگے رکھے کلیم اللہ
نبیؐ ہمارے گئے لامکان شب معراج

خدا نے سرور کون و مکاں کیا تم کو
زمیں سے تا بہ فلک ہیگا آپ ہی کا راج

جہاں میں آئے قدم آپ کے جو یا احمدؐ
رہا نہ کفر کا عالم میں نام کو بھی رواج

کہا ہے حق نے پڑھے جو مرے نبیؐ پہ درود
کرونگا اوسکو کسی کا نہ میں کبھی محتاج

خدا کے روبرو روز نشور میری بس
خدا کے واسطے یا مصطفےٰ رکھو تم لاج

مریض جرم ہوں میں مبتلاے درد و الم
شفیع روز جزا زود میرا کیجے علاج

لکھی ہے خوب غزل تو نے نعت میں حافظ
دل اپنا سنتے ہی مسرور ہو گیا ہے آج

ہر سمت یہی دھوم ہے ساری شب معراج
آتی ہے محمدؐ کی سواری شب معراج

آراستہ جنت کو کرو فرش بچھاؤ
ہاں خلد میں ہو زود تیاری شب معراج

تعظیم کو سب آکے کھڑے ہو ویں ادب سے
رہوے نہ کوئی صاحبو عاری شب معراج

صد شکر کہ یہاں لاتے ہیں تشریف محمدؐ
ہر گل پہ رہے تازہ بہاری شب معراج

سب پڑھتے رہو شوق سے صلوٰۃ نبیؐ پر
احمدؐ کی اگر رکھتے ہو یاری شب معراج

آمد کی خبر سنکے محمدؐ کی بصد شوق
کرتے تھے ملک جان نثاری شب معراج

دیکھیں گے ابھی ہم رخِ پُر نورِ محمدؐ
کیا خوب یہ قسمت ہے ہماری شب معراج

اوس روئے منور کی تجلی سے عزیزو
روشن ہوئی سب قدرت باری شب معراج

پھولے نہیں جامہ میں سماتے ہیں ملائک
شیطان پہ بڑی آج ہے خواری شب معراج

بلوا کے سما پر تمہیں اللہ نے حضرتؐ
کی خوب ہی توقیر تمہاری شب معراج

کب وصف و ثنا آپکی حافظ سے ادا ہو
خود حق نے کیا نعت تمہاری شب معراج

اللہم صل وسلم — باب الحاء مہملہ — وبارک علی محمدؐ

دنیا سے رکھ تو اب نہ کوئی دم دلا صلاح
رکھتا ہے گر تو نعت سے رکھ بارہا صلاح

سر حمد و نعت سے نہ پھرا اپنا تو کبھی
اے دل قبول کرلے میری بے بہا صلاح

کر کام وہ مدام کہ عقبیٰ بخیر ہو
اپنی تو رہتی ہے یہی صبح و مسا صلاح

دنیا و آخرت کی سعادت سمجھ اسے
اپنی تو ہیگی دل سے بمدح و ثنا صلاح

صلوات بر محمدؐ و آل محمدی
پڑھئے بشوق و ذوق یہی ہے سدا صلاح

غفلت میں حرص زر میں نہ کھو اپنی عمر تو
کون ایسی دیگا تجھکو بتا تو بھلا صلاح

مغرور مت ہو دولت دنیا پہ سن دلا
جب روح تن سے نکلی تو دولت کی کیا صلاح

دنیا تو جیسی ویسی گذر جائے گی ولے
آویں ملک لحد میں تو پھر اونکی کیا صلاح

مشغول حمد و نعت میں دل کو رکھو سدا
حافظ کی دوستو ہے یہی بارہا صلاح

باب الخاء معجمہ

گل سے آنحضرتؐ کا برتر تھا گل رخسار سرخ
کب تھا ایسا حسن یوسف بھی کہوا نوار سرخ

انہیں تھا حسن نبوت اونہیں تھا دنیا کا حسن
حسن وہ سو سرخ تھا تو تھا یہ گویا چار سرخ

یہ خدا کے نور سے تھا اور وہ اونکے نور سے
کہیئے اب کسکا رخ انور ہے پرُا نوار سرخ

اصل کیا زر کی تھی مہر و ماہ تھے بلکہ نثار
گندمی رنگ تھا سراپا لیک تھا زر دار سرخ

دیکھئے کب ہو میسر دولت دیدار شاہ
ہوگئے رو رو کے اپنے دیدۂ خونبار سرخ

صبح سے تا شام رہتا ہے خیال مصطفیٰؐ
بے سبب ہی نہیں آنکھیں میری اے یار سرخ

حافظا ہوتا نہیں مقبول رب تب تک کلام
جب تلک خون جگر سے ہووے نا اشعار سرخ

ردیف الدال

جب حشر کے میدان میں آویں گے محمدؐ
امت کو عذابوں سے چھڑاویں گے محمدؐ

امت کے تئیں دیکھ کے در حال پریشاں
آنسو غم امت میں بہا دیں گے محمدؐ

فرماویں گے امت کو میری بخشدے یارب
ہاتھ اپنے ہی کہکے اوٹھاویں گے محمدؐ

سب نفسی پکاریں گے نبیؑ خوف خدا سے
یا امتی کہتے ہوئے آویں گے محمدؐ

فرماویں گے امت سے نہ گھبراؤ عزیزو
دوزخ کے قریں جس گھڑی آونگے محمدؐ

کرتے ہوئے درگاہ الٰہی میں مناجات
سر اپنے کو سجدہ میں جھکاویں گے محمدؐ

کر حق سے شفاعت اونھیں دوزخ سے بچا کر
فردوس میں ساتھ اپنے لیجاویں گے محمدؐ

جب تک کہ نہ امت کو بہم لیوینگے حضرت
تب تک نہیں فردوس میں جاویں گے محمدؐ

ہووےگا وہاں پلۂ عصیاں جو گرانبار
تب پلۂ نیکی کو جھکاویں گے محمدؐ

حافظ غم دوزخ سے نہ کر دل کو پریشاں
فردوس میں تجھکو بھی لیجاویں گے محمدؐ

لکھ اے دل شعر در شان محمدؐ
بوصف روئے تاباں محمدؐ

ذرا سوچو تو رتبہ مصطفیٰؐ کا
کہ تھا جبریلؑ دربان محمدؐ

نبیؑ جتنے کہ گذرے ہیں جہاں میں
رہے ہیں زیر فرمان محمدؐ

کلامِ حق سراپا اے عزیزو
ہوا نازل ہے در شانِ محمدؐ

بشر تو کیا ملایک جن و حیواں
سبھی ہیں دل سے قربانِ محمدؐ

ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
یہی ہیں چار یارانِ محمدؐ

ہوے جو کام ہیں عیسیٰؑ سے اظہر
کئے ہیں وہ غلامانِ محمدؐ

لکھیں ہم وصف کیا طاقت ہماری
خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ

مہ و خورشید کی کیا ہے حقیقت
عجب تھا روئے تابانِ محمدؐ

اگر ہوں لاکھ جاں قرباں کروں میں
دل و جاں سے ہوں قربانِ محمدؐ

پڑھو اے حاضرو صلوات اسدم
یہہ تحفہ ہیگا شایانِ محمدؐ

الٰہی حشر میں بہر شفاعت
ملے حافظ کو دامانِ محمدؐ

ردیف الذال

نعتِ نبیؐ میں ہوتی ہے جبھی زباں لذیذ
ہوتا کہاں ہے شہد سے ویسا دہاں لذیذ

میٹھا ہے نام کیا ہے رسولِ کریم کا
ہوتا ہے نام لیتے اپنا دہاں لذیذ

میٹھا نہیں فقط ہے زبان و قلم میرا
اس نام پاک سے ہے تمامی جہاں لذیذ

اے واعظا نہ وعظ سُنا اور کچھ مجھے
لگتا ہے مجھکو ذکر رسولِ زماں لذیذ

عاشق اوسی کا ہوں ہے خدا جس کا مدح خواں
اوسکی ہی نعت مجھکو ہے اے نعت خواں لذیذ

ہے مجھکو چاہ زر کی نہ شاہی کی دوستو
ہے دل کو حبِّ مدحِ شہِ انس و جاں لذیذ

جو جو کہ مدح خوانِ رسالتمآب ہیں
ہر دم ہے اُن کا دل سے مجھے خوش بیاں لذیذ

شاہی سے کام ہے نہ مجھے سلطنت سے کام
مجھکو تو بس ہے نعتِ شہِ دوجہاں لذیذ

حافظ نہیں ہے خوش مجھے اب نعت کے سوا
مدحِ نبیؐ سے ہیں میرے کام و زباں لذیذ

ردیف الرا

جس دل میں نہیں حب دُولائے شہِ ابرار
بیکار ہے بیکار ہے بیکار ہے بیکار

کونین کا گر پوچھئے تو سرورِ کونین
سردار ہے سردار ہے سردار ہے سردار

واللہ خدائی کا میرا احمدِ مختارؐ
مختار ہے مختار ہے مختار ہے مختار

احمد میں احد میں جو ہے اک میم کا پردہ اسرار ہے اسرار ہے اسرار ہے اسرار
یہہ حرفِ شفاعت پہ عبث تجھکو وہابی تکرار ہے تکرار ہے تکرار ہے تکرار
کیوں نعتِ محمد سے تمھیں مرتدو اتنا انکار ہے انکار ہے انکار ہے انکار
محبوبِ خدا دولتِ اسلام کی لاریب معیار ہے معیار ہے معیار ہے معیار
اے اہلِ سنن بچ رہو ہاں دیکھو لہابی مکّار ہے مکّار ہے مکّار ہے مکّار
ہر مشرک و مرتد کے لئے وعظ یہہ میرا تلوار ہے تلوار ہے تلوار ہے تلوار
مداح محمد ہوں صلہ میں میری فردوس تیار ہے تیار ہے تیار ہے تیار
سو جان سے شہا آپ پہ یہ حافظِ کمتر بلہار ہے بلہار ہے بلہار ہے بلہار

الله الله هو الله الله — صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

قصیدہ

بولے اک روز جبریلؑ آکر یا نبیؐ ہیگا مشتاق داور تمکو بلوایا ہے لامکاں پر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
عرش سے فرش تک ہے مچی دھوم آج آتا ہے محبوبِ قیوم منتظر سب کھڑے ہیں سما پر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
ہر طبق نور سے ہیگا پُر نورِ عرش بھی ہے تجلی سے معمور بزمِ افلاک سب ہے منوّر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
اے حلیمہؓ کی آنکھو نکے تارے منتظر سب ہیں بیٹھے تمھارے ہیگا مشتاق خلّاقِ اکبر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
ہر ملک کرکے آنکھیں کشادہ دیکھنے بیٹھے کرکے ارادہ جلد دکھلادو روئے منور چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
اہلِ فردوس میں ہے یہہ گفتار آج آتا ہے محبوبِ غفار ہے مچی دھوم ہر آسماں پر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
آج جنت میں حوریں تمامی سب ہیں استادہ بہرِ سلامی دیکھ لو کرکے الطاف سرور چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
خواب سے جلد ہو جاؤ بیدار آپکا آج رب ہے طلبگار مجھکو بھیجا ہے خلّاقِ اکبر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
کہیں موسیٰؑ کلیم اور عیسیٰؑ کہیں نوحؑ و خلیلؑ اور یحییٰؑ دست بستہ کھڑے ہیں سراسر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
خضر بھی فرش آراستہ کر بر سرِ راہ بیٹھے ہیں آکر ماہ و خور بھی کھڑے ہیں جھکا سر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
چرخ کے سب ملائک تمامی حور و غلماں لئے سلامی صف بصف ہیں کھڑے مثلِ لشکر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
مشتری اور زہرہ یہہ ہر بار کرتی مل ملکے باہم ہیں گفتار آج آتا ہے سردارِ محشر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ
حافظِ بے نوا کو تمھارا نامِ اقدس ہے دل سے پیارا اُنس رکھتا ہے یہہ دل سے اکثر چلیئے چلیئے رسولِ پیمبرؐ

قصیدہ در مصرع اوّل و ثانی صنعت مقلوب

رام نہ ہوا یہ دل تو بتوں کا مان یہ کہنا میرا یار دشمن جاں بیشک ہے وہ اپنا دیکھ جہاں تو مار کو مار

راہِ شریعت پیدا ہو قائم چھوڑے شرک و بدعت کو اور کلام رب کو بنالے شوق سے اپنے گلے کا ہار

رائے ہے اپنی اپنی کسے منظور ہے نور اور کس کو نار کوئی تو ہے اللہ کا دشمن کوئی تو ہے اللہ کا یار

خوب مزہ او عیش جہاں یہاں کرلو میاں جو چاہو تم کام نہ آوے کوئی وہاں ماں باپ برادر خویش و تبار

راز یہ ہے کچھ اور ہی اسکو خوب سمجھ اے غافل تو دیکھ بمیدانِ محشر تو ہوکے پھریگا حال زار

رات اور دن ہر آن سدا اے حافظ کر تو یاد حق تجھ کو یہ زیور و زر کا کوئی ساتھ نہ دیگا اکار

چپ بیٹھ نہ محفل میں آکر صلوات پڑھو آنحضرت پر خاموش نہ ہو اے میرے اخی تم بھیجو درودیں احمدؐ پر

عشا تو پڑھو غفلت نہ کرو اب صلِّ علیٰ ہر شام و سحر بے فکر نہ ہو اب تو بھی ولا کرنا ہے جہاں سے تجھکو سفر

سر پانچوں وقت جھکا اپنا اللہ سے ڈر اللہ سے ڈر چل بزم نبی میں شامل ہو ہے تیرے لئے یہہ ہی بہتر

اس دارِ فنا سے سوئے بقا کرنا ہے تجھے اک روز سفر کس واسطے آیا دنیا میں عقبیٰ کے لئے کچھ پیدا کر

اب باز گناہوں سے آتو اے میرے برادر توبہ کر دنیائے دنی مردار ہے یہہ مت بیٹھ تو اس پر تکیہ کر

اک روز جہاں سے جانا ہے اے غافل سن دے گوش ادھر غفلت میں تو کیا سویا ہے ہشیار ارے ہو اے بیڈر

آخر کو بہت پچھتاوے گا بہتر ہے یہیں تدبیر تو کر غفلت میں عمر کھویا ساری لے موت کھڑی ہے آ سر پر

اب کون تیرا ہوگا والی اب کیسی بنے گی تیرے سر کچھ توشہ ساتھ نہیں تیرے منزل میں ہوگا حال تبر

کس طرح چلیگا حشر میں تو لے بار گناہوں کا سر پر حافظ کی نصیحت سن کر تم باز آؤ گناہوں سے اکثر

قصیدہ در صنعت تجنیس مکرر معہ حرفین

رنیا کر نہ میرے اس دلِ غمخوار کو خوار اور نہ دکھلا دلِ مغموم گرانبار کو بار

رحم فرما میرے آقا میرے مولا مجھ پر بہرِ حسنینؓ و علیؑ کر نہ دلِ زار کو زار

روز و شب ہے یہی دل سے میرے ہر آن امید نامِ حسنینؓ پہ ڈالوں دُرِ شہوار کو وار

روضۂ خلد ملے اونکو جو ہیں حامیٔ دیں ہیچنیں روزِ جزا صاحبِ زنار کو نار

راحتِ جاں نہیں جسکو ہے منظور اپنی وہی عاقل ہے بناتا ہے جو اغیار کو یار

رو برو دیکھ کے دشمن کو نہ چھوڑو زندہ چاہیے دوستو لیں دشمنِ جاں مار کو مار

رکھ نہ غم دل پہ کسی دشمن جاں کا حافظ
کیا لگا دیگا کوئی اب تیرے اشعار کو عار

لکھے توصیف پیمبر کہاں تجھے مقدور
تمام عمر لکھا کر حیات ہے جب تک
رسولِ پاک کی وصف و ثنا سے روزِ حشر
ہر ایک مرد مسلماں کو چاہیئے رکھے
مکانِ خلد بریں دیویگا اوسے خالق
نہیں ہے مجھکو غم حشر دوستو بالکل

مگر یہی تجھے حافظ ہے روز و شب منظور
نہ کار خیر سے دل اپنا کر کبھی رنجور
گناہونکو تیرے خالق کریگا سب مغفور
درود و نعت کے پڑھنے کا یار ہا دستور
جو نعتِ سید کونین سے رہے مسرور
غلام حضرت خیر الورا ہوں میں مشہور

طفیل نعتِ محمدؐ ضرور اے حافظ
کرے گا جل و علا رنج و غم ترے سب دور

کب تلک ایسا پھروں میں دار دار
اب قریب اپنے بلا لیجئے مجھے
عشق دل کو میرے اب ایسا ہوا
عرض میں کس سے کروں جاؤں کہاں
وائے غم بے حد کیا ہوں میں گناہ
اپنے کوچہ میں بلا لیجے مجھے
تنگ مجھ کو کر دیا ہے عشق نے
تم سوا کوئی وسیلہ ہے نہیں
حافظ کمتر ہوں واصف آپ کا

غم سے میرا ہو گیا دل تار تار
ہجر میں کب تک رہونمیں زار زار
ہوتے ہیں جیسے جنوں کی وار وار
تم سوا کوئی نہیں ہے یار یار
ہے بھری مجھ میں نہایت عار عار
عرض یہ کرتا ہوں میں ہر بار بار
بحر غم سے کر دو مجھکو پار پار
آپکا تو میں ہوں عاشق زار زار
ہے ثنا گوئی کا مجھکو کار کار

قصیدہ غیر منقوطہ

دلا ہر دم و ہر دم ادم سراسر　　محمد محمد کہا کر　　سرور او سرور رکھو دلکو ہر دم　　سدا مدح احمد لکھا کر لکھا کر
الم ہمکو کس طرح ہوگا دلا کہہ　　مدد کو ہو گر رحم عالم سا سرور　　درد دکھ ہمارا کرو دور آدم　　مدد آو ہمکو رسول مطہر
رسولِ اکرم ہمکو راہ ہدا کا　　کرو حال معلوم رحم و کرم کر　　ہو درد و الم گو رکا دور سارا　　مدد ہمکو دو اور کرو مہر سرور

عطا احمد ہمکو وا بردرم ہو | کرو مدعا دل کا حل سارا سرور | امام رسل سرور دو سرا کا | سد العلی بداح رہ ہو گا اظہر

سید کونین کے مرقد پہ جانا ہے ضرور
دل غم دوری میں جو جلتا ہے اپنا روز و شب
کیا سبب ہے کیوں خفا ہیں کچھ نہیں ملتی خبر
دیکھئے قسمت دکھاتی ہے مدینہ یا نہیں
یا نبی تجھ پر تو لاکھ صلوٰۃ و سلام
یا الٰہی مجھ کو پہنچادے مدینہ پاک میں
یا الٰہی مجھ کو دکھلادے مزار مصطفےٰ
یا الٰہی فضل سے پہنچادے تو اپنے مجھے
ای رقیب جان ہٹ تو روکتا ہے کس لئے
نار دوزخ کا نہایت مجھ کو غم ہے دوستو

حال اپنا فخر عالم کو سنانا ہے ضرور
آج داغ ہجر وہ جل کر بتانا ہے ضرور
احمد مرسل کو جلکر اب منانا ہے ضرور
بخت خوابیدہ کو اپنے آزمانا ہے ضرور
غل یہی روضہ پہ جلکر اب مچانا ہے ضرور
پڑھکے اپنا شعر حضرت کو سنانا ہے ضرور
یہہ قصیدہ جا کے روضہ پر سنانا ہے ضرور
عرض آنحضرت کو رو رو کر سنانا ہے ضرور
شافع ہر دو سرا تک مجھ کو جانا ہے ضرور
کہکے آنحضرت کو عصیاں بخشوانا ہے ضرور

راہ کس کی دیکھتے ہو کہئے اب کیا دیر ہے
بس چلو حافظ تمھیں تو جلد جانا ہے ضرور

حل کرو مجھ سے آفت کو یا دستگیر
سخت مشکل میں یا غوث ہو نہیں پھنسا
جلد فرما کے بیکس پہ لطف و کرم
بار عصیاں سے دل ہیگا گھبرا رہا
ہونے پاؤں بمحشر نہ رسوا کہیں
صدمہ حشر سے دل کو ہے بے کلی
حشر میں نار دوزخ سے لینا بچا
آپکا میں ہوں خادم رکھو حشر میں

کام فرماؤ رحمت کو یا دستگیر
دور کردو یہہ دقت کو یا دستگیر
دور کردو یہہ ذلت کو یا دستگیر
کردو اب دور دہشت کو یا دستگیر
ڈر رہا ہوں یہہ خجلت کو یا دستگیر
کیا کروں لے کے راحت کو یا دستگیر
تا نہ دیکھوں میں زحمت کو یا دستگیر
بہر حق میری حرمت کو یا دستگیر

میں ہوں حافظ غلام آپکا کیا ہے غم
آپ ہو میری ہمت کو یا دستگیر

لو خبر میری خدا را یا محی الدین پیر ۔۔۔ پھر رہا ہوں بے سہارا یا محی الدین پیر
ہو رہا ہوں غرق میں در بحر عصیاں المدد ۔۔۔ ہاتھ اب پکڑو ہمارا یا محی الدین پیر
چھوڑ کر جاؤں کہاں میں آپکو ای پیر من ۔۔۔ ہے کہاں تم سا سہارا یا محی الدین پیر
کسکے در جاؤں پکاروں کسکو ای فریاد رس ۔۔۔ کون ہے تم بن ہمارا یا محی الدین پیر
آتش دوزخ جلاویگی مجھے کیا تاب ہے ۔۔۔ نام لیوا ہوں تمھارا یا محی الدین پیر
کون ہے جز آپکے حاجت روا میرا بھلا ۔۔۔ دو مجھے اپنا سہارا یا محی الدین پیر
قبر میں پرسش کرینگے جب فرشتے آنکر ۔۔۔ نام کہدونگا تمھارا یا محی الدین پیر
پار اس کا ہو گیا بیڑا بحکم ذوالجلال ۔۔۔ آپ کو جس نے پکارا یا محی الدین پیر
دستگیری آؤ حافظ کی کرو بہر نبیؐ ۔۔۔ مدح خواں ہے یہ تمہارا یا محی الدین پیر

ردیف الزاء

نعت سے اپنا ہے مسرور دل و جان شب و روز ۔۔۔ تم بھی مشغول رہو دوستو ہر آن شب و روز
صبح سے شام تلک شام سے لیکر تا صبح ۔۔۔ آپکی یاد میں رہتے ہیں ثناخوان شب و روز
روضۂ پاک دکھا دو شہ والا اپنا ۔۔۔ آپ سے ہے یہی فریاد غریبان شب و روز
خوش بجز نعت کے کچھ مجھکو نہیں آتا ہے ۔۔۔ مرغ دل نعت میں ہتا ہی غزل خوان شب و روز
واہ رے بخت کیا ایسا نبیؐ حق نے عطا ۔۔۔ شکر کرتا ہوں میں اس کا یدل و جان شب و روز
باغ جنت کی اگر رکھتے ہو دل سے امید ۔۔۔ تو کرو وصف تم ای حضرت انسان شب و روز
حق سے ہر وقت ڈرو اور کرو توبہ تم ۔۔۔ ہو گناہوں سے سدا اپنے پشیمان شب و روز
حمد اور نعت میں مصروف رہو دل سے سدا ۔۔۔ مت کرو دل کو کبھی اپنے پریشان شب و روز
حافظا بھاری سفر دور ہے درپیش تجھے ۔۔۔ کرلے عقبیٰ کیلئے اب کوئی ساماں شب و روز

ردیف سین

ای دل نکر زر کی ہوس اللہ بس باقی ہوس ۔۔۔ حب خدا کافی ہے بس اللہ بس باقی ہوس
سب اپنی جا رہجائیگا کچھ ساتھ نا لیجائیگا ۔۔۔ یوں ہی گنا کر پانچ دس اللہ بس باقی ہوس
یہ زیور و زر اٹھہری دنیا کی ہی زینت تیری ۔۔۔ سب ہیچ ہے اے بوالہوس اللہ بس باقی ہوس

ہمکو سمجھ کر بینوا اور بھول کر قول خدا
غیر از خدا ہرگز دلا کس سے نہ رکھ حب و ولا
دو روز کی ہے زندگی کرلے خدا کی بندگی
کیوں کل نفس ذائقہ بھولا ہوا ہے تو دلا
دنیا میں جو آیا یہاں مرنا ہے اس کو بھائی جاں
غیر از خدا ای بینوا دولت کی خاطر اک ذرا
اسوقت تو ہے شاد تر معلوم ہو سب خیر و شر
دنیا دلا مردار ہے دو روز کا سنگار ہے
عقبیٰ میں گر اپنا بھلا تو چاہتا ہے بر ملا
حافظ کے یا خیر الورا در دو جہاں بہر خدا

اے اہل زر ہم پر نہ ہنس اللہ بس باقی ہوس
دنیا ہے مثل خار و خس اللہ بس باقی ہوس
کافی یہی ہے تجھکو بس اللہ بس باقی ہوس
فانی تجھے ہونا ہے بس اللہ بس باقی ہوس
گرو ہ جئے لاکھوں برس اللہ بس باقی ہوس
دلمیں نہ تو اپنے ترس اللہ بس باقی ہوس
ٹوٹیگا جب جاں کا قفس اللہ بس باقی ہوس
مت اسکی کر بالکل ہوس اللہ بس باقی ہوس
کر ذکر رب ای ہم نفس اللہ بس باقی ہوس
بس آپ ہو فریاد رس اللہ بس باقی ہوس

کوئی پہنچا دے خبر احمد مختار کے پاس
شوق ہے دلکو رہوں شافی بیمار کے پاس
قدر میری ہے نہیں صاحب زردار کے پاس
مفت دے کوئی اگر تاج و حکومت مجھکو
لاکھ جاں ہوں تو کروں صدقہ یہ دل چاہتا ہے
مجرمو رحمت عالم سے رکھو تم امید
کس طرح پہونچونگا میں بے زر و بے پر یا شاہ
اپنے عشاق کو روضہ پہ بلانا دم میں
مقصد دل بھی حافظ تیرے بر آوینگے

دل لگا رہتا ہے ہر دم شہ ابرار کے پاس
یہہ نہیں شوق ہے جاؤں کسی زردار کے پاس
پاس میرا ہے مگر احمد مختار کے پاس
میں نہ ہوں جاؤں شہ اوس دولت مردار کے پاس
اس سوا کچھ نہیں مجھ عاشق ناچار کے پاس
بخشوانا نہیں مشکل میری سرکار کے پاس
دل کا ارمان ہے رہوں آپکے دربار کے پاس
کچھ بڑی بات نہیں سید ابرار کے پاس
عرض لکھ لکھ کے سناتا قافلہ سالار کے پاس

ردیف شین

دل ہے اے سنگ فراق شاہ عالم پاش پاش
چین ہو دلکو نہ راحت ہجر میں اوس شاہ کے
جلد دکھلا دو جمال پاک اپنا یا نبی

دل ہے کیا جان و جگر رہتے ہیں ہر دم پاش پاش
چاک ہی سینہ جگر رہتا ہے ہر دم پاش پاش
دل غم دوری سے بالکل ہوگیا اسدم پاش پاش

کس سے بولوں کون ہے تم بن میرا فریاد رس
لو خبر للہ دل ہے شاہِ عالم پاش پاش
آرزو ہے آپ ملجاؤ تو جاں صدقہ کروں
ہے اسی امید میں دل اپنا پرغم پاش پاش
احمدا دیکھو مجھے کیا ہو گیا ہے عارضہ
کیا ہے کیا دل ہے کیوں ہتا ہے ہردم پاش پاش
سن لیا ہے جب سے دل نے حال محشر یا نبیؐ
ہو رہا ہے سر سے تا پا جسم یکدم پاش پاش
ہے بھروسا آپ ہی ہمکو بچاؤ گے وہاں
ہو گیا دل اپنا در خوفِ جہنم پاش پاش
حال محشر جب سے دل نے سن لیا ہے حافظا
کیا کہوں دل خوف سے ہے ہر دمادم پاش پاش

در صنعت توشیح

شاہی سے مجھے کام نہ زر دار کی خواہش
یا شاہ ہے بس آپ کے دیدار کی خواہش
خوش مجھ کو کرو میں ہوں بڑا بیکس و ناچار
امی فخر بشر ہے یہہ دل زار کی خواہش
سہتا ہوں غم ہجر میں درد و الم افسوس
مجھکو ہے سدا سید ابرار کی خواہش
اب دفن میری لاش ہو طیبہ میں خدایا
عاشق کو نہیں جنت و انہار کی خواہش
یارب مجھے خدام مدینہ تو بنادے
لاریب یہہ ہے طالب دیدار کی خواہش
عاجز ہوں گنہگار ہوں اے صانع و مصنوع
رحمت سے ہے بس شافی بیمار کی خواہش
فرما گئے ہو کس سے رقم آپ کی توصیف
شاہوں کو بھی ہے آپ سے سردار کی خواہش
یہہ عرض ہے طیبہ مجھے یارب تو دکھادے
خادم ہوں مجھے ہے میرے سرکار کی خواہش
لو جلد خبر اے شہِ عالم میری فی الحال
عاشق کو سدا آپ کے ہے پیار کی خواہش
لایا ہے غم ہجر نے جان لب پہ ہوں بیکل
حاصل ہو مدینہ نہیں زر تار کی خواہش
افسوس ہے قسمت نے مدینہ نہ دکھایا
وہ شاد رہے کب ہو جسے یار کی خواہش
ظلمات لحد سے مجھے رکھ ربنا محفوظ
توشیح بدو مصرع ہے بس یار کی خواہش

ردیف صاد

رسول پاکؐ سے رکھیگا جو سدا اخلاص
خدا بھی اس سے رکھیگا لبعد ولا اخلاص
خدا خدا ہے پیمبرؐ کی جو کرے توصیف
رکھیں فرشتے بھی اس سے بارہا اخلاص
جہاں ہو مجلس میلاد شوق سے آؤ
ادب سے بیٹھو سنو گوشِ دل سے با اخلاص

سنو شفیع دو عالم کا نام جب دم تم
پڑھو درود بہ آواز جوش با اخلاص

فرشتے آتے ہیں اور سن کے نعتِ احمدؐ کو
تمام کہتے ہیں صلِ علیٰ ہے کیا اخلاص

جو دل سے رکھتے ہو امید خلد مداحو
تو رکھو نعت سے تم ومدام لبا اخلاص

بلا خلاف وہ جنت کے ہو گیا قابل
رسولِ حق سے جسے ہوگیا ذرا اخلاص

رکھیگا جو کوئی اخلاص فخرِ عالمؐ سے
بروز حشر اوسے بخشوائیگا اخلاص

نہ چھوڑ تو کبھی اخلاص مصطفےؐ حافظا
یہی ہمیشہ تیرے کام آئیگا اخلاص

ردیف ضاد

ہے کس کو زر سے اور کسے زردار سے غرض
مجھ کو فقط ہے احمدؐ مختار سے غرض

پروا نہیں ہے کچھ بھی زر و سیم کی مجھے
بس مجھکو خاص ہے شہِ ابرار سے غرض

ہے کیمیا سے کام نہ اکسیر سے مجھے
ہے مجھکو روز و شب یہی سرکار سے غرض

یارب ملادے احمدِؐ مختار سے مجھے
ہر دم ہے مجھکو شافیٔ بیمار سے غرض

کر یا الٰہ خدمتِ احمدؐ مجھے عطا
مجھکو ہے بس اوسی میرے سرکار سے غرض

جنت کی آرزو ہے نہ دولت کی ہے ہوس
گر ہے تو ہے مدینۂ اطہار سے غرض

پہنچادے مجھکو کوئے مدینہ میں یا الٰہ
ہے مجھکو باغِ خلد نہ انہار سے غرض

لولاک جسکی شان میں تو نے کیا نزول
ہے بس مجھے اُسی مہ انوار سے غرض

ہر صبح و شام ہر دم و ہر لحظہ یا نبیؐ
حافظ کو آپ ہی کے ہے دیدار سے غرض

ہمیں بھی آپکے در سے ہی سب ملا ہے فیض
ہمارے حال پہ کیا آپ کا ہوا ہے فیض

تمھارا فیض زمین و زماں میں ہے مشہور
حضور آپ کا کیا خوب بے بہا ہے فیض

خدا نے جتنے کئے جزو و کل بشر پیدا
وہ کون ہے کہ نہیں اس کو آپکا ہے فیض

ہوئے ہیں جتنے نبی کل جہان میں پیدا
حصول آپکا ہر ایک کو ہوا ہے فیض

ہوا وہ دولتِ دنیا و دیں سے مالامال
ذرا سا آپ کا حضرت جسے ملا ہے فیض

رسولِ سرورِ ہر دو سرا خدا کی قسم
جو آپ کا ہے غرض وہ تو سب بجا ہے فیض

فقط بشر کو نہیں آپ کا ہے فیض حصول
تمام جن و ملایک کو آپ کا ہے فیض

خدا ہی جانے ہے کیا اُس بشر کا ہو رتبہ — رسولِ پاکؐ جسے آپ کا ملا ہے فیض
کیا ہے نعت کا حافظ نے جب سے شاہا شوق — زباں کو تب سے کہوں کیا عجب ملا ہے فیض

ردیف الطاء

ہو رہا ہے نعت محبوبِ خدا سے دلکو ربط — کسطرح ہو مدحتِ شاہ و گدا سے دلکو ربط
پاؤں گا بعد فنا میں قصر جنت میں ضرور — پڑھ رہا ہے مدح کو مصطفیٰؐ سے دلکو ربط
دور ہی رکھنا محبت سے تو دنیا کی مجھے — اے خدا ہونے نپاوے اس بلا سے دلکو ربط
وصف ہے قرآں میں تحریر جس کا جابجا — مرحبا پیدا ہوا اوسکی ثنا سے دلکو ربط
دیدار وہ ہے وہاں مدفن رسول اللہ کا — کیوں نہو پھر روضۂ خیر الوریٰ سے دلکو ربط
لا پیام مصطفیٰؐ بادِ سحر مجکو سنا — ہے نہایت اس نویدِ جانفزا سے دلکو ربط
ہر گھڑی رہتا ہے حافظ مائلِ نعتِ نبیؐ — کسقدر ہے مدحتِ شاہِ ہدا سے دلکو ربط

ردیف الظاء

در صنعت — حسرفین

ظلمتِ قبر مت دکھا حافظ — لطف کر بہر مصطفیٰؐ حافظ
ظلم اور قہر کر نہ یا غفّار — رحم کر ہم پہ بارہا حافظ
ظلم سے ظالموں کے رکھو محفوظ — بس یہی ہے دعا سدا حافظ
ظلیت ہی تیری ہمیں منظور — ہاں بروز جزا سدا حافظ

ظلّ احمد بروز حشر و نشور — کر عنایت تو ہمکو یا حافظ
ظفر و فتح دین ہمکو دکھا — ہے یہی تجھ سے التجا حافظ
ظاہراً باطناً خطا ہم نے — جو کئے بخش جملہا حافظ
ظنّ تہمت سے ہمکو عالم کے — رکھ بچا بہر مصطفیٰؐ حافظ

ظلّ احمد عطا ہو حافظ کو — ہے یہی اس کا مدعا حافظ

ردیف العین

دوستو ہے اپنا پیمبر شفیع — حق نے دیا بہتر و بہتر شفیع
ہم کو ہمارا ہے پیمبر شفیع — بس ہے یہی افضل و برتر شفیع
شکرِ خدا دل سے کرو دوستو — خوب دیا خالق اکبر شفیع
بار گناہوں سے ہمیں خوف کیا — جبکہ ملا شافع محشر شفیع
کون ہمیں خلد میں روکے گا اب — جبکہ ہمارا ہے پیمبر شفیع
نار جہنم سے وہ بے غم رہا — جس کا ہوا صاحبِ افسر شفیع

ہم ہیں دل و جاں سے غلام نبی وہ ہیں ہمارے لئے بہتر شفیع
سب کے وہی خاص ہیں مشکل کشا کوئی نہیں اونکی برابر شفیع
اونسا نہ ہے اور نہ کوئی ہوویگا یہہ ہیں دو عالم کے مقرر شفیع
تشنگی حشر سے کیا خوف ہے دوستو ہے ساقی کوثر شفیع
آپکا حافظ ہوں مجھے کیا ہے غم آپ میرے خاص ہو سرور شفیع

ردیف العین

واصفو وصف نبی میں ہے سدا دل باغ باغ ہے یقین تا حشر رہوے گا بسا دل باغ باغ
باغ وصف احمدی کا میں ہوں بلبل دوستو اسلئے رہتا ہے اے صل علی دل باغ باغ
رحمت عالم سنا ہوں جب سے ہیں پیدا ہوئے کیا کہوں کچھ اس طرح سنکر ہوا دل باغ باغ
اب نہ رکھو خوف محشر مجرمو بالکل ذرا شافع روز جزا آیا کیا دل باغ باغ
اب پڑھو صل علی بر مصطفےٰ اے دوستو اس مبارک نام سے ہے بارہا دل باغ باغ
ہوں غریق جرم مرتا یا نہیں جائے خوشی پر شفاعت سے ہے حضرت کی سدا دل باغ باغ
شکر ہے مجھ کو بنایا حق نے مداح نبی ہے اسی باعث سے بس صبح و مسا دل باغ باغ
دولت دنیا و عقبیٰ مل گئی گویا مجھے ذکر آنحضرت سے اپنا ہوگیا دل باغ باغ
ہوگئی حافظ سعادت اوسکو عقبیٰ کی حصول حب احمد سے سدا جس نے رکھا دل باغ باغ

ردیف الفاء

در صنعت — حرفین

فراق زر کا نہ رکھ دل میں یار ماطرف نبی پاک کے تو صبح و شام کر اوصاف
فضائل شہ کونین کر رقم ہر دم کریگا تجھ پہ بروز جزا خدا انصاف
فجر کو شب کو کوئی دم میں کوچ کرنا ہے دلا یہہ اپنا کوئی دم ہے دم یہاں اضیاف
فہیم تو ہے اگر تو یہہ وعظ میرا سن نبی کی وصف کیا کر نہ مار ہر دم لاف
فصاحت اور بلاغت سے رکھ نہ بالکل کام ہمیشہ نعت نبی لکھ بشوق دل دل صاف
فنا جہان سے اک روز سب کو ہونا ہے بقا وہی ہے جو ہے اپنا صاحب انصاف
فقیر مخز نہ کر دیکھ دولت و جاگیر نہ کام کچھ ترے آوے جواب دیں سب صاف

فضائے باغ جناں ہے اگر تجھے منظور	درود صدق سے پڑھ حرف کو ادا کر صاف
فروغ دینِ نبیؐ سے پر جہاں سارا	وہی ہیں باعث کونین جانئے نہ خلاف
فسانہ ہیبو کیوں یہ مجاز رکھے ہو تم	کرو نہ بغض و حسد لکھوانیے تم شفاف
فجور و فسق سے رہتے ہیں دور جو ہر دم	اوسی کو جانیے حافظ ہیں ہم لیا اشراف

در صنعت — **ردیف القاف** — حرفین

قادر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق	قاہر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق
قیوم ہے ذات اوسکی فنا اوسکو نہیں ہے	غافر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق
قاضی ہے وہی حافظ و ناصر بھی وہی ہے	ناظر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق
قسام ہے قسمت ہے کیا سب کی اوسی نے	ظاہر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق
قادر ہے توانا ہے ہر اک شے یہ وہی بس	حاضر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق
قدوس ہے مخصوص اوسے جانئے لاریب	نادر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق
قرآنِ معظم ہے زباں خاص اوسی کی	ظاہر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق
قائم ہے نہیں اسکے سوا کس کو بقا ہے	وافر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق
قہار ہے غفار ہے حافظ بھی وہی ہے	ناصر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق

ردیف الکاف

جواب

صلوۃ سلام صلوۃ سلام	علیک الصلوۃ نبی السلام

قصیدہ

شفیع الورا یا سلام علیک	خلیل خدا یا سلام علیک	شفیق غریباں امام امم	سراج ہدا یا سلام علیک
کریم و مکمل مکرم صفات	شہ اتقیا یا سلام علیک	توئی عاصیاں را شفیق و شفیع	بروز جزا یا سلام علیک
توئی رحمت عالمین بالیقیں	مجیب الدعا یا سلام علیک	بہر دو جہاں بادشاہی ترا	توئی رہنما یا سلام علیک
معلی مقدس رحیم و کریم	شہ ذو العطا یا سلام علیک	ترا فخر در ہر دو عالم شدہ	توئی مقتدا یا سلام علیک
مہ اوج یکتا شہ این و آں	حبیب خدا یا سلام علیک	عفیف و عظیم و عجیب و غریب	رسولِ خدا یا سلام علیک

بہار ریاض زمین و زماں	توئی بی بہا یا سلام علیک	رسول مکرم حبیب خدا	نبیٔ الوریٰ یا سلام علیک
فضیلت ترا ہر دو عالم شدہ	تو حاجت روا یا سلام علیک	غیاث الخلائق معین الامم	توئی مدعا یا سلام علیک
در صنعت	نگاہ کرم کن بہ حافظ نحیف	کریم السخا یا سلام علیک	حرفین

کیا ہی خلفا پیمبر تھے ولا چاروں نیک ۔۔۔ کیوں نہوں نیک قدم فضل خدا چاروں نیک
کام تھے کرتے نہ یہ چاروں پیمبر کے خلاف ۔۔۔ واہ کیا خوب تھے یہہ کان سخا چاروں نیک
کرم و لطف ہے مشہور جہاں میں اون کا ۔۔۔ راحت خلق تھے لاریب بسا چاروں نیک
کبر اور بغض و ضلالت سے سدا تھے دل صاف ۔۔۔ ایسے ہی دوستو تھے وہ بخدا چاروں نیک
کوئی دم رہتے تھے خاموش نہ از ذکر خدا ۔۔۔ تھے عجب دوستو محبوب خدا چاروں نیک
کس میں جرأت ہے جو توصیف لکھے چاروں کی ۔۔۔ تھے یقیں فیض اتم نیک بسا چاروں نیک
کیا ہی تھا نام مبارک بھی ابوبکرؓ و عمرؓ ۔۔۔ اور عثمانؓ و علیؓ شیر خدا چاروں نیک
کاذب و کذب سے رہتے تھے سدا پاک اور صاف ۔۔۔ بلکہ بے شبہ تھے باصدق و عطا چاروں نیک
کاشف رمز خدا واقف اسرار نہاں ۔۔۔ تھے وہ لاریب سوائل صفا چاروں نیک
کلمہ دین سے لاکھوں کو مشرف فرمائے ۔۔۔ حامی دین تھے لئے صل علے چاروں نیک
کب ہو حافظ سے رقم مدحت یاران نبیؐ ۔۔۔ کیا ہی بے مثل تھے لاریب ولا چاروں نیک

عمر جب ہو بسر تیری بے شبہ و شک آویگا قبض کرنے فلک سے ملک
کھینچکر روح تن سے تیری یک بیک جاویگا لے رہیں گے سبھی سر پٹک
تجھ سے بن آویگا اس گھڑی کچھ نہیں ہوش تیرا نہ تجھ میں رہے گا یقین
ملکہ جو خاص ہوں گے ترے شفیق وہ بھی بیٹھیں گے تجھ سے پرے کو سرک
بعد مرنے کے دے غسل تجھکو سبھی اور ملفوف کر مل کے سارے اخی
دفن جنگل میں جا کر کریں اس گھڑی پھر کر پیچھے آویں گے پانی چھڑک
تجھکو جنگل میں ڈالیں اکیلا وہاں کوئی ساتھی نہ ہوگا نہ واں مہربان
اور بھولیں بھی ایسا زن و مرد ہاں نا پڑھیں نام پر تیرے فاتحہ تک
باپ ماں بھائی بیٹا ہو اور یا کہ زن جبکہ کر آویں سب ملکے تجھ کو دفن

تیرا سامان سب بانٹ لیں تا رسن نا رکھیں کوئی شئے بلکہ گھر دار تک
بخشوانا قرآن یا غریبوں کے تئیں کچھ کھلانا و یا دینا وہ تو نہیں
جھگڑیں آپس میں اور حصہ بانٹیں وہیں جیسی تھی باپ دادا کی اونکی ملک
کوئی مسکین جو مانگے براہِ خدا تو بڑے ہوویں اوس بینوا پر خفا
بلکہ غصے میں آکر کہیں جارے جا اوس بیچارے کو دیویں غضب سے جھڑک
اسلئے تجھ سے کہتا ہوں اے بھائیجاں راہ حق میں بمقدور دے لے یہاں
آویگا ساتھ تیرے یہی کام واں یاد رکھ بات میری نہ لا دلمیں شک
جو کہ کہنا تھا حافظ نے وہ کہدیا چاہے مانو نہ مانو تمہاری رضا
پاؤگے آپ اپنے کئے کی سزا تم کو سمجھاؤں آخر کہو کب تلک

ردیف اللام

کس کا منہہ ہی جو ثنا خوان ہو تمہارا یا رسولؐ
وصف میں قرآں تمہارے ہیگا سارا یا رسولؐ

انبیا جتنے ہوئے پیدا بجا ہیں ہاں مگر
سب سے افضل ہی تمہاری شان والا یا رسولؐ

آپ کو ختم النبیؐ اسواسطے حق نے کہا
اب کوئی تم سا نبیؐ ہے اور نہ ہوگا یا رسولؐ

ایسا کچھ تھا پُر ضیا روئے مبارک آپ کا
مہ تو کیا خورشید بھی جاتا تھا شرما یا رسولؐ

معجزہ مشہور ہے کونین میں یہہ آپ کا
ماہ کو دو کرکے پھر اک جا ملا یا یا رسولؐ

مرگئے تھے دونوں بالکل پر دعا نے آپکی
حضرت جابرؓ کے بیٹوں کو جلایا یا رسولؐ

جسم والا پر کبھی مکھی نہ بیٹھی آپ کے
سر پہ بادل بار ہا کرتا تھا سایا یا رسولؐ

عطر و عنبر میں کہاں ایسی تھی خوشبو جانفزا
واہ وا کیا خوب تھا خوشتر پسینا یا رسولؐ

ہوتے تھے تشریف فرما آپ ہیں جس راہ سے
تین دن رہتی تھی پُر خوشبو سے وہ جا یا رسولؐ

آپ کا تھا جسم والا سر سے تا پا نورؐ کا
تھا اسی کیواسطے اوس کا نہ سایا یا رسولؐ

کونسی ہم چیز بتلادیں نہیں کچھ ایک دو
آپنے جو حق سے چاہا وہی پایا یا رسولؐ

ہے بھروسا ہمکو دوزخ سے تمھیں لوگے بچا
ہمکو بے شک آپ کا ہی ہے سہارا یا رسولؐ

بد دعا تم نے نہ کی اونکے لئے سوئے خدا
دشمنوں نے آپ کو کیا کیا ستایا یا رسولؐ

نارِ دوزخ سرد ہوگی اُس بشر پر بالیقین ۔ آپ کو جس نے محبت سے پکارا یا رسولؐ
سرخرو رکھو دو عالم میں اُسے یا شاہِ دیں ۔ حافظِ کمتر ثناخواں ہے تمہارا یا رسولؐ

کونسا دن ہوگا وہ یا ذوالجلال ۔ دیکھوں ان آنکھوں سے نبیؐ کا جمال
روضۂ اقدس پہ کروں جاں فدا ۔ دل کو یہی ہیگی تمنا کمال
تجھ پہ خداوند نہاں کچھ نہیں ۔ تجھ پہ ہے اظہار سبھی دل کا حال
روضۂ اقدس مجھے دکھلا خدا ۔ تجھ سے یہی صبح و مسا ہے مقال
ہند سے طیبہ میں خدایا مجھے ۔ جلدی سے پہنچا دے یہی ہے سوال
زاہد و جنت ہو مبارک تمھیں ۔ رب کرے طیبہ مجھے فرخندہ فال
پہنچوں اگر فضلِ خدا سے وہاں ۔ عرض کروں اپنی جو ہے دل کا حال
سر نہ پھراؤں وہیں مرجاؤں میں ۔ قصۂ دنیا سے کروں انفصال
بہرِ خدا ای شہِ ہر دو سرا ۔ اپنا دکھا دیجئے مجھکو جمال
سب پہ نظر لطف کی رکھتے ہو تم ۔ مجھ سے بھلا کس لئے ہو پُر ملال
کس سے کہوں آہ کدھر جاؤں میں ۔ کون ہے جو عرض کروں اس سے حال
آپ سوا کہئے تو اے شاہِ دیں ۔ کس سے کروں جاکے عیاں دل کا حال
آپ کا مداح ہوں میں یا نبیؐ ۔ صدمۂ محشر سے ہے رکھنا سنبھال
مجھ پہ نکیروں کا نہ ہو زور و شور ۔ قبر میں آکر نہ کریں قیل و قال
عرض یہ حافظ کی ہے یارب کہ روح ۔ کلمہ کے ہو ساتھ میرا انتقال

جا دلا رحمتِ بستاں سے لے آ جا درِ گل ۔ گوندھکر گوہرِ ایماں سے لے آ جا درِ گل
شوق سے صدق سے سو جاں سے درودیں پڑھتے ۔ خاطرِ پاک بصد شان سے لے آ جا درِ گل
زود تر گوندھکے ای عاشقِ احمدؐ بہ ولا ۔ دُر و یاقوت و مرجان سے لے آ جا درِ گل
بہرِ محبوبِ خدا سرورِ والا حسبی ۔ زود تر خانۂ رضواں سے لے آ جا درِ گل
باغِ جنت سے بہ توقیر ہر اک گل لیکر ۔ ہاں دلا شوق سے سو جان سے لے آ جا درِ گل
روضۂ پاک پہ حضرت کے چڑھانا ہے دلا ۔ عرض کر حضرتِ سبحاں سے لے آ جا درِ گل

عینِ ایمان اسے جان کے اے دل بخوشی
شان سے عزت اور ارمان سے لے آچادر گل

سرورِ کون و مکان احمدِ مرسل کے لئے
مخزنِ رحمتِ غفران سے لے آچادرِ گل

تو بھی اب روضۂ جنت کی طرف چلکر کے
حافظا حافظ الایمان سے لے آچادرِ گل

ردیف المیم

صدر نشین السلام عرش نشین السلام
فخر شبِ السلام وارثِ دین السلام

فخر رسل ہے لقب آپکا محبوبِ رب
آپ ہو والا حسب رحمِ مبین السلام

تم ہو امام الہدیٰ اے شہِ ہر دو سرا
تم پہ سبھی ہیں فدا ای شہ دین السلام

شافعِ عصیاں ہو تم رحمِ غریباں ہو تم
سب کے مہرباں ہو تم خاص یقین السلام

ختمِ رسالت ہو تم کانِ ولایت ہو تم
ماہِ ہدایت ہو تم زیبِ زمین السلام

آپکا دونوں جہاں آپکا کون و مکاں
آپ ہو شاہِ زماں ماہ مبین السلام

تم ہو رسولِ خدا ہو نہ خدا سے جدا
شافعِ روزِ جزا سرورِ دین السلام

حشر کی آفات سے بلکہ ہر اک گھات سے
قبر کے خطرات سے دل ہے حزین السلام

آپ بجز یا نبیؐ کون خبر لے میری
تم سا کہاں ہے وصی راحمِ دین السلام

ہند سے صبح و مسا دل تو ہے گھبرا رہا
جلد مجھے لو بلا اپنے قرین السلام

حافظ بیکس غریب آپکا ہے یا حبیبؐ
اوسکو بلا لو قریب سوئے یکیں السلام

ہر اک سال روضہ پہ جایا کریں ہم
مزارِ نبیؐ دیکھ آیا کریں ہم

الٰہی یہی ہے تمنا ہماری
مدد تجھ سے بس اتنی پایا کریں ہم

کبھی چشم دہلیزِ اقدس پہ خوش ہو
ملیں اپنی اور بلکہ صدقا کریں ہم

تمنا ہے دل میں وہاں بیٹھ کر کے
مدینہ منور کو دیکھا کریں ہم

عطا کوئے طیبہ میں ہو جائے تھوڑی
یہاں کب تلک غم میں رویا کریں ہم

خبر لو خبر یا محمدؐ خبر لو
اسی طرح کب تک پکارا کریں ہم

کہاں تک جدائی میں شاہا تمھاری
جلے دل کو اپنے جلایا کریں ہم

غلاموں میں ہم آپ کے ہیں گنائے
کہو کس کے پھر اب گنایا کریں ہم

یہی آرزو ہے شہ دیں ہماری
تمہارے ہی خادم کہایا کریں ہم

یہہ دل آپکا ہے یہ جان آپکی ہے
کہاں چھوڑ کر تم کو جایا کریں ہم

ہمیں قرب میں اپنے شاہا بُلالو
یہاں رہ کے اب ہند میں کیا کریں ہم

تمنا ہے روضہ پہ حضرتؐ کے چل کر
سدا عرض لکھ لکھ سُنایا کریں ہم

غلامانِ احمد میں حافظ ہمارا
یہی دل میں آتا ہے ٹھہرا کریں ہم

غافلا قرب ہے اب وقت سحر قم قم قم
جلد ہشیار ہو ہے وقت فجر قم قم قم

ذکر کرتے ہیں سبھی جن و ملک وحش و طیور
تو بھی چل حضرت آدمؑ کے پسر قم قم قم

سوئے رب سر کو جھکا اپنے بصد عجز و نیاز
دور غفلت کی کرو سر سے چادر قم قم قم

حرص دنیا میں نہ رہ دلسے اوسے کرے دور
حشر کی کرلے بہت جلد فکر قم قم قم

خوابِ غفلت سے ہو بیدار ارے او غافل
ہوش میں آ ہے تیرا ہوش کدھر قم قم قم

کرلے کرنا ہے جو کچھ وقت ہے یہہ فرصت کا
صبح چلنا ہے تجھے سوئے قبر قم قم قم

دور جانا ہے تجھے اور ہے منزل بھاری
توشۂ راہ سفر کرلے بسر قم قم قم

کس لئے آیا ہے کیا کرتا ہے تو دنیا میں
حشر کی تجھ کو نہیں وائے خبر قم قم قم

زندگی کتنی ہے کیتک تو رہے گا زندہ
کوئی دم میں تجھے کرنا ہے سفر قم قم قم

دلسے ہر وقت پڑھا کر شہِ عالم پہ درود
گر تو خواہاں ہے ملے حق سے اجر قم قم قم

ساتھ کچھ آیا نہ جاویگا ترے ای حافظ
ذکر حق حق ہو سدا شوق سے کر قم قم قم

مستزاد

جس نے یہ مجلسِ مولد ہے بنایا یارو
اس کو ہم سب کا سلام

اور یہاں جس نے ہمیں ہیگا بلایا یارو
اس کو ہم سب کا سلام

حُسنِ نیت سے یہاں جس نے پڑھایا مولود
وہ بھی ہووے خوشنود

گویا جنت میں مکاں اپنا بنایا یارو
اس کو ہم سب کا سلام

شاملِ محفلِ میلاد جو ہیں یہاں اسدم
وہ بھی ہوویں خرم

گویا فردوس ہے ہر اک نے کمایا یارو
اس کو ہم سب کا سلام

نامِ احمدؐ یہ پڑھا جس نے دل و جاں سے دُرود
نارِ دوزخ سے امن اس نے ہے پایا یارو
ہو گیا وہ مسعود
اس کو ہم سب کا سلام

بزمِ میلاد میں اے صلِّ علیٰ بُلوا کے
جس نے خوشبوئے گل و عطر سنگھایا یارو
ہمکو از لطف و کرم
اُس کو ہم سب کا سلام

حشر میں زیرِ لوائے نبوی ہو گا کھڑا
جس نے دل عشقِ محمدؐ میں جلایا یارو
پیشتر سب سے وہ آ
اس کو ہم سب کا سلام

معتقد حبّہ جہاں بیٹھے ہیں جو شوق سے آ
روضۂ خلد بریں آپ نے پایا یارو
مژدہ ہو یہ اون کو
اُس کو ہم سب کا سلام

بالیقین سامعین اور پڑھنے پڑھانیوالے
پاوینگے خلد طفیلِ شہِ والا یارو
جو جو حاضر ہیں یہاں
اُس کو ہم سب کا سلام

بانیٔ بزم نے کی بزم یہہ جس نیت سے
سن کے یہہ جس نے ہے آمین پکارا یارو
اوس کی حاصل ہو مراد
اس کو ہم سب کا سلام

استجب حافظِ کمتر کی دُعا یا اللہ
جس نے آمین کہا ہاتھ اوٹھایا یارو
بہر یارانِ نبیؐ
اس کو ہم سب کا سلام

جواب

یا نبی سلام علیکم　یا رسول سلام علیکم　یا حبیب سلام علیکم　صلوٰۃ اللہ علیکم

قصیدہ

تم رسولِ حق ہو برحق　اور اشرف الخلایق　حق ہو نہیں جدا ہوا از حق　صلوٰۃ اللہ علیکم
تم خلیلِ کبریا ہو　تم جلیلِ انبیا ہو　تم وکیلِ بینوا ہو　صلوٰۃ اللہ علیکم
تم ہمارے ہو پیمبر　ای رسولِ حق مقرر　اور شفیعِ روزِ محشر　صلوٰۃ اللہ علیکم
جو نہ لایا تم پہ ایماں　وہ شریر ہیگا شیطاں　حشر میں وہ ہوگا حیراں　صلوٰۃ اللہ علیکم
تم شریفِ انبیا ہو　اور رسولِ دوسرا ہو　سب کے آپ ہی مقتدا ہو　صلوٰۃ اللہ علیکم
تم ہو سرورِ دو عالم　بحرِ فیض و ماہِ اکرم　نورِ چشمِ ابنِ آدمؐ　صلوٰۃ اللہ علیکم

رحمتِ خدا ہو آپ ہی	شاہِ دوسرا ہو آپ ہی	رہبر ہدا ہو آپ ہی	صلوٰۃ اللہ علیکم
تم ہو خاتمِ نبوت	اور صاحبِ مروت	حشر میں کرنا شفاعت	صلوٰۃ اللہ علیکم
جو تمہارا ہیگا دشمن	وہ خدا کا ہیگا دشمن	اس سخن میں مت کر ظن	صلوٰۃ اللہ علیکم
آپ سا رسول پیدا	یا نبیؐ نہ ہے نہ ہوگا	دو جہاں میں تم ہو یکتا	صلوٰۃ اللہ علیکم
کفر سے ہم کو بچایا	راستی پہ تم نے لایا	امر اور نہی جتایا	صلوٰۃ اللہ علیکم
حافظ غریب شاہا	در پہ ہے تمہارے آیا	رکھئے اپنا اس پہ سایا	صلوٰۃ اللہ علیکم

ردیف نون

نہیں سلطنت یا خدا چاہتا ہوں — مگر مصطفیٰؐ کی ولا چاہتا ہوں
نہ دولت نہ شاہی لیا چاہتا ہوں — فقط مصطفیٰؐ سے ملا چاہتا ہوں
گدائی مجھے کوچۂ احمدؐ کی بس ہے — نہیں میں توانگر بنا چاہتا ہوں
نہیں دولت و زر کا یا رب ہوں طالب — میں حبِ شفیع الوریٰ چاہتا ہوں
سدا لب پہ میرے ہو ذکرِ محمدؐ — یہی شغل میں رہنا چاہتا ہوں
رسولِ امم آپ کا اسمِ اقدس — سدا حرزِ جاں میں کیا چاہتا ہوں
نہیں دل میں کس چیز کی ہے تمنا — ہمیشہ شرابِ لقا چاہتا ہوں
میں ہوں تشنۂ دیدِ احمدؐ الٰہی — نہیں تجھ سے سیم و طلا چاہتا ہوں
نہیں تخت اور تاج سے کام مجھکو — غلامِ محمدؐ بنا چاہتا ہوں
نہیں مجھ کو حورانِ جنت کی خواہش — محمدؐ سے یا رب ملا چاہتا ہوں
الٰہی دکھا دے مدینہ دکھا دے — یہی بار ہا مدعا چاہتا ہوں
نہیں چاہتا ہوں ملے باغِ جنت — و لیکن مدینہ سدا چاہتا ہوں
نہیں کس سے مطلب نہیں کام کس سے — کرم آپ کا سیدا چاہتا ہوں
نہیں اور کچھ دوسرا چاہتا ہوں — تمہاری رضا پر رضا چاہتا ہوں

خبر لیجئے حافظ کی تو یا محمدؐ
دعا سے یہی مدعا چاہتا ہوں

صلّوا علیہ وآلہٖ	حسنت جمیع خصالہٖ	۲	کشف الدجیٰ بجمالہٖ	بلغ العلیٰ بکمالہٖ

قصیدہ در بحر طویل

لکھ اے قلم حمدِ خدا من بعد نعتِ مصطفےٰ جن سے ہوا دیں پُر ضیا ہے وہ نبیؐ ذو المنن
ایسا نبی ہے وہ دِلا واصف ہے جس کا خود خدا جسکی کہ اے صلی علیٰ کرتے ثنا ہیں برہمن
وہ سرورِ ذی جاہ ہے فخرِ جہاں واللہ ہے دونوں جہاں کا ماہ ہے وہ مہر ہے وہ شاہ ہے
ہر علم سے آگاہ ہے مقبولِ حق درگاہ ہے جو آپ سے گمراہ ہے بیشک وہ ہیگا بدچلن
تم احمدِ مختار ہو تم سیدِ ابرار ہو تم شافیِ بیمار ہو امت کے تم غمخوار ہو
تم دلبرِ غفار ہو تم واقفِ اسرار ہو تم قافلہ سالار ہو یا شاہ تم ہو گلبدن
تم سا حبیبِ کبریا ہیگا نہ ہوگا دوسرا تم کو امام الانبیا لاریب بیشک حق نے کیا
قرآں میں ہر جا بجا واصف تمہارا ہے خدا صد مرحبا صد مرحبا کیا آپ ہو شیریں سخن
اب دوستو تم سب کے سب اُٹھو کھڑے ہو با ادب پیدا ہوا محبوبِ رب پیدا ہوا شاہِ عرب
● پیدا ہوا والا حسب پیدا ہوا عالی نسب پیدا ہوا وہ خوش لقب پیدا ہوا شاہِ زمن
فخرِ بشر پیدا ہوا کانِ گہر پیدا ہوا نورِ نظر پیدا ہوا کیا نیک تر پیدا ہوا
شاہِ ظفر پیدا ہوا ماہ و قمر پیدا ہوا کیا نیک تر پیدا ہوا پیدا ہوا سلطانِ من
سالارِ دیں پیدا ہوا انوارِ دیں پیدا ہوا سردارِ دیں پیدا ہوا اظہارِ دیں پیدا ہوا
فخرِ مبیں پیدا ہوا عرش نشیں پیدا ہوا زیبِ زمیں پیدا ہوا پیدا ہوا صاحب امن
بحرِ سخا ابرِ عطا ماہِ ہدا شاہِ علیٰ مشکل کشا دفعِ ابلا خیر الوریٰ نورِ خدا
صلِّ علیٰ صلِّ علےٰ الشمس الضحیٰ بدر الدجےٰ پیدا ہوا پیدا ہوا پیدا ہوا طیبہ وطن
کہتے تھے سب افلاکیاں جن و بشر سے ہر زماں کہدے کوئی اب ہم سے یہاں پیدا ہوا ہے وہ کہاں
فخرِ زماں شاہِ جہاں صاحب اماں شیریں لساں آخر زماں عالی نشاں وہ مہرباں وہ نیک تن
جب شاہِ دیں پیدا ہوا تب اوندھے سر ہر بت گرا ہر بتکدہ سے غلغلہ اس طرح کا ہونے لگا
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صد مرحبا صد مرحبا ختم النبی پیدا ہوا جاری ہوا اوس کا چلن
بیٹھو ادب سے اب سبھی صلواۃ پڑھکر یہ نبی ترکِ ادب ہے جاہلی یہ بات ہے میری بھلی

مصنف کے معمولات سے ہے کہ اس قصیدہ کو جہاں سے حضرت کی ولادت کا بیان شروع ہے تا آخر کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے ۱۲

جس نے نہیں تعظیم کی وہ مرد ہے بیشک شقی اوسکی نہ رکھو دوستی ہرگز کوئی اے مرد و زن

اُٹھنے سے جو بیزار ہے کرتا اگر انکار ہے لاریب وہ فجار ہے اوس پر خدا کی مار ہے

جو آپ پر بلہار ہے وہ شخص نیکوکار ہے خوش اس سے رب بسیار ہے اسکو ملے باغ عدن

پڑھیے درودیں بار ہا سب مل بروحِ مصطفےٰ ہر روز و شب ہر دم سدا جان اور دل کر کر فدا

او حافظ کمتر لبا تو بھی بصد حب و ولا صل علےٰ بر مصطفےٰ کہہ دمبدم در انجمن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

نام احمد یہ وہ ہے کون جو بلہار نہیں — ہم تو سو جان سے تصدق ہیں کچھ انکار نہیں

ہم غلام آپ کے ہیں آپ کو چھوڑیں کیونکر — ہم گنہگاروں کا جز آپ کوئی یار نہیں

بخشواوگے ہمیں حق سے شفاعت کر کر — سیدا ایسا کوئی اپنا مددگار نہیں

مجھ کو پہنچا دے مدینہ میں خدایا میرے — دے نہ شاہی مجھے شاہی سے سروکار نہیں

آپکی دولتِ دیدار کا عاشق ہوں میں — احمدا دولت و زر کا میں طلبگار نہیں

عشق میں اپنے میرے دل کو بسا لو حضرت — حبِ دنیا میں کوئی مجھ سا گرفتار نہیں

نیم بسمل سا تڑپتا ہوں غمِ دوری میں — حالِ دل آپ پہ کیا کچھ میرا اظہار نہیں

کس سے فریاد کروں جاؤں کہاں یا احمدؐ — دونوں عالم میں کوئی آپ سا سردار نہیں

ہم کریں جرم و خطا تم نہ شفاعت چاہو — سیدا آپ کو زیبا و سزاوار نہیں

مرتے ہی خلد میں جاویگا چلا وہ سیدھا — بزمِ میلاد سے جس شخص کو انکار نہیں

بدر صنعت

یوں نہ شاہی کوئی شے مفت اگر اے حافظ
مجھ کو احمد کے سوا کس سے سروکار نہیں

توشیح

شافع ہر دوسرا ہیں مصطفےٰ کے نورِ عین — یاورِ ہر بیکساں ہیں بالیقیں حضرت حسین

خاص خاصانِ خدا ہیں کاشفِ اسرارِ غیب — لختِ دل خاتونِ جنت مرتضیٰ کے دلکے چین

عادل و عامل بعظمت ہیں جہاں میں مشتہر — لختِ دل خیر النسا لاریب ہیں بدرِ حنین

حاکم دینِ نبیؐ والا حسب عالی نسب — اکمل و افضل شجاع و قاتلِ کل مشرکین

فاضل و کامل مکمل پیشوائے این و آں — ظاہر و باطن بعظمت بادشاہِ مشرقین

ازسر مصرع حرف یکیک بگیر ای ذی شعور
تا اسم ما بالیقیں تا بر تو باشد ظاہرین

رسول حق ہوئے سرور شرافت اسکو کہتے ہیں
سبھی نبیوں میں افضل تر عنایت اسکو کہتے ہیں

کیا ختم النبیّٖن آخر محبت اس کو کہتے ہیں
سبھی بھیدوں سے بس ماہر قرابت اسکو کہتے ہیں

ہمارے فخر عالم کی نبوت اور رسالت پر
گواہی خود خدانے دی شہادت اسکو کہتے ہیں

شب معراج بلوایا زمیں سے عرش اعلی پر
مودّت اسکو کہتے ہیں شفقت اسکو کہتے ہیں

سنا ہوں راویوں سے جب ہوئے پیدا رسول اللہ
صدا اُمت کی تھی لب پر محبت اسکو کہتے ہیں

لب معجز سے جس کو وعظ فرماتے تھے آنحضرت
بدل پڑھتا تھا کلمہ وہ ہدایت اسکو کہتے ہیں

وہی پایا جو کچھ مانگا رسول اللہ نے میرے
عنایت اسکو کہتے ہیں مروّت اسکو کہتے ہیں

کئے ہیں آپ نے فاقہ شکم پر باندھکر پتھر
عجب صابر تھے آنحضرت قناعت اسکو کہتے ہیں

کسی کے ڈول کھینچے بکریوں کی پاسبانی کی
سدا کھائے ہیں محنت کر ریاضت اسکو کہتے ہیں

ہزاروں مدعی آکر ستاتے تھے ڈراتے تھے
مگر تھے آپ بے غم سب سے ہمت اسکو کہتے ہیں

گنہگاروں کو جنت میں لیجاونگے شفاعت کر
یہہ الفت دیکھہ ای حافظ شفاعت اسکو کہتے ہیں

رونق افزا جب ہوا ہے نور آ قندیل میں
نور احمد کا احد سے مل گیا قندیل میں

عاشق و معشوق جب باہم ہوئے ہیں ایک جا
راز مخفی اس گھڑی ہی کھل گیا قندیل میں

نور آنحضرت کا جس دم اپنے خالق سے ملا
کھلگیا اسرار پنہاں جو کہ تھا قندیل میں

تھے فرشتے اور نہ آدم اور نہ تھے جن و ملک
جس گھڑی تھا مصطفٰے کا گھر بنا قندیل میں

بعد پیدائش فرشتوں کو کہا اللہ نے
دیکھ لو نور محمدؐ مصطفٰے قندیل میں

حق نے پیدا سب سے پہلے آپ ہی کا نور کر
کس محبت اور شفقت سے رکھا قندیل میں

پھر اوسی نور مبارک سے ہوئے ارض و سما
جن آدم اور فرشتے جملہا قندیل میں

سب سے پہلے آپ تھے باطن میں پھر ظاہر ہوئے
یہہ بھی کچھ تھی حکمت جل علا قندیل میں

شکر حق ایسا نبی بھیجا خدا نے دوستو
مدعا حافظ کا حاصل ہوگیا قندیل میں

حب احمد مدام رکھتے ہیں
مدح گوئی کے کام رکھتے ہیں

مقتدی جسکے سب پیمبر ہیں
وہ نبی ہم امام رکھتے ہیں

اس سوا اور کچھ نہیں نزدیک
پاس احمد کا نام رکھتے ہیں

بخشوائینگے حشر میں ہمکو
ہم نبی ذوالکرام رکھتے ہیں

حق نے جس کو کہا شفیع امم
ہم وہ شاہ انام رکھتے ہیں

روز اول سے پاچکے ہیں فیض
ہم نبی فیض عام رکھتے ہیں

زر دنیا سے دون کام نہیں
عشق خیر الانام رکھتے ہیں

پاوینگے خلد از طفیل نبی
آرزو یہ مدام رکھتے ہیں

عاشقان نبی جو ہیں صادق
ذکر حضرت سے کام رکھتے ہیں

پائینگے روز حشر جنت وہ
ورد یہ جو کہ نام رکھتے ہیں

توشۂ تیر دوستو اپنا
ہم صلوۃ وسلام رکھتے ہیں

روضۂ مصطفی دکھا یارب
شوق یہہ ہم مدام رکھتے ہیں

توشۂ حشر بالیقین حافظ
اپنا یہہ لا کلام رکھتے ہیں

سنجا ہو کہ ہمیں جان نثار بیٹھے ہیں
حضور آپ کے عاشق ہزار بیٹھے ہیں

نہیں ہے ہجر میں دل کو ہمارے صبر و قرار
امید وصل میں ہم بیقرار بیٹھے ہیں

نہ چھیڑیے گا ہمیں ہمکو کس سے کام نہیں
غم رسول میں ہم غمگسار بیٹھے ہیں

نبی پاک کی رویت نصیب کر یارب
تیرے حبیب کے ہم انتظار بیٹھے ہیں

نگاہ لطف سے اس سمت بھی ذرا دیکھو
یہہ جملہ آپکے خدمت گذار بیٹھے ہیں

نوید خلد سناؤ نہ واعظو ہمکو
مدینہ پاک کے ہم انتظار بیٹھے ہیں

نقاب رخ سے اٹھاؤ جمال دکھلا دو
یہہ کرتے آرزو لیل و نہار بیٹھے ہیں

نزع میں گور میں کرنا مدد ہماری آپ
سروں پہ لیکے گناہوں کا بار بیٹھے ہیں

نہ صدمہ نزع کا ہم پر ہو اے میرے مولا
یہہ تیرے فضل کے امیدوار بیٹھے ہیں

نہ بھول حشر میں حافظ کو اور انکو بھی
جو آکے بزم میں یہاں دیندار بیٹھے ہیں

ہم احمد کو نور خدا جانتے ہیں
وہابی کہو آپ کیا جانتے ہیں

اگرچہ اونھیں تم برا جانتے ہو
مگر ہم تو خیر الوریٰ جانتے ہیں

اونھیں ہم تو شمس الضحیٰ جانتے ہیں
اونھیں بلکہ بدر الدجیٰ جانتے ہیں

خدا جانے تم اونکو کیا جانتے ہو
مگر ہم حبیب خدا جانتے ہیں

رسول خدا کو سنو وہابیو ہم
جو کچھ جانتے ہیں بجا جانتے ہیں

خدا کون کہتا ہے مرتد اونھیں پر — خدا سے نہ اکرم جدا جانتے ہیں
نہ مانو انھیں تم بلا سے ہماری — مگر ہم شفیع الورا جانتے ہیں
شفیع دو عالم ہیں لاریب شک وہ — نہیں اسمیں شک ہم ذرا جانتے ہیں
سبھی انبیاؤں میں ای وہبیو ہم — انھیں اشرف الانبیا جانتے ہیں
کوئی اونکو جانے نہ جانے ولیکن — انھیں اپنا ہم پیشوا جانتے ہیں
جو دشمن ہمارے نبیؐ کا ہے بس ہم — اوسے دشمن کبریا جانتے ہیں
یقین شان میں انکی لولاک آیا — اونھیں باعث ابتدا جانتے ہیں
جو ہیں عاشقان نبیؐ اے عزیزو — وہ خوب آپکا مرتبا جانتے ہیں
حقیر ان کو سمجھو تو سمجھو خبیثو — مگر ہم تو شاہ علا جانتے ہیں
نصیحت تو کرتا ہے حافظ ولیکن — وہ سب دل سے تجھکو برا جانتے ہیں

اللہ اللہ اللہ ربنا — **ملمع** — رب واجمع فی الشفع شملنا

امت احمدؐ جو ہیں کل مجرمون — بینہم بالقسط ہم لا یظلمون
اپنی امت سے شہنشاہ امم — بولیں گے محشر میں تم لا تحزنون
نار دوزخ میں جلیں گے وہ شقی — سید عالم سے جو ہیں یسخرون
منکر دین ہیں وہی سب پر خطا — حکم رب کے جو کہ ہیں یستہزون
عاشقان مصطفیٰ کا دوستو — ہے مکان فردوس فیہا خالدون
جاہلو یہہ تو تمھارا ہے حسد — ابر مو امراً فانا مبرمون
اس جہالت کا مزہ ای جاہلو — رو برو رب کے فسوف یعلمون
سید سالار کے فرمان کو — کیسے ہیں کمبخت ہوے لا یسمعون
بالیقیں ہم نے کلام اللہ سے — دین احمد کو ہیں پائے مہتدون
بوجہل تا مرگ یہہ کہتا رہا — یا محمد انکم لا کاذبون
معجزہ جب دم بتایا آپ نے — جاہل و نادان منہا یضحکون
مت رہو محشر سے بے غم مومنو — بے شبہ تم جا تو سوف تسئلون

حافظ کمتر تمہارا ہے غلام
بخشوالو کہ ہے بیحد مجرمون

ماہ میں گر آپ ہیں تو شمس نورانی میں کون
شمع میں وہ ہے اگر رہتا تو پروانہیں کون

کاہیکو شیخ و برہمن ڈھونڈھتے پھرتے ہو تم
گر خدا بستی میں رہتا ہے تو ویرانہیں کون

ای فقیر و مرشد اللہ جو کہتے ہو تم
گر خدا مرشد میں ہے تو ہم سے دیوانہیں کون

کیوں مریدوں کو کراتے تم ہو سجدہ پیر جی
نحن اقرب میں وہ ہے تو دل کے کاشانہیں کون

ہر کسی سے کیوں جھگڑتے ہو سدا ایکر شراب
گر خدا استو نہیں رہتا ہے تو فرزانے میں کون

تو مصور کھینچتا تصویر جو ہے ہر گھڑی
کھینچنے میں گر وہ رہتا ہے تو کھینچوانے میں کون

جا کے تم دیر و حرم میں کس کی کرتے ہو تلاش
گر خدا مسجد میں رہتا ہے تو بتخانے میں کون

قلقل مینا سے سنتے ہو صدا آتی ہے کیا
گر خدا شیشے میں رہتا ہے تو پیمانہیں کون

ہے یہ منزل سخت تر سمجھو اسے حافظ ذرا
بیخودی سے باخودی پھر ہے آ جانیں کون

بیٹھیے یار رہو نہ غافل محفل میلاد میں
پڑھے سب صلوٰۃ از دل محفل میلاد میں

چپ نہ بیٹھو ہو کے کاہل محفل میلاد میں
روح آنحضرت ہے نازل محفل میلاد میں

ذکر میلاد نبی سننے کو آئے ہیں ملک
تم بھی اب ہو جاؤ داخل محفل میلاد میں

گر کوئی آوے لہابی تو یہ کہدو صاف صاف
اونگھتے مت بیٹھ جاہل محفل میلاد میں

پڑھ درودیں صدق دل سے احمد مختار پر
سن کے حضرت کے فضائل محفل میلاد میں

سب کھڑے تعظیم کو ہو پڑھکے حضرت پر درود
بیٹھے مت ہو کے کاہل محفل میلاد میں

جو کرے انکار اٹھنے میں اوسے کہدو یہی
گھر کو جا مت بیٹھ جاہل محفل میلاد میں

ساتھ میں اٹھنا تجھے بھی سب کے ہوویگا یہاں
بیٹھنا بس ہوگا مشکل محفل میلاد میں

گر کریگا کچھ بھی بے ادبی بشان مصطفےٰ
ہوگا حافظ یہاں مقابل محفل میلاد میں

دوستو آیا کرو جس جائے ہو ذکر نبیؐ
ہووے ہے ایمان کامل محفل میلاد میں

اونکو بھی ہمراہ اپنے لیتے آؤ دوستو
رہیں جو یہاں آنے کے قابل محفل میلاد میں

آپ بھی پڑھے او سے بھی آپ فرماویں یہی
پڑھ درودیں خوش ہو از دل محفل میلاد میں

سر کے بل کیونکر نہ داخل ہم ہوں در بزم نبیؐ
جب فرشتے خود ہوں شامل محفل میلاد میں

سب پڑھو صلّ علیٰ بر مصطفےٰ اے دوستو
چپ نہ بیٹھو ہو کے داخل محفل میلاد میں

عرض حافظ ہے یہی در خدمت کل مومنین
اب پڑھو صلوٰۃ سب مل محفل میلاد میں

بس خوب کھیلا یا۔ تو اب کھیلنا اچھا نہیں
ہو جلد تر ہشیار۔ تو اب کھیلنا اچھا نہیں

کرنا جو تھا وہ نا کیا خالی عمر کھویا کیا
کر سب سے اب انکار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

توبہ تو کر اب صدق سے افعال بد سب چھوڑ دے
بس دل سے کر اقرار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

رب کی بجا لا بندگی کر دور دل سے گندگی
کر دل سے استقرار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

اور دل کسی کا مت دکھا جو کچھ کیا اچھا کیا
کر اوس سے استغفار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

مسکین و غربا پہ بسا چشم عطا رکھ بارہا
مت ظلم کر زنہار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

دل بیکسوں کا مت دکھا ہر وقت لے انکی دعا
سن لے میری گفتار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

دنیا دو روزہ پہ کبھی مغرور مت ہو لے اخی
کر عجز سو سو بار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

جو کچھ کماویگا یہاں وہ کام آویگا وہاں
کر نیکیوں کے کار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

دنیا ہے فانی بیگماں مرنا ہے برحق از جہاں
سچ جان یہ اے یار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

جنت کی اے حافظ اگر رکھتا ہے خواہش تو ذکر
کلمہ کا کر ہر بار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

ردیف واو

اے محبو سب باہم ملکر اٹھو تعظیم کو
ہے نزول روح آں سرور اٹھو تعظیم کو

سست مت بیٹھو یہاں تم محفل میلاد میں
دیندار و شادماں ہو کر اٹھو تعظیم کو

کاہلی اٹھنے میں ہرگز مت کرو اے دوستو
سب کے سب اسدم بدل خوش اٹھو تعظیم کو

ہے یہی جمع الجوامع میں لکھا اے مومنین
اور ہے احکام آں سرور اٹھو تعظیم کو

جو کریں انکار اٹھنے سے کہو اے دشمنو
جاؤ باہر یا بچشم و سر اٹھو تعظیم کو

اٹھنے سے انکار ہرگز تم نہ اے یارو کرو
دست بستہ با ادب ہو کر اٹھو تعظیم کو

منع گر تم کو کرے کوئی کہا ہی مدعی
بات مت مانو کبھی اکثر اٹھو تعظیم کو
آئے ہیں حاضر یہاں جن و ملک بہر ادب
تم بھی اب لے عاشقو ملکر اٹھو تعظیم کو

تو بھی او بھٹا اور جو کہ ہیں دینی برادر حاضرین
حافظ اونسے بھی کہہ یہاں پر اٹھو تعظیم کو

ایسا سناؤ شعر کے بالکل نیا بھی ہو
موزوں ہو با مزہ ہو نبیؐ کی ثنا بھی ہو
خالق ہے وحدہٗ نہیں اس کا کوئی شریک
بتلا دو لم یلد جو کوئی دوسرا بھی ہو
کیوں پوجتے ہو رام و لچھمن کو مشرکو
پتھر خدا ہوئے ہیں کسی سے سنا بھی ہو
پیدا کیا ہے کس نے کہاتے ہو کس کے تم
تم جاہلو عدو ہو بڑے بیوفا بھی ہو
سمجھو خدا کو پیدا کنندہ وہی ہے خاص
مقدور کیا ہے اس سا کوئی کبریا بھی ہو
پیغمبر خدا ہیں خدا کے حبیبؐ ہیں
بندہ کوئی خدا کا تو یوں دلربا بھی ہو
لاکھوں نبیؑ گذر گئے لاکھوں ولی ہوئے
پر ایسا کون جس کا ثناخواں خدا بھی ہو
سارے نبیؑ ہیں مقتدی اور آپ مقتدیٰ
اے مرحبا نبیؐ کوئی یوں پیشوا بھی ہو
ختم النبیؐ اسی سے ہوا آپ کا لقب
ایسا نبی نہ ہے نہ کوئی پھر ہوا بھی ہو
گمراہو پکڑو ایسے وسیلے کا ہاتھ تم
جو رہنما ہو شافع یوم الجزا بھی ہو
حافظ کی عرض ہے کہ خدایا بوقت نزع
کلمہ زباں پہ ہو میرے ذکر خدا بھی ہو

قصیدہ در زبان زنانی

آؤ سکھی مجھے تم سب مل کے اب سنوارو
بیوی کا بلانا آیا جاتی ہوں دم نہ مارو
مرنا ہے سب کو اکدن روؤ نہ پیچھے میرے
عقبیٰ کی اپنے اپنے تم اب سبھی بچارو
عطر و گلاب لاؤ خوشبو مجھے لگاؤ
تابوت میں لٹا کر جا قبر میں اتارو
نہلا دھلا کے مجھکو کر عطر میں معطر
ہاتھوں سے اپنے مجھکو سب اس گھڑی سنوارو
ملنے دو آخری ہے ملنا یہی ہمارا
جلدی کرو نہ ایسی لے شہ کے کامگارو
دیدار دیکھو میرا ہوتی ہوں میں جدا اب
جا کر میرے یگانوں کو تم زود ہانک مارو
سب مل نماز پڑھکر نے جا شہر سے باہر
جلدی قبر میں مجھ کو لے بھائیو اتارو

آگر کریں گے سختی جبدم وہاں فرشتے | اسدم مجھے بچا جی دل سے نہ تم بسارو
کہدونگی میں ملک سے لونڈی ہوں فاطمہ کی | سختی کرو نہ مجھ پہ جھڑیاں نہ مجھ کو مارو
سختی بڑی ہے بہنو دیکھو قبر کی انکو | تم اپنی آخرت سب للہ اب سدھارو
دنیا ہے چند روزہ مرنا ہے سب کو آخر | حرص و ہوا میں اپنی مت عمر تم گذارو
حافظ کو جو تھا کہنا بس کہدیا ہے یارو | مانو اسے بجا تم اے میرے دوستدارو

ردیف ہا

جیسا جانے ہے خدا خیرالورا کا مرتبہ | کوئی کیا جانے ہے ویسا مصطفی کا مرتبہ
آستانِ مصطفی کے روبرو سب پست ہے | کون کہتا ہے کہ افضل ہے سما کا مرتبہ
انبیا جو جو ہوئے پیدا بجا ہیں سب مگر | سب سے برتر ہے شفیع دوسرا کا مرتبہ
مقتدی سب ہیں انہونکے یہ ہیں سب کے مقتدا | مرحبا دیکھو ہمارے مصطفی کا مرتبہ
جز محمد لامکاں کی کون کر آیا ہے سیر | واہ کیا برتر ہے محبوب خدا کا مرتبہ
شان میں لولاک حق انکی کہا ہے دوستو | واہ کیا اعلیٰ ہے شاہِ انبیا کا مرتبہ
نفسی نفسی سب پکارینگے نبی یہہ امتی | دوستو دیکھو شہ روز جزا کا مرتبہ
بخشوا امت کو لیجاوینگے جنت میں ہم | عاصیو دیکھو ذرا مشکل کشا کا مرتبہ
مل چکا اذنِ شفاعت آپکو اللہ سے | وہابیو دیکھو حبیب کبریا کا مرتبہ
حشر میں سیراب کوثر سے کرینگے مصطفی | کہدے کوئی ہو جو ایسا انبیا کا مرتبہ

ای زہی قسمت ملا ایسا ہمیں حافظ نبی
کیا ہی افضل ہے ہمارے مصطفی کا مرتبہ

صلے اللہ علیہ وسلم

لطف کیا ہم پہ خدا نے کیا ماشاء اللہ | انبیا محبوب عنایت کیا ماشاء اللہ
دوستو شکر خدا دل سے کرو اب ہر دم | اپنے کو امت احمد کیا ماشاء اللہ
پیدا ہوتے ہی رسولِ عربی کے یارو | قصر کسریٰ و ہر اک بت گرا ماشاء اللہ
ظلمتِ کفر ہوئی آپکے آتے ہی دور | دو جہاں نور سے پُر ہو گیا ماشاء اللہ
شافعِ حشر ہوئے پیدا عزیزو صد شکر | خوف محشر ہے سبھی اوٹھ گیا ماشاء اللہ

مجرمو نارِ جہنم سے نہ گھبراؤ تم ‎ ‎ ‎ پیدا اب شافعِ امت ہوا ماشاء اللہ
کیوں نہ اب خلد میں بےخوف چلے جاوینگے ‎ ‎ ‎ ہم کو احمد سا وسیلہ ملا ماشاء اللہ
جز و کل جس کے شب و روز تھے خواہاں لے ‎ ‎ ‎ وہ نبی حق نے عنایت کیا ماشاء اللہ
شکرِ رب کیوں نہ کرے دل سے ہمیشہ حافظ ‎ ‎ ‎ حق نے امت میں نبی کے کیا ماشاء اللہ

جواب

صلّوا علیٰ نورِ الذی تجلّٰی ‎ ‎ ‎ علی النبی یا من یحب صلّٰی

قصیدہ

اپنا مدینہ مجھ کو دکھا دو للہ ‎ ‎ ‎ دل دیوانہ میرا ہوا ہے واللہ
باغِ جناں سے افضل ہی لاکھوں درجہ ‎ ‎ ‎ روضہ تمہارا یا شاہ ماشاء اللہ
کس سے ثنائے طیبہ ہو شاہا تحریر ‎ ‎ ‎ از نورِ حق ہے یہ وہ سبحان اللہ
بہتر ہے بہتر روضہ تمہارا احمد ‎ ‎ ‎ ساری جہاں سے لاریب تم باللہ
امید ہے کہ ایک روز میں بھی آکر ‎ ‎ ‎ در تک تمہارے پہنچونگا انشاء اللہ
دیدار سے اب کردو مشرف اپنے ‎ ‎ ‎ احسان اتنا ہو مجھ پہ للہ فی اللہ
اپنے مدینے میں جلد بلوا لیجئے ‎ ‎ ‎ دل ہند سے گھبرا رہا ہے واللہ
کس طرح آؤں زر ہے نہ پر ہے مجھکو ‎ ‎ ‎ بے زر و بے پر پہنچونگا کیونکر میں آہ
امید دل سے ہر دم یہی ہے میری ‎ ‎ ‎ اپنا مجاور مجھکو بنا لو للہ
حافظ یہہ کیا ہی بہتر وظیفہ ہے ہاں ‎ ‎ ‎ ورد زباں رکھ ہر روز اللہ اللہ

ردیف الیاء

محبوب کبریا کو خدا کا سلام ہے ‎ ‎ ‎ سالارِ انس و جاں کو خدا کا سلام ہی
کر آیا جس نے عرشِ معلّٰی کی سیر جا ‎ ‎ ‎ اوس شاہ لامکاں کو خدا کا سلام ہی
لولاک جس کی شان میں حق نے کیا نزول ‎ ‎ ‎ اِس سرورِ زماں کو خدا کا سلام ہی
ایسا حبیبِ رب تکوئی ہے نہ ہوویگا ‎ ‎ ‎ سردارِ این و آں کو خدا کا سلام ہی
سارے نبی ہیں مقتدی اور آپ مقتدا ‎ ‎ ‎ سالارِ مرسلاں کو خدا کا سلام ہی

تھا جس کا میزبان خدا آپ دوستو / ہاں ایسے میہماں کو خدا کا سلام ہے

باغ نعیم پاویں گے جن کے سبب سے ہم / اوس صاحب اماں کو خدا کا سلام ہے

فردوس میں لیجا ینگے امت کو بخشوا / ہاں ایسے مہرباں کو خدا کا سلام ہے

نفسی کہینگے سارے نبی آپ اُمتی / غم خوار بیکساں کو خدا کا سلام ہے

بخشش خدا سے چاہینگے اُمت کی ہر زماں / اوس مہر مجرماں کو خدا کا سلام ہے

حافظ کی بھی طرف سے کروڑوں ہزار ہا
اوس مفخر زماں کو خدا کا سلام ہے

یہہ بزم مصطفٰے ہے آئیں آوے جس کا جی چاہے / سُنے نعت محمدؐ یا سناوے جس کا جی چاہے

یہاں ذکر منیر ہے یہاں نعت محمدؐ ہے / ادب سے سُن کے سر اپنا جھکاوے جس کا جی چاہے

جو ہیں عشاق احمدؐ وعظ یہہ ہے اُنسے بس میرا / غم دوری میں خون دل بہاوے جس کا جی چاہے

جسے ہے باغ جنت کی اگر خواہش تو سر جانسے / مکاں پر محفل مولد جماوے جس کا جی چاہے

پڑھو صلِ علٰے آواز سے سب اے مسلمانو / یہہ توشہ عاقبت کا ہی کماوے جس کا جی چاہے

نصیحت کام ہے اپنا سنا دینا جتا دینا / کوئی مانے نہ مانے گھر کو جاوے جس کا جی چاہے

خدا کی راہ میں دو ایک دس پاؤگے عقبی میں / یہہ سودا مفت کا ہے آزماوے جس کا جی چاہے

یہہ دو روزہ ہے دنیائے دنی اے صاحبو دیکھو / دل اپنا اس سے کوئی بھی ہٹاوے جس کا جی چاہے

خدا کا حکم ہے جیسا سنائے ویسا ہی حافظ
کوئی تجھ کو بلاوے نا بلاوے جس کا جی چاہے

سر کے بل چلکے مدینہ کو جو جاتے ہوں گے / کیا مزہ صلِ علٰے وہ تو اُڑاتے ہونگے

پھولے جامے میں نہ وہ اپنے سماتے ہونگے / جو درِ پاک پہ سر اپنا جھکاتے ہونگے

یا نبیؐ المدد ے شور مچاتے ہونگے / جب زیارت کے لئے آپکی آتے ہونگے

خاک دہلیز مبارک سے اٹھا کر بخوشی / سرمہ آنکھوں کا بنا کر وہ لگاتے ہونگے

معتقد روضۂ اقدس کے مقابل با ادب / اپنی معروض کھڑے ہوکے سناتے ہونگے

بیٹھے نظارۂ گنبد کوئی کرتا ہوگا / شعر در نعت کوئی پڑھتے پڑھاتے ہونگے

دیکھتے ہوں گے جو خاک مزار نبوی ۔ اپنی آنکھوں سے اوسے جھکے اٹھاتے ہونگے
بیت اللہ کا کرتے جو کبھی ہوں گے طواف ۔ پڑھکے صلوٰۃ قدم اپنا اٹھاتے ہونگے

سرخرو حشر میں حافظ وہ رہینگے لاریب
احمدِ پاک کو دل سے جو سراہتے ہونگے

سدا لب سے جاری یہہ میرے صدا ہے ۔ دل و جان محمدؐ یہ میرا فدا ہے
خدایا محمد سے مجھکو ملادے ۔ یہی میری صبح و مسا التجا ہے
کسی طرح دیکھوں جمالِ محمدؐ ۔ یہی یا الٰہی میرا ادعا ہے
مدینہ منور یہ پہنچا دے یارب ۔ یہی آرزو ہے یہی التجا ہے
جدا رکھ نہ مجھکو کوئی دم خدایا ۔ میرے دلمیں حبّ شفیع الورا ہے
کیا مجھکو بے چین ہجرِ نبیؐ نے ۔ یہاں تک کہ دشوار جینا ہوا ہے
نہیں باغ جنت کی مجھکو تمنا ۔ مگر کوئے طیبہ کی دل کو ہوا ہے
نہیں مطلبِ دل کوئی تجھ سے پنہاں ۔ عیاں تجھ پہ سب ہے میرے کبریا ہے
نہ زر ہے نہ پر یا خدا میں ہوں عاجز ۔ میں پہنچونگا کس طرح کیا آسرا ہے
الٰہی تو ہی اپنے فضل و کرم سے ۔ مدینہ میں پہنچا دے یہہ التجا ہے
بلالو قریب اپنے حافظ کو شاہا ۔ یہہ بیکس یہاں ہند میں مر رہا ہے

جواب

کس سے حمدِ خدا بیاں ہووے ہر سر مو اگر زباں ہووے ۔ وحدہ لاشریک یکتا ہے جس کا احکام کن فکاں ہووے

قصیدہ

حبّ احمد کا جو دیوانہ ہے ۔ وہ دیوانہ نہیں سیانا ہے ۔ یہہ تو مجنوں بن کالے یارو ۔ واسطے اسکے ایک بہانہ ہے
عاشق رب جو خاص ہے دل سے ۔ ذکر حق اوسکا آب و دانہ ہے ۔ یہہ جو کہتے ہیں قسمت سب اسکو ۔ نہیں اس رمز سے ڈرانا ہے
کیا ہے غم اونکو اہل دنیا سے ۔ مطلب اونکا ہی گویا نا ہے ۔ رحمت حق کا واسطے انکے ۔ دونوں عالم میں شامیانہ ہے
بیٹھے لیٹے اوٹھتے سدا اونکو ۔ نام اللہ کا فسانہ ہے ۔ کوئی کچھ بھی سمجھے مطلب کو ۔ ٹیک اونکا وہی ترانہ ہے
رہتے دنیا میں ہیں ہم لیکن ۔ گور ہی اونکا آشیانہ ہے ۔ رہتے جنگل میں ہیں اسی عشق باغ ۔ یعنی جنگل ہی پھر بسانا ہے

دل میں اونکے خدا کی رحمت کا لوگ پہچانتے نہیں اونکو	دیکھ لیجیے بھرا خزانہ ہے واہ کیا بے قدر زمانہ ہے	رخ پر نور دیکھیے اونکا مت فراموش اونسے ہو حافظ	مرحبا کس طرح سہانہ ہے دیکھ لے تو اگر سیانہ ہے

احمد سا کوئی ہے نہ ہوا فخر بشر ہے — محبوب الٰہی وہ شہ جن و بشر ہے

تحریر ہو کب کس سے ثنائے شہ والا — واصف ہے خدا آپکا قرآں میں خبر ہے

مشہور ہے کونین میں اعجاز نبی یہہ — شق ہو گیا انگشت پیمبر سے قمر ہے

لولاک کہا شان میں اللہ نے اُن کی — کیا عز و قدر عز و قدر عز و قدر ہے

خالق سے ملا آپ کو ہے اذن شفاعت — قرآں سے ثبوت اسکی ہوئی ہمکو خبر ہے

خدمت میرے احمد کی کیا کرتا تھا جبریل — کیا فخر ہے کیا فخر ہے کیا فخر و فخر ہے

پہنچے شب معراج وہاں جا کے پیمبر — پہنچی کبھی جبریل کی اوسجا نہ نظر ہے

ناقہ پہ سدا فاقہ کیا کرتے تھے حضرت — اللہ رے توکل یہ عجب صبر و شکر ہے

یہہ آپکی عزت تھی یہہ حرمت یہہ شرف تھا — آتی تھی پسینے سے سدا بوئے عطر ہے

جو آپکا واصف ہے وہ از نار جہنم — بے خوف و خطر خوف و خطر خوف و خطر ہے

حافظ نہ کبھی نعت سے سر اپنا پھرا تو
لاریب تجھے اس میں نہایت ہی اجر ہے

ہر شئے سے یقین جان لے اللہ بری ہے — لچھمن ہے نہ وہ رام نہ سیتا نہ ہری ہے

ہر حال سدا دل سے ہی کر اسکی عبادت — پتھر کی نہ کر عجز کہ یہہ بات بُری ہے

جس گھر میں ہو بت توڑ دو اوسے مار کے جوتے — فرمان خدا ہے یہہ نہیں کچھ جبری ہے

واحد ہے خدا جانئے اے مشرکو ہے — پھر شرک جو کرتے ہو بڑی بے خبری ہے

رکھتے ہیں مکانوں میں بتوں کو جو بٹھا کر — جیسا کہ ہنومان ہے مونجا دمری ہے

مرتا ہیں وہ جا تو انھیں تم لائق دوزخ — جا انکی ہے اسفل جو بہت سخت بُری ہے

مشرک میں وہی شرک جو کرتے ہیں عزیزو — کہدو انھیں دوزخ کی تمھیں خوشخبری ہے

بت گھر میں ہو جس شخص کے کافر اسے جانو — کیونکر کہ یہی بات ہنود میں بھری ہے

مت شکل رکھو گھر میں بنا کوئی بتوں کی — لاریب ابو جہل نے یہہ بات کری ہے

مانے نہ سخن یہ جو رکھو اس سے عداوت
اسلام کی بوجا تو نہیں اسمیں ذری ہے
جس دلمیں محبت نہ ہو محبوب خدا کی
بے شبہ دو عالم میں اوسے دربدری ہے

حافظ کی نصیحت پہ کرے سن کے عمل جو
ہم کہتے ہیں جنت کی اوسے خوشخبری ہے

شہیدِ کربلاؓ کا کوئی کیا مرتبا جانے
جو جانے تو محمدؐ اور علیؓ شیر خدا جانے
خدا کے برگزیدہ ترحبیبِ حق ہیں وہ ان کو
کوئی کیا جانے جیسا فاطمہ خیر النساؓ جانے
محمدؐ اور علیؓ و فاطمہؓ حسنینؓ پانچوں کا
خدا ہے خوب رتبہ واں کوئی جانے تو کیا جانے
مجھے ان پنجتن کے نام کا ہر دم وظیفہ ہے
نہ بھولونگا کبھی تا مرگ آخر کا خدا جانے
میں عاشق ہوں میں شیدا ہوں غلام آلِ احمدؐ ہوں
فدا ہوں آل و جانسے میں کوئی کیوں پھر خدا جانے
مجھے الفت ہے انکے نام سے ہر دم سدا یارو
مجھے ہر کوئی انکا ہی غلام باوفا جانے
بجز رب کے کسی کو کیا قدر ان پنجتن کی ہے
اگر جانے تو کیا جانے انھیں مشکل کشا جانے
غلام چار یاران نبیؐ ہوں میں بجان و دل
نہ سُنّی کوئی مجھکو اور مذہب میں ملا جانے

میرے دلمیں ہے حبِّ اہل بیتِ مصطفےؐ حافظ
یقیں ہے باغ جنت تو ملے گا پھر خدا جانے

آیا کرو خبر کو مسیحا کبھی کبھی
دیکھا کرو علیل کا نقشا کبھی کبھی
آتا نہیں ہے چین بجز آپ کے مجھے
دکھلا دیا کرو مجھے مکھڑا کبھی کبھی
یا مصطفےؐ یہی میری ہر دم ہے آرزو
اپنا دکھا دیا کرو چہرا کبھی کبھی
ہر وقت گر نہووے تو ہفتہ میں ماہ میں
آیا کرو خبر کو خدارا کبھی کبھی
اتبک مدینہ پاک نہ دیکھا ہزار حیف
جلتا جگر ہے یاد جو آتا کبھی کبھی
بسمل سا لوٹتا ہوں تڑپتا ہوں ہجر میں
وصف اونکا جب کوئی ہے سناتا کبھی کبھی
مرجاؤں کہکے ہائے مدینہ محمداؐ
دل میں یہی خیال ہے آتا کبھی کبھی
بیشک شفا ہے دولتِ دیدار آپکی
ہمکو بھی ہو نصیب خدارا کبھی کبھی
حافظ کو بھی خدا کیلئے اپنا رُوئے پاک
دکھلا دیا کرو شہِ والا کبھی کبھی

شش جہت میں آپکا مشہور شاہا نام ہے
یا نبیؐ جبریل بھی کرتا تمھارا کام ہے

ختم تم پر حق تعالےٰ نے ہے کی پیغمبری
لوحش اللہ خالق اکبر سے یہہ انعام ہے

یا نبیؐ حور و ملک جن و بشر ہی کے نہیں
لات و عزیٰ کی زباں پر بھی تمھارا نام ہے

حفظ میں رکھ مجھکو اے حافظ برائے مصطفےٰ
اب یہی تجھ سے دعا اپنی سحر او شام ہے

فضل کر یارب نہایت بحر عصیاں میں ہوں غرق
ظل احمد کر عطا مطلب یہہ اپنا تام ہے

رسولؐ اللہ کی ہر حال ہمکو چاہ کافی ہے
حبیبؐ اللہ کی اے دیندار و چاہ کافی ہے

کسی کو کچھ کسیکو کچھ کسی کو کچھ کسیکو کچھ
ہمیں تو خاص آنحضرتؐ کی یارو چاہ کافی ہے

تمھیں اے زاہد و جنت مبارک ہو مبارک ہو
ہمیں تو شاہ والا کی عزیزو چاہ کافی ہے

کسی کو زر کی خواہش ہے کسیکو بادشاہی کی
ہمیں تو محض آنحضرت کی دیکھو چاہ کافی ہے

کوئی شیدا ہے حوروں کا کوئی مفتوں ہے پریوں کا
میں عاشق آپکا ہوں بس یہہ مجھکو چاہ کافی ہے

نہ دوزخ سے ڈرا ناصح نہ جنت کا سنا مژدہ
مجھے تو فخر عالم کی محبو چاہ کافی ہے

نہ مسند کی مجھے خواہش نہ نفرت خاک سے مجھکو
پیمبر کی ہمیشہ میرے دل کو چاہ کافی ہے

کسی کو چاہ و کافی کی ہمیشہ چاہ ہے دل سے
مجھے تو شاہِ دوعالم کی یارو چاہ کافی ہے

غلام مصطفےٰ ہو نہیں اونھیں کا نام لیوا ہوں
انھیں کی حافظا دل سے مجھے تو چاہ کافی ہے

جہانکی الفت میں اے برادر ابھی تلک تو اٹک رہا ہے
چل آ ہو شرع نبی پہ قایم ادھر ادھر کیوں بھٹک رہا ہے

اخی من سن لے بات میری دو رنگی دے چھوڑ ایک رنگ ہو
نہ اسمیں کامل نہ اسمیں کامل ادھر ہی سے لٹک رہا ہے

تو نیکے شیطاں لعین کا بھائی نہ کر کبھی کبر اور ضلالت
خدا کو بھولا ہے حب شیطاں میں اپنا سر کیوں پٹک رہا ہے

کبھی نہ ہم اس سے رکھیں الفت اگر وہ چاہے ہزار ہمکو
ہماری آنکھوں میں دشمن دین بنکے کانٹا کھٹک رہا ہے

نہیں ڈرینگے نہیں ڈرینگے تیرے ڈرانیسے جا ملا ہم
ہمیں وسیلہ ہے شاہِ دین کا غضب سے کیوں ہمکو تک رہا ہے

ستم گوارا نہیں خدا کو بڑا وہ عادل ہے بے ریا ہے
جسے ہمارے سے بغض ہوگا اوسے خبر ہے وہ تک رہا ہے

خدا کا بندہ ہے تو بھی اور بندے ہم بھی اس کبریا کے ہی ہیں
سمجھ کے ہمکو غریب مفلس تو اہل زر کیوں جھٹک رہا ہے

جو عاشقانِ نبیؐ نے میرا سخن سنے شاد ہو گئے وے
سنا ہے جو دشمنِ نبیؐ نے وہ اب تلک سر ٹپک رہا ہے

الٰہی الفت رسولِ اکرم کی دے ہر ایک کو یہی دعا ہے
دکھا دے حافظ کو بھی مدینہ کہ اس کا دل وہاں اٹک رہا ہے

عزیزو اپنے پیغمبر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے
شفاعت کے لئے سر پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

غمِ محشر سے مت گھبراؤ تم ای مجرمو بالکل
اگر اپنی حمایت پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

بھروسا ہے ملیگا آپ انہار جناں ہم کو
عزیزو ساقیِ کوثر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

ڈرامت ناصحا پل تیز تر سے تو مجھے ہر دم
صراط المستقیما پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

جلادے آتشِ دوزخ مجھے کیا تاب طاقت ہے
ہمیشہ جو میرے لب پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

نکیرین آکے تکرار کا کچھ غم نہیں مجھکو
ہماری استعانت پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

بھلا کشتی ہماری کیونکہ ڈوبے قعر دریا میں
جو کشتیباں میرے سرور محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

وسیلہ کیسا خالق نے کیا ہمکو عنایت ہے
رکھیں کیونکر غمِ محشر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

ملے گا از طفیلِ مصطفےٰ باغِ جناں مجھکو
مٹانے جرم کے دفتر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

نہیں ہولِ قیامت سے ہمیں کچھ خوف ہے بالکل
ہمارے دوستو یارو محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

نہ رکھ بالکل غمِ دنیا و عقبیٰ دل پہ اک ساعت
تیری حافظ حمایت پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

رسول اللہ کا دو جگ میں کچھ ایسا اجالا ہے
کہ مہ کامل بھی اس کی روشنی کے آگے کالا ہے

وہ انساں ہیں ولیکن ایسے انساں ہیں کہ یکتا ہیں
ید قدرت سے گویا خود خدا نے انکو ڈھالا ہے

حبیبِ حق کی تم الفت رکھو دل میں سدا یارو
بجز ان کے نہیں کوئی شفاعت کرنیوالا ہے

ملک جن و بشر ہی پر نہیں موقوف کچھ یارو
یہ ہے ایسا پیمبرؐ اس نے آفت سب کی ٹالا ہے

ہوا وہ خوار بس جس نے عداوت کی پیمبرؐ سے
دو عالم میں یقیں منہ اس شقی کا یارو کالا ہے

عداوت ہر طرح کی دشمنوں نے آپ سے لیکن
خدا نے آپ کو ہر آفت و غم سے سنبھالا ہے

ہوا حاصل نہ کچھ بھی دشمنوں نے لاکھ سر مارا
جو ہو محبوبِ رب کیا اس کا کس سے ہونیوالا ہے

ہوا مردود مرتے ہی گیا دوزخ میں وہ سیدھا
محبت سے نبیؐ کی جس نے سر اپنا نکالا ہے

خداہی گر مٹاوے تو مٹے ورنہ مٹے کیونکر — دلوں میں حاسدوں کے جو کہ گمراہی کا چھالا ہے
ندو جا دشمن دیں کو کہ ہے وہ مار کا بچہ — نہ کس نے آجتک اپنے مرکانیں سانپ پالا ہے
اے مرتد نہ بہکا مجھکو میں کچھ ہوں نہیں لڑکا — میرے ہر کام کا اللہ غالب یہ حوالا ہے
خدا ہے مہرباں میرا تو کیا ہے تجھ سے مجھکو غم — بھلا اے مدعی کیا تجھ سے میرا ہونیوالا ہے
الٰہی مومنوں کو دے حبیبؐ پاک کی الفت — تو مقصودِ دلی ہر ایک کا بر لانیوالا ہے
الٰہی اپنے حافظ کو مدینہ جلد دکھلا دے — اسے تو فرقت خیرا اورلنے مارڈالا ہے

جواب

بلغ العلےٰ بکمالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ	حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ و آلہ

قصیدہ در بحر طویل

کوئی کہدے عرض یہہ شاہ سے جو تمہارا لعل غلام ہے بدرود آپکو پا چکی لاکھ اس کا سلام ہے
ہے یہہ عرض بعد سلام کے کہ جہاں تمہارا مقام ہے وہاں اسکو شاہا بلائیے یہی شوق دلکو مدام ہے
مجھے اپنے پاس بلائیے مجھے اپنا روضہ دکھائیے مجھے اپنے در پہ بلائیے مجھے یاد سے نہ بھلائیے
نہ رلائیے غم ہجر میں نہ رلائیے مجھے یاد سے نہ بھلائیے یہی شوق شاہا مدام ہے
یہاں آو میرا ہے دل طپاں یہاں دل ہے درد سے نیم جاں یہی دل سے ہیگی صدا کہ ہاں مجھے دو اماں مجھے دو اماں
کہو جز تمہارے شہِ زماں میں رہوں کہاں میں رہوں کہاں لو بلا قریب مجھے وہاں نہیں مجھکو ہند سے کام ہے
نہیں کام کس سے ہے سر بسر نہ تو دلکو خواہش مال و زر نہ تو سلطنت کی ہوس ہے تر نہ غرض کسی سے ہر ایک پہر
ہاں ہوس ہے دلکو یہی مگر کہ مدینہ پاک میں زود تر مجھے لو بلا شہِ بحر و بر یہی عرض صبح و شام ہے
تمہیں چھوڑ کر میں رہوں کہاں مجھے کہنے اے شہِ انس و جاں مجھے جا مدینہ میں دو وہاں اے شفیع و سرور دو جہاں
میں غلام ہوں میں ہوں مدح خواں میں جان و دل سے نثار ہاں کروں کیا میں حال دلی بیاں کہ بہ ہجر خواب حرام ہے
شہا جیسے خواب میں آئے ہو مجھے اپنا چہرہ دکھائے ہو مجھے اپنے پاس بلائے ہو مجھے اپنی بزم دکھائے ہو
مجھے جیسا شاد بنائے ہو مجھے جیسا عشق لگائے ہو اوسیطرح قرب میں جائے ہو یہی عرض شاہا مدام ہے
ہے یہ عرض حافظ بینوا بصد التجا بصد التجا مجھے اپنا روضۂ پر ضیا دو شہا برائے خدا دکھا
یہی آرزو یہی مدعا یہی عرض ہے یہی التجا مجھے جلد ہند سے لو بلا نہیں مجکو ہند سے کام ہے

قصیدہ داڑھی منڈونکی تنبیہ میں

حدیث شریف

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفِرُوا اللِّحٰى

مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو

کوئی تو دنیا میں آئے خیر و برکت لیجئے
کوئی تو داڑھی منڈا زخموں کی صورت لیچلے

کوئی اپنے لب بڑھا کفار کے ہو ہم شبیہ
باغ ہستی سے ندامت اور سیرت لیچلے

ہم نے سمجھایا بہت مانی نہ تم نے ایک بات
کیا کریں ہم خود بخود تم ساتھ ظلمت لیچلے

مرضیٔ شیطان پر یاں تم سدا دوڑا کئے
اب چلے تنہا ہو یا شیطان کی صحبت لیچلے

کرتے تھے جب ہم نصیحت آپ ہوتے تھے خفا
اٹھ ہاں بھی ساتھ کیا خفگی کو حضرت لیچلے

ایک تو داڑھی صفاچٹ دوسرے لب ہیں دراز
اس طرح صورت بنا مشرک سی سیرت لیچلے

کل قیامت میں ہو گے کون سے زمرہ میں آپ
کافروں کی یا مسلمانوں کی صحبت لیچلے

کافروں کا قافلہ سالار ہو شیطان رجیم
کہتے جائیگا بدوزخ اپنی ملت لیچلے

اور کریں گے مومنوں کا سب ملک عز و وقار
ہو گا غل حضرت چلے ہمکو بحرمت لیچلے

ڈھمنڈے پچتائیں گے یہ دیکھکر عز و حشم
اور کہیں گے کیوں ہمیں بہ سوئے زحمت لیچلے

اہل محشر میں بپا ہو گا یہی غل چار سو
اپنے حافظ کو پیمبر سوئے جنت لیچلے

الٰہی رسولِ خدا کہتے کہتے
ہو جان تن سے میرے جدا کہتے کہتے

عجب کیا میرے دل کے مقصد بر آویں
شفیع الورا کی ثنا کہتے کہتے

خدایا محمد محمد محمدؐ
مع الخیر ہو خاتمہ کہتے کہتے

بوقت نزع کلمۂ لا الٰہ
نکل جائے دم یا خدا کہتے کہتے

خدایا تیرے روبرو آؤں جبدم
یہی شعر آؤں چلا کہتے کہتے

الٰہی تمنا ہے سوئے مدینہ
چلوں ہر قدم احمدؐ کہتے کہتے

الٰہی تیرا فضل ایسا ہو مجھ پہ
لکھوں مدح خیر الورا کہتے کہتے

الٰہی میں ڈھونڈے احمد کو پاؤں
یہی ذکر صبح و مسا کہتے کہتے

ملیں میں ملینگے کبھی شاہِ دو عالم
تمنا ہے یا مصطفےٰ کہتے کہتے

عجب کیا ہے میں باغ فردوس پاؤں
محمد محمد سدا کہتے کہتے
ہو مدفن مدینہ میں حافظ کا یارب
با بیاں سخن یہہ سدا کہتے کہتے

نعت احمد کے جو ہیں پڑھنے پڑھانے والے
وہ تو فردوس میں آرام ہیں پانیوالے
باغ فردوس میں وہ شاد رہیں گے ہر دم
سر کے بل محفل میلاد میں آنے والے
بارہا کرتے ہیں سو جان سے بزم مولود
شوق سے خلد میں تشریف لیجانیوالے
ہونگے دیدار محمد سے وہ مسرور سبھی
غم دوری میں جو آنسو ہیں بہانیوالے
حشر میں پائینگے واللہ وہ اعلیٰ رتبہ
حکم اللہ پہ جو سر ہیں جھکانیوالے
نام کو بھی نہیں دیکھیں گے الم محشر میں
احمد پاک کے جو جو ہیں سراہنیوالے
دونوں عالم میں رہیں گے وہ ہمیشہ سرسبز
وعظ و مولود جو ہیں پڑھنے پڑھانیوالے
حشر میں خوار یقین ہوں گے وہ لاریب سبھی
دین احمد میں جو ہیں رخنہ بڑھانیوالے
نار دوزخ میں جلیں گے وہ ہمیشہ یارو
اہل اسلام کو گمراہ بنانیوالے
اہل حضار کو مسرور سدا رکھ یارب
مال و جاں تجھ پہ یہہ ہیں اپنا لٹانیوالے

انکی صحبت سے یہ حافظ کو بچا رکھ یارب
تیرے فرمان سے جو سر ہیں پھرانیوالے

مجرم وہ میں ہوں مجھ سا جہاں میں نہ کوئی ہے
افسوس عمر اپنی یونہیں میں نے کھوئی ہے
للہ دستگیری کرو میری شاہ دین
دریائے جرم نے میری کشتی ڈبوئی ہے
محشر میں سارے نفسی کہیں آپ اُمتی
بخشش کو عاصیوں کے نہیں تم سا کوئی ہے
نار سقر سے اس کو نہیں غم ہے صاحبو
جو آنکھ آنجناب کی فرقت میں روئی ہے
ہجر رسول پاک میں رو رو کے روز و شب
چشموں سے آستین کو میں نے بھگوئی ہے
یارب گناہ بخشش پیمبر کے واسطے
مجھ میں سوا بدی کے نہیں کچھ نکوئی ہے
دیکھا نہ اتبلک ہے مدینہ ہزار حیف
قسمت کہاں میری میرے بعد سوئی ہے
افسوس اتبلک نہ زیارت ہوئی نصیب
بدبخت یا الٰہی نہیں مجھ سا کوئی ہے
حافظ قسم خدا کی خدا کے رسول کی
مرغوب نعت ہی میں مجھے شعر گوئی ہے

بزم مولود کی جہاں برپا ہووے | پہلے وہاں حمد حق بیاں ہووے
اولیں وصفوں کو ہے لازم | محمد اللہ ہر زماں ہووے

کیونکہ وہ جزو کل کا مالک ہے | اوسکی توصیف بر زباں ہووے
بعد پروردگار عالم کے | مدح سلطان دو جہاں ہووے

یعنی لازم ہے محمدت اسکو | جو کہ مداح خوش دہاں ہووے
حق نے اونکو کیا ہے شاہ امم | کیجے نیّ انکا ہم عناں ہووے

اس کے رتبے کو دیکھے پھر کیا | جس کا جبرئیل درباں ہووے
اسکی کب ہو بشر سے مدح و ثنا | خود خدا جس کا مدح خواں ہووے

رتبہ داں جز خدا ہی کون سکا | جس کا خود لامکاں مکان ہووے
اشرف الخلق کون ہے ایسا | جس کا مداح انس و جاں ہووے

کیوں نہ رتبہ ہو اوسکا سب سے فزوں | جو شہنشاہ مرسلاں ہووے
آؤ در بزم شوق سے تم سب | نعت احمد جہاں بیاں ہووے

کیوں نہ رحمت ہے یہ ہو سارا رکان | جبکہ ذکر شہ زماں ہووے
تم بھی شامل ہو دوستو جلدی | جس جگہہ نعت کا بیاں ہووے

حُبّ احمد مدام رکھ **حافظ** | حشر میں تا تجھے اماں ہووے

خدا کی حکمت کو کون جانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
سبھی ہیں عاجز یہاں سیانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

نہ واعظا وعظ کر بیاں تو مجھے خبر ہے نہ کر عیاں تو
سنے ہیں میں نے بہت فسانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

او ناصحا تو تو خود ہو قائم جھکا عبادت میں سر کو دائم
کسی کی کیا تو دلوں کی جانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

نماز تم ہم سبھی ہیں پڑھتے مگر ہے اتنا ہی فرق سنئے
کوئی دلوں سے کوئی دکھانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

عمل پہ نیت کیساتھ زاہد دکھائے کے ورنہ یوں تو عابد
کئی پڑے ہیں بنا بہانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

کبھی نجومی کئی رمال ہاں سنے ہیں دیکھے بھی میں نے انساں
مگر نہ بھید اوسکے کوئی جانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

کوئی تو بیٹھا ہے بیر جی بن جھکا رہا ہے جہاں کو کرفن
کما رہا ہے زر و خزانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

شفیع روز جزا کے دشمن بہائی مرتا ہیں جانو یا ظن
بچا انھوں سے ہو گر سیانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

پجاری ملکر پجاریوں سے بہائی ملکر بہائیوں سے
خرد کے گھوڑے لگے گدانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

جو ہمکو ہنستے تھے غیر مذہب اونکو یوں دیکھتے ہیں ہم اب
لگے ہیں آنکھیں وہی چرانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

کبھی جو کرتا کوئی نصیحت تو مارے غصے کے اہل ذلت
اوسے جھپٹتے ہیں کاٹ کھانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ہزار افسوس لاکھ حسرت کہاں کے شاہ رسل کی امت
پڑے ہیں سوئے شراب خانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ہزاروں اشراف زادے قابل بڑے مشایخ امیر و فاضل
لگے ہیں گانجا مدک اڑانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ہزاروں عالم ہزاروں ملا ہزاروں مفتی کروڑوں قاضی
لگے ہیں رشوت کا مال کھانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

کوئی تو داڑھی منڈا رہا ہے کوئی تو مونچھیں بڑھا رہا ہے
کوئی تو بل دے لگا چڑھانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

کوئی تو گوٹا کوئی کناری بہن کے نخرہ تبائے بھاری — نہ حکم کورکے کوئی مانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
خدا خدا کے رسولؐ کو بس ہزار افسوس بھول ہرکس — لگے ہیں پیسا ہی بس کمانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
کسے بساتا غنی بناتا کسے ہنساتا کسے رُلاتا — عجب ہیں مولا کے کارخانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
عزیز و دنیائے دوں کے اندر کبھی نہ ہرگز بنو مفخر — اوسے نہ بھولو ہو گر سیانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
کبھی نہ حافظ یہ ہو خفا تم یہ وعظ جانو ہے سب بجا تم — بُرا وہ خود ہے بُرا جو مانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

قصیدہ داڑھی منڈونکی تنبیہ میں

حدیث شریف

اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی
خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں

خوشا نصیب جو پابند شرع تو ہو جائے — زنخ یہ چھوڑ کے داڑھی کو سرخرو ہو جائے
رسولِ پاک کے نزدیک کیا تعجب ہے — طفیل داڑھی کے رتبہ تیرا علو ہو جائے
دو چند حسن ہو داڑھی سے اور اوسکے سوا — عزیز خلق ہو چہرہ بھی خوبرو ہو جائے
یہ تھوڑی بات نہیں جس کی دونوں عالم میں — سبب سے موئے محاسن کے آبرو ہو جائے
رسولِ پاک کے کرلے جو حکم کو تسلیم — خدا کے فضل سے عالم میں نیک خو ہو جائے
صفایا لے نہ زنانوں سا چار ابرو کا — خدا کرے یہ جدا تجھ سے زشت خو ہو جائے
سناؤں اوسکو حدیثِ حبیبِ حق دوچار — جو داڑھمنڈیسے میرے ساتھ گفتگو ہو جائے
نہ داڑھمنڈے سے ملو شیر اور شکر کی طرح — سفر میں ساتھ تمہارا اگر کبھو ہو جائے
اثر نہ تمکو کہیں داڑھمنڈوں کا ہو جائے — بچو ڈرو نہ تمہارا کہیں عدو ہو جائے
یہ بس کلام ہے پُرفیض سنتے ہی سب کو — مری کتاب کی لینے کی جستجو ہو جائے

یہی ہے حافظِ بیکس کی یا مجیب دعا
پذیر میری نصیحت ہر ایک سو ہو جائے

یا حضرت اتنا کرم کیجیے
کیا انکو کریں اور کیا نہ کریں
ان مردودوں پہ یا احمدؐ

ہر دشمن دیں کو نرم کیجیے
یہ ملیں ہے اونپہ رحم کیجیے
للہ آپ رحم کیجیے

جو منکر دیں ہیں یا احمدؐ
جو آپ خود انکا لکھا ہے یہاں
جو رزق انھوں کا مقرر ہو

دل اونکا جلا کے بھسم کیجیے
وہ حق میں انھونکے سیم کیجیے
کر عرض خدا سے کم کیجیے

جو منکر ہیں از شرع نبی	ہے حکم انھوں کی دم کیجئے	جب نام نبی عشا تو سنو	غل صلے علی کا ہم کیجئے
ای یارو درود آ محفل میں	پڑھ پڑھ کے ہزاروں ختم کیجئے	ہے شافع محشر اپنا نبی	دوزخ کا یارو نہ غم کیجئے
	ہے عرض یہہ حافظ کی شاہا	اب مجھ پہ نگاہ کرم کیجئے	
میری بھی شاہا امداد کیجئے	مجھ بینوا کا دل شاد کیجئے	بحر گنہ میں ڈوبا ہوا ہوں	رشید میری بھی یاد کیجئے
ویران ہونے پاوے نہ شاہا	اب خانۂ دل آباد کیجئے	میں ہوں غلام آپکا یا محمد	قید الم سے آزاد کیجئے
ہے کون تم بن ہمکو وسیلہ	اب کس سے اپنی فریاد کیجئے	ہو جس کے دلمیں بغض پیمبر	اس اہل کیں کی کیا یاد کیجئے
اعدا دیں ہیں جتنے جز و کل	یا شاہ اونکو برباد کیجئے	ہے کون تم سا ایسا وسیلہ	جو اسکو اپنا اوستاد کیجئے
	میں آپکا ہوں حافظ ثنا خواں	ہر وقت میری امداد کیجئے	

جدھر میں کھڑا ہوں اودھر تو ہے حاضر جدھر تو ہے حاضر وہی جائے ہو ہے

جو ہو کا مکاں ہے وہ ہے خاص تیرا وہاں جس جگہ دیکھو لیس تو ہی تو ہے

ہر ایک جائے ہر گھٹ میں ہر معرکہ میں جدھر دیکھا آیا نظر تیرا جلوہ

تو ہر رنگ رنگا رنگوں میں ملا ہے ندا نحن اقرب کی ہر جا رسو ہے

الٰہی تو حاضر و ناظر ہے ہر جا الٰہی تو اول و آخر ہے ہر جا

الٰہی تو باطن و ظاہر ہے ہر جا الٰہی ہر ایک جا تیری آرزو ہے

کوئی مست ہے کوئی مجنوں ہوا ہے کوئی وجد کے حال میں گھومتا ہے

کوئی خود سے بے خود ہو یہہ کہہ رہا ہے میں تیرا ہوں اے ربنا مجھ میں تو ہے

کوئی عاشق حور و حسن پری ہے کسی کی ہوس دل میں زر کی بھری ہے

کوئی میر ہے اور کوئی جوہری ہے یہہ سب ہیں مگر سب کا مختار تو ہے

تیری یاد ہر دلمیں ہر دم ہے داور تیرا ذکر رہتا ہے ہر جائے اکثر

تیرا جلوہ کونین میں ہیگا اظہر جہاں دیکھو موئی تو ئی ہو بہو ہے

پکارے ہے معبود کو کوئی اپنے کوئی رام و لچھمن کی سیوا کرے ہے

کوئی مست ہو حال اپنے سے بیخود تجھے ڈھونڈھتا جا بجا کو بکو ہے

خدا وحدہٗ لا شریک لہٗ کو احد جانکر شرک کرتے ہو پھر کیوں

کہیں لنگ مہادیو کا پوجتے ہو برہمن تمہاری یہہ کیا گفتگو ہے

ہو تم کون کیا تھے کہاں تھے ہوئے کیا حقیقت کو آپ اپنی سوچو احبا

اوسے بھول کر نام مت لو کسی کا یہ حافظ کی اے شفقتو گفتگو ہے

ایضاً مثلث در صنعت تازہ مخترع

آج کی شب رسول مکرم ہمارے	فرش سے جانب عرش اعلی اسدھارے
شب معراج کو جا	ملکے باتیں کئے ہیں خدا سے رسول پیمبر ہمارے
حکم سے حق کے جبرئیل نے آکے در پہ	یوں پکارا اٹھو اے خدا کے پیمبر
حق بلاتا ہے تم کو	آج بر لامکاں چلئے ہاں چلئے اے شاہ مختار ہمارے
بزم افلاک ہے آج شب گرم ساری	انبیا کر رہے ہیں سبھی انتظاری
فرش فراش نے سب	کرکے آراستہ بر سر راہ بیٹھا ہے آرکے پیارے
تھا یہی حور و غلماں میں غل اور چرچا	آج آتا ہے بر عرش محبوب مولا
واہ واہ زہے قسمت	دولت دیدار سے ہونگے احمد کے سرور ہم لوگ سارے
تھا یہی غل کہ پہنچے شفیع دو عالم	گردنیں ہوگئیں سب کی ایکبارگی خم
تھے یہاں گہ وہاں پر	پہنچے ایکدم میں پل گفتگو بھی کئے اور بخفیا اشارے
کرکے گلگشت ہر سمت بر عرش اعلےٰ	آئے یک پل میں پھر وہاں سے سلطان والا
کیا کرے وصف حافظ	اب تم آپ کی آپ محبوب رب ہو ہمارے

ایضاً

ہے جس کو عشق حسن رسالتمآب سے	کیا اوسکو غم ہے صاحبو روز حساب سے
روز ازل سے ہم ہیں غلام محمدی	بے غم سدا ہیں حشر کے ہم سب عذاب سے
کہدینگے امتی ہیں رسول کریم کے	آگاہ منکروہیں تمہارے جواب سے
کافی ہے بوئے عرق رخ پاک احمدی	خواہش نہیں ہے کچھ مجھے عطر و گلاب سے
واصف ہوں مدح خواں ہوں غلام رسول ہوں	عاشق ہوں عشق ہے شہ ام الکتاب سے
صبح و مسا ہمیشہ بجز نعت مصطفےٰ	رکھتا نہیں ہوں کام کسی شیخ و شاب سے

پردہ دوئی کا دور کرو یا شہِ اُمم — اپنا جمال پاک دکھا دو نقاب سے
یارو کرو نماز سدا دل سے تم ادا — روز جزا بچو گے خدا کے عتاب سے
ہردم کرو تلاوتِ قرآن با وضو — غافل نہو عزیزو خدا کی کتاب سے
حمد و ثنا میں دلکو رکھو مشتغل سدا — مت دوستی رکھو کسی خانہ خراب سے
غفار ہے وہ بخشدے چاہے تو آن میں — ہردم رکھو امید اُسی کی جناب سے
بیشک وہ دوزخی ہے جہنم ہے اسکی جا — ڈرتا نہیں جو کوئی خدا کے عذاب سے

صدقہ تمھاری آل کا حافظ کو یا نبیؐ
سیراب کرو حشر میں کوثر کے آب سے

دین احمدؐ بڑھا دیا کس نے — دین عیسیٰ گھٹا دیا کس نے
باغ وصفِ رسول احمدؐ کا — مجھکو بلبل بنا دیا کس نے
پوچھے عیسیٰ سے جاکے یہ کوئی — رتبہ ایسا بنا دیا کس نے
کوئی تحقیق نوح سے کرلے — پار کشتی لگا دیا کس نے
بے خبر تھے کلام سے اپنے — ہمکو واقف بنا دیا کس نے
سیر افلاک کی آکے دم میں — یہہ تماشا دکھا دیا کس نے

احمدؐ پاک کا بقرآں یوں — وصف ہر جا جتا دیا کس نے
سب اوسیکا طفیل ہے یارو — ایسا رتبہ بڑھا دیا کس نے
ید بیضا یہ کوئی بھولے نہیں — حرف تو لا سنا دیا کس نے
روے یوسف حسین تھا کہتے ہیں — نور ایسا بنا دیا کس نے
شب معراج خود بلایا رو — اپنا جلوہ دکھا دیا کس نے
یہ کسی کام کے نہ لایق تھا — پر یہہ دلکو بسا دیا کس نے

شکر کر کس طرح تھا حافظ تو — تجکو شاعر بنا دیا کس نے

قصیدہ داڑھی منڈوں کی تنبیہ میں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَھَانَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اٰمَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ یعنے جس نے صاحب بدعت کی توہین اور تذلیل کی تو اوس کو اللہ تعالیٰ بچالے گا قیامت کو بڑے غم والم سے۔

اے مخنث بے حیا داڑھی منڈانا چھوڑدے — مان لے میرا کہا داڑھی منڈانا چھوڑدے
کیا نہیں تو دیکھتا ہے مومنوں کی راہ و رسم — کچھ تو رکھ غیرت ذرا داڑھی منڈانا چھوڑدے
دڑھمنڈے اور زنخے کے چہرہ میں بتلا کیا فرق — دیکھ آئینہ میں جا داڑھی منڈانا چھوڑدے
شکل تیری دیکھ کہتا ہے مسلماں تجھکو کون — وائے بر تو احمقا داڑھی منڈانا چھوڑدے

ہے جواں تو تجکو کترانے سے داڑھی کیا غرض　　غور کر تو ہی بھلا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

محفلوں میں تجھکو آنے سے نہیں آتی ہے شرم　　اہل غیرت ہے تو جا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

کس مخنث کی ہوا ہے تجکو صحبت کا اثر　　گر نہیں ایسا ہوا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

لے پہن اب سرخ جوڑا یا کہ دھانی تو لباس　　یا نہیں اب سے سدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

تجکو سمجھاؤں کہاں تک اب زباں بھی تھک گئی　　ہیجڑوں کے پیشوا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

پوچھ عالم سے حدیثوں میں بھی پڑھکر دیکھ لے　　کام ہے یہ ناروا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

میں تو حق کہتا ہوں اور حق بات کو سنکر عبث
ہو نہ **حافظ** پر خفا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

کفر بالکل مٹا دیا ہم نے　　دین کا ڈنکہ بجا دیا ہم نے

تیغ اسلام ہاتھ میں لیکر　　کافروں کو بھگا دیا ہم نے

نعت احمد سنا کے محفل میں　　دل عدو کا جلا دیا ہم نے

سر یہ اب بار کچھ ہمارا نہیں　　حق کی باتیں سنا دیا ہم نے

ہم نے احمد کو دل دیا اپنا　　اونکا بندہ بنا دیا ہم نے

حب دنیا سے آگئی نفرت　　دل سے دنیا چھڑا دیا ہم نے

شاد ہو شاد ہو رفیقو تم　　دین احمد بڑھا دیا ہم نے

دشمن دین جتنے تھے انکو　　خاک و خوں میں ملا دیا ہم نے

دوستو حب مصطفیٰ رکھو　　دیکھو تمکو جتا دیا ہم نے

اب چلو یا نہ تم چلو یارو　　راہ سیدھی دکھا دیا ہم نے

اپنے خواہش کرینگے ہم زرکی　　دل سے سکو بھلا دیا ہم نے

والئے کچھ بھی نہ ہم نے کی نیکی　　عمر یوں ہی گنوا دیا ہم نے

سنا حافظ سنا کے یہ تیری　　دوستوں کو رلا دیا ہمنے

جواب

اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ　　عَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا

قصیدہ

رقم کس سے ہوئے ثنا　　رسول مطہر کی

کلام الٰہی میں　　خدائے دو عالم نے

کوئی کیا ہے جاننے والا　　جو رتبہ ہے احمد کا

نبی کلیم تھے بجا　　نہیں ہمیں شک اور شبہ

نبی کی رسالت پر　　نبی کی نبوت پر

خدا خود کرے ہے ثنا　　ہمارے پیمبر کی

لکھی ہے ثنا ہر جا　　شہ روز محشر کی

خدا نے عجب حرمت　　انھوں کی ہے برتر کی

مگر شان برتر تھی　　عجب اپنے سرور کی

ملی ہے گواہی شجر حجر　　اور پتھر کی

جو کافر بیدین تھے	ہزاروں ہوئے مومن	قبولے بدل بیعت	رسول پیمبر کی
یہہ عرض ہے صبح و مسا	میری اے خداوندا	غلامی ملے مجھ کو	محمد کے در کی
یہہ شوق ہے دلکو لبا	رہوں خدمت میں سدا	یہہ آرزو یارب آوے	بر اس احقر کی

یہہ عرض ہے حافظ کی
دکھادے مجھے صورت

الٰہی بلطف و کرم
رسول پیمبر کی

کھلیں گے احوال جب بحشر ادھر ہمارے اودھر تمھارے — چھپے ہوئے کام ہونگے اظہر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
کسے رہے گی ہوائے دولت کسے رہیگی ہوائے جنت — غرض سبھی ہونگے حال اظہر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
بجز رسول خدا اکرم نہو گا امت کا کوئی راحم — رہیگا نفسی وہاں زباں پر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
کئے ہیں پوشیدہ کام جو جو برے بھلے نیک و بد عزیزو — وہ سب عیاں ہونگے آج یکسر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
کہاں تلک تم رکھو گے اخفا عزیزو جب ہوگا حشر برپا — کھلیں گے مضمون سب وہاں پر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
کروگے جو کچھ وہی ملیگا یہہ سب جہاں کا تماں رہیگا — وہاں عمل ہونگے سب منور ادھر ہمارے اودھر تمھارے
کوئی جہنم کے ہوگا قابل کوئی تو جنت میں ہوگا داخل — غرض چلیں گے تمام لشکر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
یہہ حب دنیا ہیچ خالی نہیں کسی کا ہے کوئی والی — کنارہ کش ہونگے وہاں برادر ادھر ہمارے اودھر تمھارے

الٰہی حافظ کو اور ہم کو کرم سے دے بخش اپنے سب کو
یہی رہے گا بیان زباں پر ادھر ہمارے اودھر تمھارے

جدھر نظر کرکے دیکھتا ہوں اودھر کو داور توہی توہی ہے — نہیں کوئی جا تجھ سے خالی ہر ایک جا پر توہی توہی ہے
کیسکو دیکھے کسے دکھاوے کیسکو کچھ دیکے آزماوے — عجب ہے حکمت تیری پیاری جہانئیں انور توہی توہی ہے
کسے بساوے کسے اجاڑے کسے ہنساوے کسے رولاوے — ملے کسی سے کسے ملاوے جو کچھ ہے اظہر توہی توہی ہے
کہا ہے توہی نے لاتحرک نہیں ہے اسمیں ہیں ذرا شک — تخلیق جن و بشر ملائک سبھوں نیں اظہر توہی توہی ہے
بجز تیرے کب کسے ہے قدرت بناوے قطرہ میں ایک مورت — یہہ تیری زیبا ہے تجھکو حکمت جہان پرور توہی توہی ہے
توہی ہے رازق توہی ہے آقا توہی ہے خالق توہی ہے مولا — جو چاہے تو وہ کرے خدایا ہمارا داور توہی توہی ہے
ہر ایک جا میں ہر ایک گھٹ میں تمام دیر و حرم کے اندر — سمجھتے حافظ ہیں تجھکو اپنا ہمارا رہبر توہی توہی ہے

اے دل بندگی میں کس لئے کرتا تو سستی ہے — خلایق دیکھکر تیرا تماشا ساری مستی ہے

تجھے پیدا کیا اللہ نے کس واسطے ایدل ۔ سمجھکر بھول جاتا ہے یہہ تیری کیسی مستی ہے
وہاں بھی بندی خالق کے ادا کرتے عبادت ہیں ۔ جہاں جنگل میں موہن کی کہیں وگھر کی بستی ہے
ارے دل کیا تو ہندو کافروں سے بھی ہوا کمتر ۔ نظر سے دیکھ تو کیسی انھونکی بت پرستی ہے
ہزار افسوس وہ مرتد کہاں اور تو کہاں ایدل ۔ اسکے واسطے تو تجھ پہ ایسی تنگدستی ہے
عبادت کر اطاعت کر سبھی مطلب بر آوینگے ۔ تیرے اس حال پر مخلوق ساری ترستی ہے
جو بے توبہ کے مرجاوے اس پر کیا ہول ہے ہے ۔ بڑی ایدل لحد میں مار گرزوں کی برستی ہے
ارے کمبخت کیا سویا ہے اٹھ ہشیار ہو جلدی ۔ کمالے جو کمانا ہے یہہ بس دو دنکی ہستی ہے

کہا تک تجھکو اب حافظ بھلا سمجھائے اے نادان
یہہ کیسی تیری غفلت ہے یہہ کیسی تیری سستی ہے

بندگی کر رب کی تیری جب تلک ہے زندگی ۔ ورنہ محشر میں اوٹھا ویگا بڑی شرمندگی
دولت وگھر سیم اور زر سب یہیں رہجائیگا ۔ کام آویگی نہ وہاں یہہ تیری دولتمندگی
حب دنیا چھوڑ دے دلکو لگا حق سے مدام ۔ بات میری مان لے کر دور دل سے گندگی
دن قیامت کے بہت پچتائیگا اور روئیگا ۔ رائیگاں کرتا ہے بھائیجاں کیوں تو زندگی
بعد مردن خلد میں بشک لیجاویگی تجھے ۔ بخشواکر حق تعالے سے خدا کی بندگی
وعظ میرا مان لے اور اوسکے اوپر کر عمل ۔ مت اوڑادے تو نصیحت کو میری در زندگی
قبر میں پرسش کرینگے تجھ سے جب منکر نکیر ۔ بھولجاویگا سبھی اسوقت پر خورسندگی
جسم گل جائیگا تیرا کھاوینگے سب مار و مور ۔ تو جوانی پر نہ اتنی مہرباں کر زندگی
قبر میں یہہ ناز و نخرہ کچھ نکرنے پائیگا ۔ وہاں مزاج گرم رہویگا نہ خوئے تندگی
مان لے حافظ کا کہنا اسمیں تیری خیر ہے ۔ مت کبھی کر ایدلا ہرگز تو ایسی رندگی

قصیدہ داڑھی منڈونکی تنبیہ میں

حدیث شریف اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰے عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَآءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْیَۃِ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں بڑھا رکھنے کا۔

زنخوں کی جب مذمت لب و دہن سے نکلے
آواز لعنۃ اللہ چرخ کہن سے نکلے

کیونکر کہ ہیں حدیث نبوی کے جب وہ منکر
کس طرح اونکی گردن قید رسن سے نکلے

داڑھی کو صاف کرکے رکھے دراز لب جو
کیسے بتائیے وہ رنج و محن سے نکلے

بے غیرتوں کو کچھ بھی آتی نہیں ہے غیرت
داڑھی منڈا کے کیونکر باہر صحن سے نکلے

ہے زندگی میں تجھ سے نفرت تو بعد مردن
کیا خاک دفن کرتے تجکو وطن سے نکلے

بیزار ہوں فرشتے اوس دشمن نبی ؐ سے
روح نجس جب اوسکی ہر موئے تن سے نکلے

جو منکر حدیث نبوی ہے اے عزیزو
خوشبو کے بارلے بدبو اوسکے کفن سے نکلے

اے ڈرھمنڈو ہوا کیا توبہ کرو تم اب بھی
اور جان تو یہ دلمیں گویا گہن سے نکلے

کلمہ زباں پہ میری اوس وقت پر ہو جاری
حافظ کی یا الٰہی جب روح تن سے نکلے

جب موت سر پہ آکے کھڑی تب سمجھ پڑی
اور شکل موت دیکھا پڑی تب سمجھ پڑی

معلوم اوس گھڑی ہوا احوال خیر و شر
پڑنے لگی اجل کی چھڑی تب سمجھ پڑی

جس وقت روح تن سے لگا کھینچنے ملک
تکلیف آہ تن پہ پڑی تب سمجھ پڑی

نہلا دھلا کے جبکہ معطر کئے تمام
دیکھی کفن کی جبکہ گھڑی تب سمجھ پڑی

دنیا میں سب سے رہتے ہیں ہل ملکے روز و شب
جب لاش وہاں اکیلی پڑی تب سمجھ پڑی

دنیا میں آہ کچھ نہ رکھا قبر کا خیال
جب خاک تن پہ آکے پڑی تب سمجھ پڑی

مدفون کرکے آئے سبھی جبکہ خویش و یار
پرسش کی جبکہ پہنچی گھڑی تب سمجھ پڑی
پھر جب

ہے ہے فرشتے آن کے جس وقت پر میری
کھینچی قبر سے ایک کڑی تب سمجھ پڑی

مَنْ رَّبُّكَ نکیر و منکر نے کہے وہاں
جس دم لگائی ایک چھڑی تب سمجھ پڑی

افسوس عمر کھویا یونہیں اپنی حرص میں
مرقد میں لاش جبکہ سڑی تب سمجھ پڑی

دنیا کی نعمتوں میں یہ حافظ تھا بے خبر
تکلیف جبکہ مجھ پہ پڑی تب سمجھ پڑی

یہ عشق بلا ہے دیکھ سکھی کیوں مست بنی متوالی ہے
مت اس میں قدم رکھ مان میری یہ کوچہ گلی نرالی ہے

اس کوچہ میں جو کوئی آکے بسا یہ سمجھو اسمیں پھر وہ پھنسا | اس منزل تک ہو کون بسا یہ حکمت سے کب خالی ہے
کر اپنے پیا کی تو خدمت ہے تیرے لئے اسمیں عظمت | رکھ اس سے ہمیشہ تو الفت بس تیرا وہی رکھوالی ہے
دل اپنے پیا کا ہاتھ میں لے ہر وقت لگا تو اسکو گلے | ہر مقصد تیرا اس سے ملے کیونکر کہ وہ تیرا والی ہے
نیکی کا لگا تو باغ یہاں کچھ تخم محبت بو اس آن | تا تیرے لئے کام آوے وہاں تو ان ہی وہ مالی ہے
دو دن کی ہے دیکھو یہ دنیا اس دنیا میں ہے کون اپنا | یہ بچے کس کے کس کی ماں نہ سالا ہے نہ سالی ہے
یہ دولت ماڑھی اونچے گھر کس کام کی تیرے آ دلبر | ہم دیکھتے آئے لاکھوں گھر گھر والا نا گھر والی ہے
کوئی چاہتا ہے ماں باپوں کو کوئی عورتوں کو کوئی بچوں کو | جب موت سے پڑتا کام انکو تب ہوتا نہیں کوئی والی ہے
مت جب جہاں میں پھنس آ دل کچھ قرب الٰہی کر حاصل | جب کام پڑیگا آ مشکل تب خالا سے گھر خالی ہے
سونار پیا کا کر بھی رُت اپنے پیا کو ٹر ٹر | اس نخرہ پہ تیرے تھو اور تھو کیا منہہ یہ جالی لالی ہے
ہر اک سے نزامت کر ہر دم کر کس پہ نہ ناحق ظلم و ستم | یہ کس کا گھر چل یہاں سے تم کیا بن بیٹھی گھر والی ہے
یہ چلنا پھرنا اپنا اب یہ نقص و نفع ہر ایک مطلب | حکمت ہی اوسکے ہاتھ میں سب جو خاص پیا گھڑیالی ہے
اب منزل ہے آگے بھاری اور قبر ہے بالکل اندھیاری | وہاں خاک بچھونا ہے پیاری وہاں تکیہ ہے نہ نہالی ہے
جب ہو گا بلانا آوے گا روح قبض وہ کر لیجاوے گا | کچھ ساتھ نہیں تب آویگا کیوں حرص تو اتنی پالی ہے
کیا بن کے پھرتی ہے زیور کیا فخر بتاتی ہے گھر گھر | مرتے ہی یہ چھینینگے زیور جو کان میں بالا بالی ہے
نا اپنے پیا سے ڈرتی ہے نا فکر عقبیٰ کرتی ہے | گھر وار کی خاطر مرتی ہے کیا لڑنے لڑانے والی ہے
حافظ کی نصیحت مانو ذرا پچھتاؤگے ورنہ در عقبیٰ | وہ وقت ہے ایسا سخت ذرا کوئی کس کا نہیں ہاں والی ہے

ایضاً در پند

اس دور آخری میں کیا آدمی سیانے | مانیں نہ حکم رب کا بلکہ کریں بہانے
عابد اگرچہ ہیں بھی تو سو میں ایکدو ہیں | افسوس لگ گئے ہیں اب تو بیاج کھانے
اللہ اور نبی کی دل سے اٹھا محبت | دنیا کے مال و زر میں ہیں ہو رہے دیوانے
ویران کرکے یارو اب خانہ خدا کو | آباد کر رہے ہیں دیکھو شراب خانے
لالچ سے زر کے مفتی دیتے ہیں جھوٹے فتوی | قاضی شرع دیں بھی رشوت لگے ہیں کھانے
اشراف زادہ عالم قابل و پیر زادے | چنڈو و مدک وافیوں سب لگ گئے اڑانے

بالکل خدا نبیؐ کی دل میں حیا نہیں کچھ ۔ کم سن جوان لڑکے گانجا لگے جلانے
وعظ و نصیح جہاں ہو انکو اگر بلاؤ ۔ ہرگز وہاں نہ آویں تیلا ویسع بہلانے
مقدور ہوتے حج کو جاویں نچھوڑ گھر کو ۔ کہتے ہیں کون جاوے تکلیف یوں اٹھانے
شہ وادل اونکا دادا جو پیر ہیگا بانکا ۔ وہاں جھولی بھاؤ ڑالے حج کو لگے من جانے
کپڑے سیاہ کر کر پہنیں بجسم ابتر ۔ کر دوم دوم ہر جا آگ لگے جگانے
پُر زر بھی ہیں اگر تو وہاں بھیک مانگ کھاویں ۔ اور پھر کندوریاں کر بجاویں شادیانے
بدچال عورتیں بھی چھٹی کو پوجتی ہیں ۔ سیندور وتیل بتی لیجاویں وہاں لگانے
چھٹی جو ہیگا پتھرا منگوا کے کالا بکرا ۔ اوسکی کراویں جترا دیکھو یہ کارخانے
چوٹی کو کھول بھگتن گھومے بھی سر ملا جب ۔ اولاد اوس سے مانگیں سر تک لگے جھکانے
افسوس واحسرت کرتے ہیں کیسی بدعت ۔ کہلاتے دیندار اور یہ اونکے کارخانے
محشر میں حال اونکا کیا ہوگا اے عزیزو ۔ میں کہہ نہیں ہوں سکتا میرا خدا ہی جانے
اے مشفقو رفیقو حافظ کا وعظ سنکر ۔ اسلام پر چلو تم سب چھوڑ دو بہانے

پند سودمندی برای جاہلان

افسوس اے یارو سنو دنیا کا کیسا کار ہے ۔ الفت تو عورت سے رکھیں اور باپ سے عار ہے
ماں باپ کو تکلیف دیں ہر دم غضب ان پر کریں ۔ کچھ خوف حق سے نا ڈریں کیا دل بنا فجار ہے
عورت جو کچھ کہہ دے ذرا خوش ہو اوسے لاویں بجا ۔ گر کچھ کہیں ماں باپ تو بولیں مجھے تو کار ہے
بلکہ کہیں ہو کر خفا جاتا نہیں میں جا رے جا ۔ کیا مجھکو نوکر ہے رکھا یا تو مرا مختار ہے
نادر بھی شے عورت اگر مانگے تو اوسکو دو دو تر ۔ لاویں ہر فن ڈھونڈ کر جلدی سے بے تکرار ہے
عورت تو کیا عورت کے گر ماں باپ بلواویں ادھر ۔ جلدی سے جاویں دوڑ کر پوچھیں کہو کیا کار ہے
افسوس ماں باپوں سے بھی افضل ہے گیا وہ سبھی ۔ جس سے یہ عزت ہو گئی اونسے تو یہ گفتار ہے
کس ناز سے تجھکو بھلا پالا سنبھال پر ملا ۔ خود آپ نا کھا کر کھلایا تجھکو سو سو بار ہے
او بیوقوف اور بیخبر بچپن ذرا تو یاد کر ۔ جب طفل تھا کیسا تھا تو اور اب تیرا کیا کار ہے
اوس وقت پر یہ ساس اور سسر کہاں اے بے بتا ۔ دھونے نجاست تھے تیری ماں باپ جب انپیار ہے

قرآن میں ماں باپ کے آداب کا ہیگا بیاں
ماں باپ کے دلکو اگر کوئی دکھاوے بد گہر

نیچے قدم ماں باپ کے فردوس بے تکرار ہے
اوسکے لئے ہیگی سقر جس میں عذاب اور مار ہے

جس میں رضا ماں باپ کی ہو کام کر حافظ وہی
انکار کر اُس سے نہ تو راحت اگر در کار ہے

یا رب تو لہابیوں سے ہم سب کو بچالے
اور انکی کتابوں پہ عمل کرتے ہیں جو جو
حضرت سے ہمارے جنہیں کچھ بغض و حسد ہے
اون مرتد و گمراہ سے اللہ رکھے دور
اور دوسری یہ عرض ہے تجھ سے میرے مالک
ایمان سے ہم سبکو جلا مار الٰہی
مختار ہمارا ہے ہمیں اُن سے بچا تو
دجال کے خلفاؤں نے ہے دھوم مچائی
اے مومنو مانگو یہہ دعا حق سے ہمیشہ
تقلید اماموں کی جہولوں نے دیا چھوڑ
حافظ کو بچا انسے یہی عرض ہے ہر دم

اور اونسے جو ہیں اونکے قریں بیٹھنے والے
منہہ اونکے قیامت میں جہانیں بھی ہوں کالے
لاریب وہ مذہب سے ہمارے ہیں نرالے
جو صاحب ایمان ہیں خدا اونکو سنبھالے
اس ملک سے سب جاویں لہابی یہ نکالے
ہم اپنے کئے کام سبھی تیرے حوالے
حاکم ہے تو اور ہم ہیں مدد چاہنے والے
پڑھکر کسی اوستاد سے دو ایک رسالے
اللہ ہمیں دام لہابی میں نڈالے
اور ایک نیا اپنا طریقہ ہیں نکالے
اور رہنا دنیا سے بہ ایمان اٹھالے

قصیدہ داڑھی منڈونکی تنبیہ میں

حدیث شریف

اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحَىٰ
خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں

اے جوانمردو تمہیں داڑھی منڈانا منع ہے
حق نے فرمایا اَطِیعُوا اللہَ وَ اَطِیعُوا الرسول
پھر جو تم داڑھی منڈاتے لب بڑھاتے ہو سدا
کیوں نہیں تم رکھکے داڑھی پست کر لیتے ہو لب
پہنتے ہو کوٹ اور پٹلون پیتے ہو چرٹ

شکل و صورت اپنی زنخونسی بنانا منع ہے
قول حضرت سے بھی یہ سب کا رخانا منع ہے
کب ہے جائز کیا نہ ہکو تم نے جانا منع ہے
کیا تمہارے واسطے داڑھی بنانا منع ہے
کیا نہ تمکو ایسے جنٹلمن کہانا منع ہے

کرتے ہو گڈ نائٹ شکو و نکو گڈ مارننگ سر
گر ہے امرد یا زنانی صورت و سیرت کا شوق
ہاتھ اور پیروں کو تو کرتے ہو جو مہندیسے سرخ
وعظ اور مولود کی مجلس سے سوسو کوس دور
صاحبو تو یہ کرو انفال بد یہ چھوڑ دو

اَلسّلامُ علیک کا کیا لپ پہ لانا منع ہے
پر لباس زرد یہ تم کو سہانا منع ہے
کیا نہ مردوں کے لئے ہمکو بتانا منع ہے
راگ کی محفل میں آیا کیا نہ جانا منع ہے
دین کے احکام میں حیلہ بہانا منع ہے

تلخ حافظ کی نصیحت تو ہے لیکن نیک ہے
نیک باتیں سن کے اوس سے منہ پھرانا منع ہے

قصیدہ مبارکبادی شادی خانہ آبادی

ہو مبارک تمھیں یہ حق سے مبارکبادی
وارثو آو بنا اور بنی کو دیکھو
یہ سرانجام خوشی بزم سعادت تم کو
فضل اللہ سے تم دونوں ہو شاد مدام
ہار و سہرا تمھیں اور گجرے مبارک ہوویں
جو کوئی سنتا ہے اذکار رسوم شادی
تم کو اللہ مبارک کرے یہ ساعت و روز
اے بنے حق سے بنی تمکو مبارک ہووے
شکر اللہ کرو آج بنے کے پیارو
دوستوں کو ہے یہ شادی سے ہمیشہ شادی
ہو یہ منظور نظر شعر ہمارا یارو

آپ کو دیتے ہیں ہم دل سے مبارکبادی
اہل مجلس ہیں سبھی دیتے مبارکبادی
ہو مبارک یہی تم کو ہے مبارکبادی
یہ دعا اپنی ہے اور یہی مبارکبادی
اور شب گشت کی ہر دم ہے مبارکبادی
شوق سے آتا ہے وہ دینے مبارکبادی
شور یاروں نے مچایا ہے مبارکبادی
دل سے ہر ایک کے یہ نکلے ہے مبارکبادی
حق نے یہ روز دکھایا ہے مبارکبادی
دشمنو تم بھی دو خوش ہو کے مبارکبادی
ہم نے یہ دل سے سنا دی ہے مبارکبادی

دوستو شوق سے آؤ اسے دیکھو سنلو
یہ تو حافظ نے بنایا ہے مبارکبادی

تمت ربا عی بالخیر

جو پڑھے اسکو کرے مجھکو دعا
یا الٰہی راستی پر سب کو رکھ

ربنا محشر میں ہو اس کا بھلا
ہے میری یہ التجا صبح و مسا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در بحر طویل

ہو جب لبوئے سماروان وہ رسول سرورِ دو جہاںؐ
پس و پیش لاکھوں ملائکاں بادب ان کی گردی دواں

غرض اس گھڑی کا منو بیاں تھے رکاب تھامے فرشتگاں
کبھی جبرئیل بھی خوش وہاں یہہ کہے تھا ادھر میں ہر زماں

بلغ العلےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ

کشف الدجےٰ بجمالہ
صلوا علیہ و آلہ

گئے یہاں سے پہلے سما پہ جب وہ رسولؐ سرورِ خوش لقب
کہا اس نے کون ہے کیا سبب کہو کام کیا مجھے زود اب

کہا دار بان سے امیں نے تب درِ چرخ کھولدی بادب
یہاں کون آیا ہی نیم شب کہا ہے نبیؐ شہِ عرب

بلغ العلےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ

کشف الدجےٰ بجمالہ
صلوا علیہ و آلہ

گئے پہلے چرخ سے جب گذر وہ حبیبؐ خالق ذی قدر
کوئی فرش کرد ہا راہ پہ کوئی دیکھتا ہے نگاہ کر

کی ہر ایک سمت کو جو نظر یہی دیکھا آپ نے سر بسر
کوئی دوڑا آتا ہے شاد تر کوئی سب سے کہہ رہا یہہ خبر

بلغ العلےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ

کشف الدجےٰ بجمالہ
صلوا علیہ و آلہ

کہیں راہ تکتے خلیلؑ عم کہیں خضر سر کو نبائے خم
ہیں ندائیں مارتیں دمبدم وہ شہ عرب وہ مہِ عجم

کہیں نوحؑ آدمؑ ذی نعم کہیں حوریں باندھکے صف بہم
کہ بیا بیا شہ ذوالکرم یہی کہتی آتی تھیں ہر قدم

بلغ العلےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ

کشف الدجےٰ بجمالہ
صلوا علیہ و آلہ

جو وہیں پہنچے آپ قریب جا وہ رسول سرورِ دوسرا
مہ و مہر ایسا خجل ہوا وہیں سر کو اپنے جھکا لیا

کہوں کیا میں آپ سے ماجرا ہوا شور صلِ علیٰ بپا
بخوشی خوشی و بصد ولا وہاں ہر فرشتہ یہ کہہ اٹھا

بلغ العلےٰ بکمالہ
کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

ہوئے جبکہ داخلِ لامکاں وہ جو راز تھا وہ ہوا عیاں
یہ غرض ہے آپکی خود زباں کہ وہ شعلہ نور کا ساتھا وہاں
کوئی کہتا پردہ تھا درمیاں کوئی کہتا کچھ نہیں تھا وہاں
ہوئی اس سے گفتگو بےگماں یہ سخن بصدق یقیں ہے یہاں

بلغ العلےٰ بکمالہ
کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

جو ہیں آئے وہاں سے مکاں پہ وہ رسول سرور بحر و بر
غرض عمرؓ و عثمانؓ علی ببر ہیں سچا کی بعد ز بوبکرؓ
کیا بوبکر سے یہہ سب ذکر وہ سچائے آپ کو پیشتر
یہی حافظا ہے سخن نشر یہی راویوں سے بھی ہے خبر

بلغ العلےٰ بکمالہ
کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

قصیدہ دیگر در بیان معراج

تم ہو سرتاج یا رسول اللہ
اہل معراج یا رسول اللہ
آپکا کون ہے شہا ثانی
حق نے کی آپکی ہے مہمانی

تمکو بلوایا عرش اعظم پر
حق تعالیٰ نے اے میرے سرور
خاتم المرسلین کیا تم کو
شافع المذنبین کیا تم کو

ایک شب جبرئیل آ در پر
عرض کی اے خدا کے پیغمبر
حکم حق سے یہاں ہوں میں آیا
بعد صلوٰۃ حق نے فرمایا

میرے محبوب سے یہہ کہہ جاکر
حق بلاتا ہے تم کو اے سرور
امرِ حق سے کے در پہ آیا ہوں
اک براق اپنے ساتھ لایا ہوں

بزم افلاک گرم ہے ساری
باغِ جنت میں بھی ہے تیاری
عرش بھی زیب سے مزین ہے
ہر ملک جا بجا معین ہے

دھوم ہے فرش سے بعرش علےٰ
آج آتا ہے دلبر مولا
آج آتا ہے آسماں پہ وہ
آج آتا ہے لامکاں پر وہ

بہر تعظیم تھے کہیں موسیٰ
کہیں ادریس کھڑے تھے اور عیسیٰ
کہیں داؤد اور ذبیح اللہ
اور کہیں تھے کھڑے خلیل اللہ

کہیں ایوب تھے کہیں یحییٰ
کہیں آدم تھے اور کہیں حوا
الغرض تھی مچی وہاں یہ دھوم
آج آتا ہے دلبر قیوم

جب چلے گھر سے سرورِ عالم
چرخ اول پہ پہنچے جا جس دم
دیکھتے آپ ہیں وہاں پہ کیا
انبیا ہیں تمام استادا

مسجدِ اقصیٰ میں انبیاؤں کی
فخرِ عالم نے پیشوائی کی
جب گئے آپ چرخ ہفتم پہ
بولے جبریل تب جھکا کر سر

یارسول خدا اگر یہاں سے
بال بھر میں بڑھوں ذرا آگے
میرے جل جائیں سارے بال اور پر
رہ گئے جبرئیل یہ کہکر

وہاں سے آگے کو شافع محشر | نور و ظلمت کے پردے طے کر کر | جلوہ افزا ہوئے بعرش علی | وہاں سے قوسین و قاب پہنچ جا
راز مخفی سے ہو گئے آگاہ | ہاں فاوحی ہے تب رسول اللہ | نور حق ہو گیا عیاں اس دم | ملگئے دونوں نور وہاں باہم
کہتے مابین پردہ تھا باقی | کوئی کہتا بہم تھے وہ آپہی | جو جو کہنا تھا اور سننا تھا | کہے آپس میں اور سنے سارا
چار رکعت نماز وہاں پڑھکر | آئے گھر اپنے شافع محشر | حال معراج ہو گیا اب تام | بھیجو صلوٰۃ بر نبی مادام

صدق نیت سے بارہا حافظ تو بھی صلوٰۃ پڑھ سدا حافظ

مربع — چرخا نامہ — جدید

پہلے کر شکر الحمد للہ
لکھوں نعت نبی بعد اللہ
تن کا چرخا عجب ہے نوادر
تم بھی ہو جاؤ اب اس سے ماہر
تنکے چرخے میں نکلا زباں ہے
پھرکی پر جیب اوسکی دہاں ہے
دونوں تخم اوسکے یہہ دونو پا ہیں
پسلیاں اوسکے پاتے بجا ہیں
ناک اسمیں الف کی شکل ہے
جملہ پیچیدہ کلمہ سے کل ہے
خلق پرنی میں ہے دم کا تاگا
یار ہار روز و شب وہ ہمیشہ
یہہ جو چرخا بنایا ہے ستار
ہے یہہ چرخے سے تم کو اگر کار
آب و آتش ہوا خاک و مٹی
حق نے قدرت سے خود اپنی آپہی
جب ہوا پانچ عنصر سے تیار

بعد بسم اللہ با اسم اللہ
ذکر چرخا سنو ہو ہو اللہ
عاشقوں پر یہہ ہے رمز ظاہر
پھیرو چرخے کو ہو تن کے طاہر
غور کر دیکھ تو تو عیاں ہے
اوس کا ہو ہو ہمیشہ بیاں ہے
اور سر میں یہہ بیٹھک کی جا ہیں
ہو ہو اس سے نکلتے صدا ہیں
دونوں آنکھیں اسکی اصل ہے
اسمیں ہو ہو کا رہتا شغل ہے
مال اوسکی رگوں کا ہے مالا
کرتا گردش ہے در ذکر مولا
رمز تن پر کیا اس کو اظہار
لو یہہ کاتو کرو اپنا سونسار
ملکے باہم ہوئے جب ہر ایک جی
کیا تیار اک چرخا خاکی
ربع حرفی رکھا اسم اظہار

(۱) اصل میں عناصر چار ہیں مگر فقیر ونکے وجود یہ رسالہ میں پانچ عناصر لکھتا ہے اس سبب سے پانچ عناصر کا حال لکھا گیا ہے ۱۲

دم کا داخل کیا اسمیں یہہ تار
جو ہے مخت رو وہ چرخے والا
رنگ اقسام کے اس میں ڈالا
رنگ پانچوں کے ہیں پانچ دیکھو
کیا ہے اسرار چرخی میں دیکھو
گنج مخفی کا رستہ کروہات
دیکھو پھر آگے تم رنگ خمسات
اللہ اللہ خدا نے یہہ چرخا
رکھا ہر ایک کو موقع سے ہرجا
چرخا بیچیدہ ہے بھیگوں سے
یارو اس کو بچاؤ ٹھگوں سے
بلکے ساتوں بہم ساتھ سہیلیاں
آگے وہ ساتوں بوڑھیاں جوانیاں
آئی پھر وہانیہ ناسوت بیگم
بعد جبروت لاہوت بیگم
سہیلیوں پہلی ساتوں سہلیاں
پردہ غفلت کا کردور اس آن
جس نے ایمان کی پونجی پایا
تار کھینچا تو توڑا تڑا یا
چرخا ہشیار بیگم ڈلائی
پاس اسرار بیگم بلائی
بولی بہناں یہاں آؤ بیٹھو
دوئی تو عشق وحدت سے پینچو

پھر جو چھینکا کیا شکر غفار
دیکھو سانچے میں کیا اس کو ڈھالا
پیلا اوجلا ہرا لال کالا
کسی درویش کامل سے پوچھو
خوب سمجھو اسے اور پھیرو
آؤ تم پھر بمنزل اثبات
پانچ رنگوں نے پچیس ہیں ذات
کیسا نادر بنا یا مصفا
کیا ہی قدرت کا نادر تماشا
خوب محکم سراپا رگوں سے
دور بھاگو دوئی کے سگوں سے
ساتھ محلوں سے ساتوں نکلیاں
من عرف کی چڑھی سات سیڑھیاں
سہلی جس کی ہے ملکوت بیگم
پانچویں آئی ہاہوت بیگم
جا بلا لاؤ رنگ ین رنگلیاں
چرخا دو پولو کا تو ہم یہاں
تن کا چرخا اوسی نے پھرایا
ذکر حق ہو میں چرخا چلایا
درد و غم اس کا سارا بھلائی
دل غمخوار اس کا ربائی
ذکر کرتا ہے کیا چرخا دیکھو
حلق پرنی میں پھر تار کھینچو

عالم اجسام دنیائے فانی مرتبہ اسمائے الٰہی مرتبہ صفات خدا عالم ذات الٰہی مقام فنا فی اللہ

دھیان رکھ اپنا چرخے کے اندر
کاتو باریک تم سوت یکسر

بات شیطان کی سن کے اکثر
تار مت توڑو غصے میں آکر

ٹوٹے گا تم سے یہہ جو کبھی تار
ہوئینگے اللہ نبی تم سے بیزار

حشر کا روز جب ہوگا اظہار
ہوگی تم پر غضب کی وہاں مار

کیا کہوں تجھکو کیسا ہواری
تار دکھتا نہیں تجھکو کیاری

توڑ مت تار تو اے دکھیاری
چھوڑ غفلت پکڑ ہوشیاری

مت گنوا کھیل میں دن و راتاں
اور نہ ہنس ہنس کے دکھلا تو دانتاں

دلکو چرخے میں رکھ کر نہ باتاں
کھاوگی ورنہ کل خوب لاتاں

اچھی چیزوں کی خواہش ہر کرتی
دل نہ چرخے میں بالکل ہے دہرتی

اب تلک بھی نہیں تو سدھرتی
چھوڑ بھوڑ نیاپن تو کرتی

تار کھینچو یہ بسم اللہ ہی بی
بیچ دو با ہو اللہ ہی بی

کرکے محکم بہ الا اللہ ہی بی
اس شغل میں رہو اللہ ہی بی

رکھ نہ ابلیس لعنہ کی صحبت
ذکر میں تیرے لاویگا حرکت

مان لے دیکھ میری نصیحت
ورنہ آخر اٹھاوے گی ذلت

صحبت بد نے ہے تجھ کو گھیرا
دل میں تیرے بھرا ہے اندھیرا

تجھ کو کیا جانے کیا ہیگا پھیرا
کیوں سدا کرتی ہے تیرا میرا

حرف کلمہ کے ہیں جملہ بارا
ثانی بارا ہیں اولا ہیں بارا

پوچھو مرشد سے جا بھید اس کا
ہوگا تمکو خبر حال سارا

دوستو سن لو یک رمز تانا
کھوٹیاں ذکر حق کی جمانا

تار دم حلق پر نی سانا
گھر نہ تن نے میں کوئی بھول جانا

چھ میں ہزار دم کے ہیں کل تار
شب کے بارہ ہزار آمیں ہیں تار

تین ہزار ہیں گھڑی کے سو یار
سارے سات اکیسو اسی اظہار

ساڑھے سات اکیسو اسی دیکھو
یہہ اتار وہ چڑھاؤ کے سمجھو

گر سمجھے تو سمجھو عزیزو
ورنہ تم غوطے ناحق نہ کھاؤ

پانچ عنصر کے ہیں پانچ پونجان
جلد پونجی کے پچیس ترکان

تین سو ساٹھ اسکے ہیں پہچان
اور ہر دن کے چوسٹھ ہیں تاران

دیکھو چرخا یہ کیا بے بدل ہے
اسکی ہر شئے میں کلمہ کی کل ہے

اس پہ کرتا جو کوئی عمل ہے
اس پہ بیشک خدا کا فضل ہے

واہ کیا خوب ہے تن کا چرخا
اسمیں قدرت کا ہے سب تماشا

صرف آدم کا ہے ایک حیلہ
ورنہ رب ہیگا موجود ہر جا

سن کے نام محمد کو اس دم
کہو صلوا علیہ وسلم

آل و اصحاب پر ان کے ہر دم
سب کہو ملکے صلوٰۃ دائم

سنکے چرخا یہ نو تازہ تیار
جو کرے گا عمل اس پہ دیندار

خوش رہیگا دو عالم میں ہر بار
پائیگا حشر میں حق کا دیدار

احمد پاک شاہ امم ہے
ہاتھ میں انکے میری شرم ہے

اونکا حافظ یہہ خاک قدم ہے
لو یہہ چرخا ہوا اب ختم ہے

قصیدہ در بیان طوطا و پنجرا

جواب

اَللّٰہُ اَللّٰہُ ھُوْ — اَللّٰہُ ذو الجلالہ

قصیدہ

پنجرا خدا نے قدرت سے
کیسی بنایا حکمت سے
پنجرا بنا میرا مولا
طوطے کو اس میں ڈالا

پنجرے کا کیا کروں بیاں
عجب خدا کی ہیگی شاں
پنجرے کا ہر اک اعضا
رگوں سے محکم کر ڈالا

صورت و سیرت میں انساں
ہنیں بنایا سب بیجاں
کئی لباس زیور سے
اسے سجا ہے خوش ہو کے

کئی قسم کا کر سنگار
کیا ہے پنجرا بس تیار
بجا طر طوطا داور
چڑھایا زیور پنجرے پہ

کیا خدا نے پھر اس دم
کرو یہہ طوطے کو محکم
اوسے بٹھاؤ پنجرے میں
یہجا رکھو بس پنجرے میں

وہیں جھکا سر کو طوطا
کہا کہ اے میرے مولا
کبھی خدایا ہرگز میں
نہ بیٹھونگا اس پنجرے میں

اندھیرے اس پنجرے میں اب
کہا خدا نے طوطے سے
بھتیں سبھوں سے کرنا ہر
جو آیا طوطا پنجرے میں
قسم قسم اور کئی بھانت
ملائی روغن نان و شیر
کرے نہ پچھلا وہ دن یاد
اسیطرح گذری کئی برس
چلو بہت کی تم نے سیر
وہ سیدم آکر بلی وہاں
تمام خویش و بھائی یار
کہیں یہ رو روئیں جا سب
اگرچہ تھی تم کو الفت
جو خرچے پنجرے پر تھے دام
اسے دفن جنگل میں کر

نہ مجھکو دخل کرنا رب
بیٹھو اس میں خوش ہو کے
نکالیں گے پھر ہم باہر
ہوا ہے پنجرا خوش جی میں
لگا خوشی سے کرنے بات
وہ کھاوے جیسے بڑی امیر
پکڑ لیجاوے گا صیاد
رہا نہ دل پر کس کا ترس
تمھاری بس ہے ابھیں خیر
پکڑ لی نڈا کھینچی جان
لگے ہیں رونے زار و زار
رکھیں یہ پنجرا کیونکر اب
کہاں ہو پھر اوس کی ریت
وہ ہو گئے آخر ناکام
خوشی سے پھر آتے ہیں گھر

اندھیرے پنجرے میں اب یوں
تھوڑے دنوں بیٹھو اندر
بحکم رب اس دم طوطا
لگا ہے طوطا تب اوڑنے
طعام پکوا کئی اقسام
ہمیشہ کھاوے کرے کلول
نہ خوف بلی کا دل پر
قریب پنجرے کے بلی
یہ سن کے گل گئے پیر اور ہات
لگا جو ٹیں ٹیں کرنے تب
جو کوئی آتا پنجرے پاس
گیا جو طوطا دنیا سے
عجب تھا طوطا وہ پیارا
کوئی نہ ایک ساعت پنجرا
وہ گل کے پنجرا ہوئی دھول

ہو کے مقید بیٹھوں کیوں
کرو جہاں کی سیر اکثر
خوشی سے پنجرے میں بیٹھا
وہ سیر عالم کی کرنے
ہمیشہ کھاوے صبح و شام
گیا خدا کو اپنے بھول
کچھ ایسا لگیا ہے بے ڈر
جب آ کے طوطے سے بولی
رہی نہ طاقت کرنے بات
محل سے آئے دوڑے سب
الم سے بھرتا ٹھنڈی سانس
نہ آوے پھر کر اس جا سے
گیا ہے دل کر آوارا
مکانیں اپنے ہے رکھتا
اوسے چڑھاویں ہر دم پھول

کیا ختم حافظ نے اب
پڑھو صلوٰۃ و سلام سب

قصیدہ در زبان زنانی

یہی ریت الفت کی ہے کیا سجن
سجن کس طرح تو ٹلے گا مجھے
ارے کیوں سجن ایسا بیدل ہوا
سجن تجھ بنا کیسی گذرگئی یہاں
کہاں جا کے تجھکو پکاروں سجن
سجن بن میرے دلکو ہے بیکلی

ہمیں چھوڑ جنگل بنائے وطن
اگر جانی تو جدا ہوئے گا
تجھے بات کرنا بھی مشکل ہوا
تیری یاد میں نیند آتی نہیں
سجن اور سجن او پیارے سجن
ملاؤ سجن کو کوئی مجھ سے لا

سجن میں پکاروں کدھر جا تجھے
کبھی دل لگاتی نہ تجھ سے ذرا
کدھر جاؤں تجھکو پکاروں کہاں
کسی کی مجھے بات بھاتی نہیں
کدھر جاؤں بیٹھوں کہاں دل جلی
وگرنہ مجھے اب تو سم دو پلا

سجن کیسا مجھ کو گیا داغ دے
چلو اب سجن سے مجھے دو ملا
سجن تجھ سے تو تھا بھروسا بڑا
کہ غم سے نیا حال پامال ہے
ملے گا کہاں مجھکو ایسا سجن
سجن کیوں میرا ساتھ کرتا نہیں
الٰہی یہہ کر عرض میری قبول
ہمیں بخش ہم ہیں لباعارہ میں

گیا دل کا سب میرے آرام لے
جدائی میں تیری او پیارے سجن
کہ مجھ سے نہو گا کبھی تو جدا
الٰہی یہ کیا ماجرا ہو گیا
سجن بن نہیں دل کو چین امن
سجن عمر کی تیری ڈوری ٹوٹی
گناہ بخش ہم سبکے بہر رسولؐ
کہا یہاں تیے حافظ نے اسکو تمام

سجن کو میں کس طرح بھولوں بھلا
دیوانی ہوئی ہوں نہیں از جان و تن
الٰہی ہوا کیا میرا حال ہے
سجن مجھ سے میرا جدا ہو گیا
سجن مجھسے کیوں بات کرتا نہیں
کمائی میری آج ساری لٹی
تو غفار ہے ہم گنہگار ہیں
نبیؐ پر پڑھو سب درود و سلام

معجزہ حضرت صالح نبی علیہ السلام کا معہ اونٹنی دیکھے کے

حافظِ کمتر قلم جلدی اٹھا
معجزہ صالح کا پھر لکھ خوب تر
اپنے پیغمبر کے پہلے سر بسر
نام صالح تھا مبارک آپ کا
حضرتِ صالح سے سب چل کے وہاں
آئے خدمت میں ہم خوش ہو کے تب
یعنی اس پتھر سیاہ و سخت سے
پیدا ہوتے ہی وہ ایک بچہ جنے
یوں کہے با عجز اے میرے خدا
کردے پیدا عرض کر میری قبول
قدرتِ حق سے وہ سنگِ سخت تر
دیکھی سب نے قدرتِ ربّ الغنی
اوس شہر میں چشمہ تھا ایک خوشگوار
یوں لگی کرنے کو ہر اک سے بیاں

حمد کے لکھ بعد نعت مصطفےٰ
لکھتا ہے یوں راوی شیریں بیاں
حضرت صالح نبیؑ تھے ایک بشر
ایکدن کا یہہ ہے یارو ماجرا
معجزہ کوئی طلب کیجئے وہاں
اور کہے یوں عرض آکر یا نبیؑ
اونٹنی ایک زندہ ظاہر کیجیے
جب یہہ حضرت نے سنا ان کا کلام
کیا کہوں تو حال سب ہے جانتا
ہاتفِ غیبی سے یہہ آئی ندا
شق ہوا اونٹنی ہوئی وہ مشتہر
اب سنو تازی حکایت دوسری
پیتے تھے آب اس کا سب خورد و کلاں
ای جدا تو مجھ سے گر رکھتے ہو کام

مشک و عنبر سے زباں دھو پیشتر
بلکہ قرآں میں بھی ہے آیا بیاں
پاک طینت نیک خصلت پارسا
کافروں نے مصلحت کر یوں کہا
نکلے یہہ کرکے ارادہ سب کے سب
معجزہ ایک ہمکو دکھلا دو ابھی
اونٹنی پیدا ہو جس دم سنگ سے
ہاتھ سوئے رب اٹھا ہو شادکام
اونٹنی پتھر سے ایصاحب عقول
جا تیری مقبول کی ہم نے دعا
پیدا ہوتے ہی وہ بچہ بھی جنی
گوش اور دل سے ذرا تم اے اخی
ایکدن ایک فاحشہ عورت وہاں
تو میری اک بات سن لو تم تمام

پانی چشمہ میں نہیں باقی رہا
پیا نی پی جاتی ہے آ کر لا کلام
تشنگی سے مر رہے ہیں جانور
عیش و عشرت بعد تم مجھ سے کرو
سن کے اس عورت کا دونوں نے کلام
اونٹنی کو یک بیک زخمی کیا
حسرتا ان دونوں شخصوں نے ذرا
آیا حضرت کے قریں تب دوڑتا
دیکھے وہاں آوانا اس بچے نے تین
یوں کہے خالق سے آئندہ نواز
الغرض مقبول کر حق نے دعا
کوئی نا باقی رہا اس جا انام

تشنگی سے ہر بشر ہے مر رہا
مدعا اسوقت ہے میرا یہی
کیا چرند اور کیا پرند اور کیا بشر
راوی لکھتا ہے کہ وہ تھے دو بشر
تیغ لیکر نکلے وہاں سے وہ انام
اونٹنی ہوتے ہی زخمی بے شبہا
کچھ نہ کانپے دلیں از خوف خدا
اس گھڑی مسجد میں حضرت صالحؑ
ہو گیا دنیا سے رخصت بالیقین
یا الٰہی شہر یہ ویران کر
شہر ویران دم میں وہ سب کر دیا
معجزہ حافظ یہاں سے کر ختم

اونٹنی صالح پیمبر کی تمام
قتل تم جا کر کرو اوسکو ابھی
اونٹنی کو پہلے جا کر مار لو
نام سے اونکے ہوا ہیں بے خبر
جا کے جنگل میں اسے قابو میں لا
حق نے قدرت سے اٹھا اسکو لیا
اونٹنی کا الغرض بچہ جو تھا
بیٹھے تھے سجدہ میں سر اپنا جھکا
دیکھے حضرت صالحؑ نے جب یہ اثر
سب کو آفت میں پھنسا حیران کر
ہو گئے وہ خوار و خستہ سب تمام
بھیج حضرت پر درود دین مدام

اللّٰهم صل وسلم

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

وبارک علی محمد

ربنا یا ربنا یا ربنا
رحم کر از بہر ختم المرسلین
جز تیرے کوئی نہیں حاجت روا
ہے اسی سے بس مجھے شرمندگی
عمر اپنی مفت میں ہوں کھو دیا
ہائے کیا میں نے کمائی آبرو
تو میرا مالک ہے اور مختار ہے
عفو کر جو کچھ کیا ہوں میں خطا
اور بوقت نزع کلمہ از زباں
ہو نکیروں کا نہ مجھ پر زور و شور

استجب ہذا دعا یا ربنا
سخت مجرم ہوں الٰہی لطف کر
ہے غفور الرحیم تو ہی بجا
جز گناہوں کے نہیں کچھ میرے پاس
حسرتا واحسرتا واحسرتا
ربنا جو کچھ کیا ہوں خیر و شر
تو جو چاہے سو کرے ستار ہے
دونوں عالم میں مجھے رکھ سرخرو
نکلے میرے یا الٰہی ہر زماں
حشر میں پاؤں لوائے احمدی

پر خطا ہوں یا الٰہ العالمین
چھوڑ کر جاؤں کہاں نہیں تیرا در
کچھ ہوئی مجھ سے نہ تیری بندگی
مغفرت کی ربنا ہے تجھ سے آس
آؤں میں کس منہ سے تیرے روبرو
تجھکو ہے ہر ذرہ ذرہ کی خبر
اب طفیل حضرت خیر الوریٰ
اور دنیا سے اٹھا با آبرو
ہو نہ میری تنگ اور تاریک گور
ہووے مجھ پر اتنا لطف ایزدی

اور ترا دیدار بھی ہووے نصیب
کرنہ عصیاں پر تواب میرے نگاہ
ہو شفاعت مصطفےٰ کی بھی نصیب
سب پڑھوں خوش ہو کے تیرے سامنے
اور کروں میں دوسری یہ التجا
مشرکوں سا کر نہ مجھکو خوار تو
مومنوں کو یا خدا منصور کر
غیب سے روزی مجھے تو کر عطا
اور روزی میں ترقی میری دے

ربنا میری دعا ہو یہ مجیب
باغ جنت کی مجھے دکھلا فضاء
اور رہوں خدمت میں حضرت کی قریب
یہہ دعا حافظ کی یارب کر قبول
روبرو تیرے الٰہی سر جھکا
شرک و بدعت سے الٰہی دور رکھ
کافروں کو جا بجا مجبور کر
اور اپنی ذات والا کے سوا
چار یاران نبیؐ کے لئے

نار دوزخ سے الٰہی دے پناہ
ربنا تجھ سے یہی ہے التجا
اور جو میں نے وصف احمد ہیں لکھے
بہر حسنینؓ اور از بہر بتولؓ
مجھکو ایماں سے جلا اور مار تو
عشق میں تیرے سدا مسرور رکھ
لے میرے رزاق دیگر ہے دعا
غیر کا محتاج مت کر یا خدا
مستجب حافظ کی فرمایہ دعا

ربنا یا ربنا یا ربنا

آغاز مخزن القصائد برائی فوائد خاص و عام در نعت شفیع الانام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ بارھویں تاریخ ماہ جمادی الآخر شب جمعہ کو آپکے والد بزرگوار سے نور مبارک منتقل ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہؓ کو تفویض ہوا راوی لکھتا ہے کہ اس رات کو درگاہ ذوالجلال والکمال سے حضرت جبرئیلؑ کو حکم ہوا کہ تمام عالم کو با انوار اقدس منور کرے اور رضوان جنت دروازہ بہشت بریں کے کشادہ کر کر ہمارے محبوب کی آمد کا مژدہ پہنچا دے تاکہ ہر ایک درخت و ہر ایک ڈالی و ہر ایک پتا و ہر ایک پھول سلام کرنے کو جھک جاوے مالک دوزخ دروازہ دوزخ بند کر کے قفل لگا دے کیونکہ آجکی رات ہماری رحمت و شفقت محمدؐ کی امت پر بہت ہے آج ہمارا حبیب باپ کی پشت سے ماں کے رحم میں آتا ہے جس کی خوشی سے تمام ملائک کی زبان پر مبارکباد ہے پھر حکم ہوا ای جبرئیل جا اور ایک علم سبز محمدی فردوس سے لیکر خانہ کعبہ پر

استادہ کر اور اہل زمین کو مبارکباد دی ہے کہ آجکی رات نور محمدی باپ کی پشت سے ماں کے
رحم میں قرار پایا ہے خوش ہوئے امتیان محمدؐ اللہ تعالیٰ نے ایسا پیغمبر تم کو عنایت کیا زہے قسمت
اس شخص کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوے اور کلمۂ پاک سے مشرف رہو کر شرف حاصل کرے

اللھم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

کس سے حمد خدا بیاں ہووے | ہر سر مو اگر زباں ہووے | وحدہ لاشریک یکتا ہے | جس کا احکام کن نکاں ہووے

قصیدہ

مومنو اپنا پیشوا آیا
للہ الحمد مصطفےٰ آیا
پُر غنیا ہوگا دین مصطفویؐ
شافع دو جہانِ ذوالاکرام
شکر اللہ کا کرو یارو
اپنا غمخوار و دلربا آیا
روز و شب اب رہو سدا خرم
ہے نبیؐ اپنا بیگیاں حافظ

مژدہ ہو فخر انبیا آیا
ظلمت کفر ایک لخت بھی
حق کی جانب سے رہنما آیا
خاتم المرسلین وشاہِ امم
نارِ دوزخ سے اب نہ گھبراؤ
مُن کے تم مولدِ نبیؐ اسدم
دوستو دافع البلا آیا
بلکہ سالار دو جہاں حافظ

شاد ہو شاہِ دوسرا آیا
دور اب ہوگی از طفیل نبیؐ
اشرف الخلق سرورِ عالم
خاص محبوب کبریا آیا
غم کسی بات کا نہ فرماؤ
شادی اے مومنو کرو ہردم
بہترین پیمبران حافظ
مرحبا رحمت خدا آیا

نثر

راوی لکھتا ہے کہ جسوقت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو دردِ زہ معلوم ہوا اور بہ سبب تنہائی کے گھبرانے
لگیں اور کہیں افسوس اسوقت کوئی میرے نزدیک نہیں اگر عبد المناف کی بیٹیاں ہوتیں تو خوب ہوتا
اتنے میں کیا دیکھتی ہیں کہ کئی عورتیں حسین و خوبصورت آئیں کہ جن کے دیکھنے سے کچھ میرے دل کو تسکین
ہوئی میں نے پوچھا تم کون ہو انھوں نے کہا ہم بیٹیاں عبد المناف کی ہیں اور چند حوریں بہشت سے ملکر
آپکی تہنیت کو آئی ہیں میں یہ سنکر بہت خوش ہوئی آمنہ فرماتی ہیں کہ وقت ولادت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آواز میں نے ایسا دہشتناک سنی کہ جس کے سننے سے میں گھبرا گئی اور
ڈری اوتنے میں ناگاہ ایک مرغ سفید آیا اور اسنے اپنے پر میرے سر اور سینے پر ملے اوسیدم خوف وخطر

مجھ سے دور ہوا الغرض بارہویں ربیع الاول شب دوشنبہ صبح صادق کے وقت آفتاب سعادت برج اقبال سے طلوع ہوا یعنی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جمال جہاں آرا سے فرش خاک کو منور خوشبو سے معطر فرمایا اوسیدم سرور دو جہاں تولد ہوے اب مسلمانوں کو لازم ہے کہ یہہ قصیدہ براے تعظیم کھڑے ہوکر پڑھیں۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

اٹھو مومنو بہر تعظیم سب
تولد ہوے بادشاہ زماں
تولد ہوے آج ماہ کرم
تولد ہوے شافع المذنبین
تولد ہوے حامی امتاں
تولد ہوے دین کے پیشوا
تولد ہوے آج محبوب حق
تولد ہوے خاتم مرسلاں
تولد ہوے اشرف الانبیا

تولد ہوے بادشاہ عرب
تولد ہوے آج شمس الضحیٰ
تولد ہوے شاہ عرب عجم
تولد ہوے ماہ جود و عطا
تولد ہوے شاہ کون ومکان
تولد ہوے آج فخر البشر
تمامی بتوں کا ہوا سینہ شق
شفیع دو عالم تولد ہوے
تولد ہوے حافظ دوسرا

تولد ہوے سرور دو جہاں
تولد ہوے آج بدر الدجیٰ
تولد ہوے رحمت العالمین
تولد ہوے فیض شاہ وگدا
تولد ہوے خواجۂ دوسرا
تولد ہوے سرور بحر و بر
تولد ہوے مقتداے زماں
رسول مکرم تولد ہوے

نثر

کہتے ہیں کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے آپنے اپنی پیشانی روشن اوپر زمین کے رکھی اور سجدہ کیا اور انگلی شہادت کی آسمان کی طرف اٹھائی اور امت عاصی کی مغفرت چاہی اوسیدم ہاتف غیب سے یہہ آواز آئی اِشْهَدُوْا یَا مَلَآئِکَتِیْ اِنَّ حَبِیْبِیْ لَایَنْسٰی اُمَّتَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَکَیْفَ یَنْسَاهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی شاہد رہو اے فرشتو میرے کہ میرا دوست وقت ولادت امت کو نہ بھولا تو قیامت کے دن کیونکر بھولیگا اس واسطے آپکی شان میں وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ آیا ہے آمنہؓ فرماتی ہیں کہ بعد تھوڑے عرصہ کے آسمان سے ایک ابر سفید آیا اور حضرت کو میری گود سے اوٹھاے گیا پھر ایک آواز آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک چاروں سمت عالم میں پھراؤ اور ان کا جمال جہاں آرا دکھاؤ تاکہ تمام مخلوق آپکی صورت سے واقف ہوے پھر فرماتی ہیں کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے

اوس شب کو میرے مکان میں چراغ نہ تھا مگر ایک نور مجھکو ایسا دکھائی دیا کہ اوسکی روشنی سے مجھے ملک شام کے محل نظر آئے اور بعد اسکے کچھ عورتیں آئیں میں نے اونھیں دیکھکر پوچھا تم کون ہو انھوں نے جواب دیا آمنہ ہم سے ڈر مت خوف مت کھا ایک نے انمیں سے کہی میں حوا ام المومنین ہوں دوسری نے کہی میں سارا اسحاقؑ کی ماں ہوں تیسری نے کہا میں ہاجرہؑ ہوں چوتھی نے کہی میں آسیہ ہوں یہہ کہکر انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لیا اور نہلا کر بہشتی لباس پہنا کر میری گود میں لا دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسیوقت سر مبارک اپنا سجدہ میں رکھا اور یہہ کہا

اللھم صل وسلم	جواب	وبارک علیہ

بلغ العلے بکمالہ	کشف الدجے بجمالہ		حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ

قصیدہ

فرمائیے یہہ خیر الورا یا ربّ ہب لی اُمتی	سر اپنا سجدہ میں جھکا یا ربّ ہب لی اُمتی
اُمت کو میری بخشدے یا رب تو میرے واسطے	کوئی نہیں ہے جز ترے یا ربّ ہب لی اُمتی
تو پاک ہے سب سے بری ہمسر نہیں تیرا کوئی	تو لم یلد ہے آپ ہی یا ربّ ہب لی اُمتی
تو قاضی الحاجات ہے تو رافع الدرجات ہے	تو مستمع دعوات ہے یا ربّ ہب لی اُمتی
حاضر ہے تو ناظر ہے تو ناطر ہے تو قادر ہے تو	اول ہے تو آخر ہے تو یا ربّ ہب لی اُمتی
ستار تیرا نام ہے مختار تیرا نام ہے	غفار تیرا نام ہے یا ربّ ہب لی اُمتی
حافظ ہے اور رزاق تو ہم سب کا اے خلاق تو	کر رحم پر اب اشفاق تو یا رب ہب لی اُمتی

نثر

آمنہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے میں نے تین شخصوں کو دیکھا کہ ایک کے ہاتھ میں آفتابہ نقرہ کا دوسرے کے ہاتھ میں طشت زمرد کا تیسرے کے ہاتھ میں سفید ریشم کا کپڑا میری گود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا اور اس طشت میں بٹھلایا اور سات بار نہلایا اور وہ حریر سفید پہنایا اور ایک انگوٹھی نکالی اور دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اس خاتم سے مہر نبوت کر دی اور انمیں سے اس شخص نے چند باتیں آپ کو تلقین کیں وہ باتیں میری سمجھ میں کچھ نہ آئیں پھر دوسرے شخص نے آنکھوں کو اونکی بوسہ دیکر کہا خوشخبری ہو تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ

وسلم اللہ تعالیٰ اتم کو علم لدنی بخشا یعنی علم اولین وآخرین ظاہری و باطنی آپ کو عنایت فرمایا اور بشارت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب پیغمبروں سے علم و حلم زیادہ بخشا اور بہترین پیغمبر بنایا راوی بیان کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تولد ہوئے اوسوقت جتنے بت پرست روئے زمین پر تھے ایک رات اور ایک دن سب کے سب گنگ رہے اور چودہ کنگرے محل سے نوشیروان کے گر گئے یک بیک محل میں لرزہ آگیا اور آتشکدۂ فارس جو مدتوں سے روشن تھا بجھ گیا اور جتنے بت سر زمین پر تھے سب کے سب اوندھے سر زمین پر گر گئے پھر ایک شخص آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہہ میں بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تمکو یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ پر ایمان لائیگا بیشک وہ تمہاری امت کے زمرہ میں داخل ہوگا عذاب دوزخ سے رہائی پاویگا الٰہی ہم گنہگاروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت نصیب کر تیری اور تیرے حبیب پاک کی پیروی عنایت کر آمین آمین یارب العالمین

اللهم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علی محمد

سلطان دو جہاں کی محبت نصیب کر
یارب میں تجھ سے دولت و زر چاہتا نہیں
یارب ترے حبیب کی خدمت نصیب کر
مجھ کو رسول پاک کی رویت نصیب کر

بے چین ہجر میں ہے دل زار الغیاث
یارب یہی ہے صبح و مسا میری آرزو
مجھ کو حبیب پاک کی قربت نصیب کر
محشر میں مصطفےٰ کی شفاعت نصیب کر

عاجز ہوں بے نوا ہوں سراپا ہوں پرُ خطا
طیبہ کے دیکھنے کی ہمیشہ ہے آرزو
مجھکو شفیع حشر کی رحمت نصیب کر
یارب دکھا دے یہ مجھے دولت نصیب کر

پہنچا کسی طرح سے مدینہ میں اب مجھے
ہے ایسا شوق نعت ہی لکھتا رہوں سدا
اتنی ضرور الٰہی مسرت نصیب کر
بار الٰہ اتنی ہدایت نصیب کر

یارب یہی ہے حافظ کمتر کی آرزو
ہر دم رسول پاک کی مدحت نصیب کر

قصیدہ دربیان یہودی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم مع نظم و نثر

روایت ہے کہ ملک شام میں ایک یہودی رہتا تھا وہ یہودی علم توریت میں بڑا قابل و فاضل تھا کہتے ہیں شنبہ کے روز توریت پڑھنے میں مشغول تھا کہ اس نے توریت میں نام آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کا چار مقام میں لکھا دیکھا تب مارے عداوت کے اس نے ورقوں کو نکال کر آگ میں جلا دیا پھر دوسرے روز وہی نام مبارک کو چھ جاے پر لکھا پایا تب بھی مارے عداوت اور بغض کے اس نے ان ورقوں کو نکال کر آگ میں جلا دیا تیسرے مرتبہ بھی اس نے اوراسی مقام پر نام نامی زیادہ لکھے دیکھا تب وہ شخص نہایت حیران ہوا اور کہا یا اللہ یہہ کیا ماجرا ہے اور یہہ کس کا نام ہے کہ میں نے اس نام اقدس کو تین مرتبہ توریت سے نکالکر آگ میں جلا دیا اور وہی نام نامی زیادہ لکھا پایا اگر ایسا ہی ہو تو اس نام اقدس سے تمام توریت بھر جائیگی اس خیال میں تھا کہ یکایک اس کے دلمیں اس نام پاک سے محبت پیدا ہوئی اور مشتاق زیارت ہو کر راتدن منزلیں طے کرتا ہوا مدینہ منورہ میں جا پہنچا تو اول حضرت سلمان فارسیؓ سے سے ملاقات ہوئی اس یہودی نے جانا کہ شاید یہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہہ سمجھکر نہایت ادب سے سر جھکا کر یہہ سلام کیا

قصیدہ

اللھم صل وسلم وبارک علیہ

یا حبیب خدا سلام علیک
یا نبی الورا سلام علیک

نام نامی عجب تمہارا ہے
مصطفٰے مجتبٰے سلام علیک

آپ لاریب شک ہو یا احمدؐ
اشرف الانبیا سلام علیک

تم رسول خدا ہو شاہا یقین
نور ذات خدا سلام علیک

آپ شاہ اُمم ہو شاہِ زماں
مرحبا مرحبا سلام علیک

آپ کو بالیقین خدا نے کیا
فیض شاہ وگدا سلام علیک

حق نے تم کو کیا ہے یا احمدؐ
خاتم الانبیا سلام علیک

کوئی تم سا ہوا نہ ہووے گا
سرورِ دوسرا سلام علیک

حافظ بے نوا کو محشر میں
اپنا دو آسرا سلام علیک

نثر

حضرت سلمانؓ نے دلمیں سوچا کہ شاید یہہ شخص کوئی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے شاید ملاقات کے لئے آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو انتقال فرمائے آج تیس روز ہوئے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا حال اس شخص سے ظاہر کرتا ہوں تو یہ شخص ناامید ہو جاتا ہے بہتر ہے کہ اس کو یاران حضرت کے قریب لے چلئے یہہ سوچکر اس شخص سے سلمانؓ نے یہ کہا

قصیدہ

اے شخص میں نبیؐ ہوں نہ شاہِ انام ہوں
لیکن رسولِ پاک کا ادنیٰ غلام ہوں
خدامِ مصطفےٰ ہوں یہی میرا کام ہے
مشہور خلق میں میں یہ سلمانؓ نام ہوں
خدمت میں دل سے رہتا ہوں خیر الانام کی
کرتا میں جان و دل سے پیمبر کا کام ہوں
نام نبیؐ یہ شوق سے اور جان و دل سے میں
پڑھتا درود صبح سے لے تا بہ شام ہوں
منظور تجھکو گر ہے وصالِ محمدیؐ
چل تیرا شوق و ذوق سے کر دیتا کام ہوں
یارانِ مصطفےٰؐ سے ملاتا ہوں میں تجھے
کرتا یہ کام چل کے تیرا لا کلام ہوں
حافظ انھیں کے نام کا ہوں روز و شب سدا
عاشق انھیں کی ذات کا لبِ مدام ہوں

نثر

یہ کہکر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس یہودی کو اپنی ہمراہ لیکر مسجد نبویؐ میں آئے اس جگہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور دوسرے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غم میں ملول و محزون بیٹھے تھے وہ یہودی زیارت رسولؐ خدا کا شوق نہایت رکھتا تھا سو جان سے مشتاق تھا حضرت علی شیر خداؓ کو سمجھا کہ شاید یہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہہ سمجھکر نہایت عجز و انکساری سے یہ کہا اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

یا نبی اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
یا حبیب اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
تم حبیبِ حق ہو بیشک اور رسولِ کبریا
یا رسولؐ اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
تم کو سب پیغمبروں کی حق نے بخشی سروری
فخر روح اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
آیتِ لولاک نازل ہے تمھاری شان میں
اور کلام اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
آپکے کیا ہی مبارک نام ہیں صلِ علیٰ
ابن عبد اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
یا نبی لاریب و شک تم کو کیا اللہ نے
تاجِ خلق اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
پیشوائے انبیا والا مراتب آپ ہو
رتبہ میں واللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
حافظ کمتر کی جانب سے ہے دیکھو بزم میں
شور صلی اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام

نثر

جس وقت نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا تمام اصحاب بے اختیار رونے لگے الغرض اوس یہودی سے حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا نے پوچھا اے شخص تو کون ہے جو ہماری مصیبت تازہ کرتا ہے اور زخم دل پہ نمک چھڑکتا ہے آج تین روز ہوئے کہ وہ نبی آخرالزماں وہ شفیع انس وجاں وہ ہمارے سردار سید الابرار نے اس دنیائے دوں سے رحلت فرمائی قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ وہ یہودی یہہ بات سنتے ہی بے ہوش ہوکر گر پڑا اور اپنا سر ٹیک رو رو کر یہہ کہنے لگا۔

اللھم صل وسلم　　**قصیدہ**　　وبارک علیہ

دیکھا نہ جمال شہ ابرار صد افسوس	محروم رہا دائے ز دیدار صد افسوس
ضائع یہ سفر ہو گیا تقدیر تو دیکھو	حاصل ہنوئی دولت دیدار صد افسوس
ہیہات رہی دل ہی کی امید یہ دل ہیں	محنت یہہ گئی مفت ہے بیکار صد افسوس
ہاتھ آتی اگر دولت دیدار محمدؐ	جان اپنی فدا کرتا میں سو بار صد افسوس
یا شاہ میں کس شوق سے آیا تھا ولیکن	مجھکو نہ ہوا آپ کا دیدار صد افسوس
کر دیتا تصدق یہہ میں سوجان سے میری جان	گر دیکھتا میں آپ کو اک بار صد افسوس
تا مرگ یہی دل میں میرے رہگئی امید	کہتا ہی رہوں گا میں یہہ ہر بار صد افسوس
افسوس صد افسوس صد افسوس صد افسوس	حافظ میری محنت ہوئی بیکار صد افسوس

نثر

الغرض وہ یہودی نہایت گریہ وزاری کرنے لگا اور فراق محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم میں اپنا سر پیٹ کر کہنے لگا حسرتا قَدْ ضَاعَ سَفَرِیْ یَا لَیْتَنِیْ لَمْ تَلِدْنِیْ اُمِّیْ بعد اوسکے کہا یا علیؓ سرور عالم کا کوئی لباس متبرک منگاؤ تاکہ اوسکی خوشبو سے میرے دل کو تسکین حاصل ہو تب حضرت امیر المومنین علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو جناب فاطمہ زہرا بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں بھیجا کہ لباس قدسی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لادے تب سلمانؓ وہاں سے روانہ ہوئے حجرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نزدیک آئے اور حجرہ کی زنجیر ہلائی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا یتیموں کے دروازے پر اسوقت کون آیا ہے سلمانؓ نے عرض کی یا بنت

رسول اللہ میں سلمانؓ خادم آستانہ اہل بیت ہوں حضرت علیؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک طلب کیا ہے آپ مجھکو جلد عنایت فرمائیے یہہ سنکر جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے رو کر کہا

اللھم صل وسلم — **قصیدہ** — وبارک علیہ

میرے بابا سا کون یوں ہے بشر	پہنے جو یہہ لباس پیغمبر
کون ایسا ہے ذی شرف انساں	کون ایسا بشر ہے عالی قدر
کون اس پیرہن کے ہے شایاں	کس کو اس پیرہن کی ہے گی قدر
کوئی کیا اس کا مرتبہ جانے	کس کو ہے اس کی بھائی جان خبر
اس کو کس واسطے کیا ہے طلب	بھائی سلمان مجھکو کر اظہر
کون عاشق ہے میرے بابا کا	کون شیدا ہے میرے بابا کا
پھر حافظ سنا بیاں مجھ کو	جلد اس حال سے مجھے دے خبر

نثر

الغرض وہ پیرہن مبارک سلمانؓ مسجد میں لائے تمام اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم وہ پیرہن مبارک جسمیں سات پیوند جابجا مختلف لگے تھے دیکھکر بہت روئے یہودی اوسکی خوشبو سونگھتا اور آنکھوں سے لگاتا اور بار بار یہہ کہتا روحی فداک علی طیبک یا محمدؐ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم میرا دل وجان اس خوشبو پر قربان افسوس یہہ مشتاق دولت زیارت سے محروم رہا یہہ کہتا اور روتا ہوا حضرت علی شیر خدا کے ساتھ مرقد انور کے نزدیک آیا اور کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور کہا یا اللہ اگر تو نے میرا اسلام قبول کیا ہو تو ابھی دم مجھے اپنے حبیب پاک محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بلالے یہہ کہتے ہوئے دنیائے دوں سے روانہ ملک بقا ہوا۔ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

یارب صل علی محمدؐ	شفیعنا فوقنا البراری
بہ آلہ استجب دعائی	الٰی منادی باضطراری

قصیدہ

یہودی بیچارا ہو کے مضطر فراق احمدؐ میں ہو کے دلگیر	بصدق کلمہ تمام پڑھکر گیا ہے جنت میں ہو کے خوشتر

وہ ایسا عاشق تھا مصطفےٰ کا کہ چھوڑ کر ملک و مال سارا
بشوق دیدار چلکے آیا و لے نہ دیکھا رخ منور
فراق احمد کا سب کو غم تھا ہر ایک اس غم سے پر الم تھا
ملول و محزون و چشم نم تھا کرے تھا برپا ہر ایک محشر
یہہ رو رو کہتے تھے سب صحابان ہمارا سردار شاہ شاہان
ہوا ہے زیر زمین پنہاں اسی کا غم ہمکو ہیگا اکثر
ہمیشہ ہر صبح و شام یارو پڑھو درود و سلام یارو
نہ بھولو ہرگز یہہ کام یارو ملیگی جنت میں جائے خوشتر
نبی کا ہیگا غلام حافظ بنا ہو دل لا کلام حافظ
انھیں کا لیتا ہے نام حافظ انھیں کا عاشق ہے دل سے اکثر

قصیدہ ہرنی و یہود در نعت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع نظم و نثر

روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے کہیں باہر تشریف لیجاتے تھے اثنائے راہ میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ہرنی کسی یہودی شقی بدبخت کے در پر بندھی ہوئی زار زار رو رو اشک رواں کر رہی ہے آپ کو اس ہرنی کی گریہ و زاری پر رحم آیا کھڑے ہو کر پوچھا اے ہرنی یہہ کیا ماجرا ہے کس لئے تو اس یہود بدبخت کے در پر بندھی ہوئی آہ و فغاں کرتی ہے پروردگار عالم نے اپنی قدرت کاملہ سے ہرنی کو گویا کیا تب اس ہرنی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حال نظم میں اس طرح بیان کی اور کہی اللھم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا سَامِعَ دُعَانَا
فِیْ یَوْمِ غَدٍ مِنْہُ لَنَا اِلّا مَوْلَانَا

قصیدہ

احوال میرا سنئے ذرا سرور عالم
کہتی ہوں سبھی حال میں اپنا تمہیں اسدم
محبوب خدا آپ ہو اور صاحب لولاک
ہے اس لئے فریاد میری آپسے اسدم
حضرت نے کہا جلد بیاں کر تیرا مقصد
برلاویگا حاجت تیری خلاق دو عالم
یہہ سنتے ہی ہرنی نے کہا اے شہ والا
میں چرتی تھی جنگل میں بہم بچوں کے خرم
بس اتنے میں آکر یہہ یہودی وہاں ناگاہ
کر صید مجھے باندھ رکھا در پہ ہے محکم
یہاں تین دنوں سے ہوں بندھی بھوکی پیاسی
بیتاب ہوں میں بھوک سے یا شاہ دو عالم
جنگل میں وہیں رہگئے بچے میرے افسوس
یا شاہ نجانوں کہ کہاں ہوں گے وہ پر غم
اس قید الم سے مجھے دلواؤ رہائی
ہے عرض یہی آپ سے لے رحمت عالم

حافظ کے لئے لطف کروائے میرے آقا | بچوں کا نہایت ہی الم مجھکو ہے ہردم

نثر

یہہ کہکر خاموش رہی بعد تھوڑے عرصہ کے کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم شعر

قیدی رنج و الم ہوں مجھے آزاد کرو | دل ہے مغموم میرا یا شہِ دیں شاد کرو

تا کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آوں ورنہ انکو یہاں اپنے ہمراہ لاؤں یہہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اس ہرنی سے کہا اے ہرنی تو کچھ غم نہ کر میں انشا اللہ تعالی تجھ کو اس قید سے رہائی دلواتا ہوں یہہ کہکر آپنے اس یہود سے فرمایا اے یہود اس ہرنی کو چھوڑ دے تا کہ یہہ اپنے بچوں کو دودھ پلا آوے تب اس یہودی نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو نہیں چھوڑونگا اس کا کیا اعتماد ہے یہہ نہیں آویگی تب آپ نے فرمایا میں اس کا ضامن ہوں یہہ جبتک نہیں آویگی تب تک میں یہیں بیٹھا رہونگا یہہ سنتے ہی اس یہودی نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور جو یہود وہاں جمع تھے ان سبے بصد خوشی یہہ کہنے لگا۔ اللھم صل وسلم و بارک علیہ

قصیدہ

سنو صاحبو مجھ سے خوشی کی خبر
شہِ روزِ جزا کو اے یارو
جسے کہتے ہیں سب محبوب خدا
وہ ہے ضامن ایک ہرنی کا ہوا
یہہ نہ آویگی ہرنی یہاں جب تک
وہ ہے آہوئے دشت نہ آوے گی
وہ نہ آویگی ہرنی یہاں جو کبھی
یہی کہہ کے سخن آپس میں سبھی
حضرت نے کہا حافظ ہے خدا

میں نے دیکھئے کیسا کیا ہوں ہنر
لیا ضامن ہوں بے خوف و خطر
اسے قید رکھا ہوں کر کے ادھر
ہے چھوڑا یا اسے اس وعدے پر
یہیں بیٹھ رہوں گا میں در پر
کبھی منہہ بھی نہ اپنا کرے گی ادھر
تو کرونگا میں ان پہ جور و جبر
کرتے تھے خوشی مل کر اکثر
کیا خوف ہے تم سے ہوں بے ڈر

نثر

یہاں یہودی یہہ کلام نافرجام اپنے یاروں کو سنا کر خوشی کرتا تھا کہتے ہیں جسدم وہاں سے ہرنی

چھوٹ کر اپنے مکان پر گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ بچے مارے بھوک کے ہلاک ہو رہے ہیں ولیکن ویسی ہی حالت میں بچوں نے ماں سے پوچھا اے ماں تو تین دن ہم سے جدا ہو کر کہاں گئی تھی تب ماں نے کہا اے بچو کیا کہوں میں جنگل میں چر رہی تھی کہ ناگاہ ایک یہودی آیا اور مجھے فریب سے پکڑ کر اپنے مکان پر لے گیا اور تین دن بھوکی پیاسی اپنے در پر باندھ رکھا تیسرے روز حضرت رسولِ خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناگاہ اودھر تشریف لاے تب میں نے درگاہِ ذوالجلال میں دعا کی کہ یا الٰہ مجھکو زبان دے کہ میں تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بات کروں پروردگارِ عالم نے میری دعا مستجاب کی اور مجھکو گویا کیا تب میں نے اپنا تمام احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ سنائی تب آپنے میرے حال پر رحم فرمایا اور اُس یہودی سے میرے ضامن ہو کر مجھکو قید سے رہائی بخشی ولیکن میں حضرت سے اقرار کر آئی ہوں کہ بچوں کو دودھ پلا کر ابھی آتی ہوں تم جلد دودھ پی لو عرصہ مت کرو بلکہ تم بھی میرے ہمراہ وہاں چلو اگر مجھ کو کچھ عرصہ ہوگا تو خوف ہے کہ وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متقاضی ہو یہہ سنتے ہی بچوں نے ماں سے یہہ کہا۔

اللھم صل وسلم	جواب	وبارک علیہ
بین کتفیہ علامۃ	خاتم الرسل الکرام	

قصیدہ

دودھ پیوینگے نہ ہرگز	ماں ترا ہم لا کلام	لے ہمیں چل تو وہاں پر	ہیں جہاں خیر الانام
دودھ پینا تیرا ہمکو	ہے ابھی بالکل حرام	جب تلک تو نے نجاوے	قرب شاہِ دیں امام
ماں نے بچوں کی سنی جب	اس قدر شیریں کلام	تب کہی ماں نے اے بچو	بس چلو ہو شادکام
کہکے تینوں ماں و بچے	نکلے وہاں سے تیز گام	پہنچے آ نزدِ پیمبر	اور کہے شاہا سلام
لونڈی حاضر ہے تمھاری	آئی ہے کر اپنا کام	ساتھ ہیں بچے بھی میرے	دونوں یا شاہِ انام
	بہرِ حافظ مجھ پہ اپنا	لطف رکھو بس مدام	

نثر

یہہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ہرنی تو اس قدر جلد کیوں آئی اس کا کیا باعث ہے جلد بیان کر تب اس ہرنی نے کہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہاں سے جبدم بچوں کے قریب

گئی تو بچوں نے مجھ سے پوچھا اے ماں تو تین روز ہم سے جدا ہو کر کہاں رہی تھی تب میں نے یہودی کے پکڑ لیجانے کا تمام احوال بیان کیا پس بچوں نے پوچھا اے ماں تو پھر وہاں سے کس طرح چھوٹ کر آئی کیونکر رہائی ہوئی تب میں نے کہی اے بچو میں جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضامن دے آئی ہوں یہہ سنتے ہی بچوں نے کہا ہم دودھ نہیں پیوینگے جہاں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہاں ہم کو بھی لے چل تب میں اونکو لیکر آپکی خدمت میں حاضر ہوئی کہتے ہیں جب ان یہودیوں نے یہہ قدرت خدا اور یہہ معجزہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا سب ایمان لائے اور بصدق دل کلمہ پڑھنے لگے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اللّٰهم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

یہہ دیکھو شان احمد مجتبیٰ کی　　کہ جن سے ہرنی نے وعدہ وفا کی
پڑھے کلمہ یہودی جتنے تھے سب　　یہہ حرمت دیکھ کر خیر الوریٰ کی
عجب ہے ایسے محبوب خدا سے　　عداوت دشمنوں نے بارہا کی
ستایا آپ کو کس کس طرح سے　　مگر بالکل نہ شہ نے بددعا کی
عزیزو جو عدوئے مصطفےٰ ہیں　　نہ رکھو دوستی اون اشقیا کی
وہ ہرنی سے بھی بدتر جانور ہے　　نہیں جس کو محبت مصطفےٰ کی
پڑھو اے حاضرو صلواۃ سب مل　　کہ تا خوش روح ہو بدر الدجیٰ کی
ہوا یہہ معجزہ اب ختم سارا　　کرو سب دھوم اب صل علیٰ کی
کہاں طاقت ہے حافظ کی زباں میں　　لکھے جو نعت شاہ انبیا کی

قصیدہ در بیان قیامت مع احوال حضرت فاطمہ و حسنین رضی اللہ عنہما

نقل ہے اصحابو قیامت کے روز جس وقت پروردگار عالم جاہ و جلال کے ساتھ کرسی عدل پر جلوس فرماویگا اس وقت اپنی قدرت کاملہ سے حضرت جبرئیلؑ و حضرت میکائیلؑ و حضرت اسرافیلؑ و حضرت عزرائیل علیہم السلام کو زندہ فرماویگا جب یہ چاروں فرشتے بحکم رب العلمین زندہ ہو کر حاضر ہونگے تب پروردگار عالم فرماویگا اے فرشتو میرے آج قیامت کا روز ہے آج حیات

کتاب کا روز ہے آج یوم الجزا ہے سب کو میرے روبرو آنا ہوگا میں حاکموں کا حاکم ہوں میں سب
پادشاہوں کا پادشاہ ہوں جس کو چاہوں عزت دوں جسکو چاہوں ذلت دوں میں سب کا مالک
و مختار ہوں اے فرشتو میرے آج وے لوگ کہاں ہیں جو دعوی خدائی کا کرتے تھے اور اپنے کو
جھوٹا خدا کہا کرتے تھے اے فرشتو میرے آج وہ سربلند کہاں ہیں جو آپ اپنے کو مفخر جان کر اوروں
کو حقیر و ناچیز جانتے تھے اور مغروری اور سرکشی سے کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے غریبوں یتیموں کو
تکلیف پہنچاتے تھے جور و ظلم سے سکینوں کا مال چھین کر کھا جاتے تھے تب وے چاروں فرشتے ادب
سے سر جھکا کر عرض کریں گے اور کہیں گے الٰہی تو خوب جانتا ہے وے سب نیست و نابود ہو گئے کسی کا
نام و نشان تک باقی نہ رہا تب پروردگار فرماویگا اے اسرافیل صور پھونک اسرافیل علیہ السلام بحکم
رب العالمین صور پھونکیں گے تب ہر ایک شخص اپنی اپنی قبر سے اوٹھ کھڑا ہوگا کوئی سر تا پا پسینہ میں
غرق ہوگا کوئی سینے تک کوئی کمر تک کوئی گھٹنوں تک کوئی ٹخنوں تک الغرض ہر ایک اپنے اپنے
حال میں گرفتار ہوگا کسی کو کسی کی خبر نہ رہے گی کوئی کسی کا غمخوار و مددگار نہ ہوگا نہ بھائی بھائی کے کام
آویگا نہ باپ بیٹے کی مدد کریگا نہ ماں بیٹوں کی غمخواری کریگی نہ عورت اپنے خاوند کی محبت رکھیگی غرض ہر
خویش و اقارب بھائی بند یگانے بیگانے کوئی کسی کے کام نہ آویں گے سب کنارہ کش ہو جاویں گے۔

اللّٰھم صل وسلم	**جواب**	و بارک علیٰ محمدؐ

مرحبا رحمت العالمین — مرحبا سیدالمرسلین

قصیدہ

یارو دنیا میں دو دن ہے جینہ	کیا کرو گے یہہ مال و خزینہ
کس طرح ہو میدان محشر	بار عصیاں سے ہے پر سفینہ
جس کا کھانا اسے بھول جانا	واہ وا یہہ عجب ہے قرینہ
حرص دنیا میں کیوں مبتلا ہو	تم پہ غالب ہے شیطاں کمینہ
آخرت کی کرو فکر یارو	مت رکھو دل میں تم بغض و کینہ
بغض و کینہ حسد کو نکالو	صاف رکھو سدا اپنا سینہ
عرض لکھ لکھ کے ہردم سناؤ	بہر بخشش ہے شاہِ مدینہ

شافع المذنبیں ہیں پیمبر ؐ	اور ہیں رحمتِ مومنینہ
چھوڑو ایسا وسیلہ نہ یارو	ہاتھ آیا ہے دیں کا خزینہ
سب کہیں نفسی نفسی یہہ پر ہیں	اُمتی اُمتی ھر مبینہ
مجرمو بہر بخشش بہ محشر	اپنا حافظ ہے شاہِ مدینہ

نثر

الغرض اس میدان قیامت میں کیا شاہ کیا گدا کیا نیک کیا بد کیا او لیا کیا انبیا تمام نفسی نفسی پکاریں گے ولیکن جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب ربّ العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کہیں گے یا ربّنا اُمتی اُمتی الغرض سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی امت کی غمخواری نہ کرے گا چنانچہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی اپنی اُمت سے کہیں گے اے بابا آج قیامت کا روز ہے آج حساب وکتاب کا روز ہے میں آپ اپنے حال میں گرفتار ہوں تم کو جو جو فرمان الٰہی تھا میں نے سب سنا دیا تھا آگاہ کر دیا تھا تم نے نہ مانا عمل میں نہ لائے اب اپنے اپنے کیے کی سزا پاؤ مزہ چکھو لے بابا آج یوم الجزا ہے یہاں سوا خدا کے کوئی کسی کا غمخوار ومددگار نہیں اسی موافق حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے اے بابا جیسے جیسے عمل تم نے دنیا میں کیے ہو ویسی ہی آج راحت ورنج پاؤ گے یعنی ایسے ہی یعقوب علیہ السلام بھی یوسف علیہ السلام سے کہیں گے ای یوسف آج تم جانو اور تمھارے خدا جانے میں آپ اپنے حال میں مبتلا ہوں آج قیامت کا روز ہے آج اللہ جلّ جلالہ وعمّ نوالہ کرسی عدل پر جلوس فرماویگا عدل وانصاف کریگا بھلے کو بھلا اور بُرے کو بُرائی سے بدلا ہوگا آج وہ روز ہے کہ بھائی بھائی اپنے سے انکار کریگا باپ بیٹوں سے عورت خاوند سے ماں بیٹیوں سے بدل جاوینگی اس جا کوئی کسی کا غمخوار ومددگار نہوگا۔ اللھم صل وسلم وبارک

علیٰ قصیدہ محمد

قیامت میں جب انبیا آئیں گے	سبھی نفسی نفسی ہی فرمائیں گے
مگر ایک فقط خاتم المرسلین	سخن اُمتی پر زباں لائیں گے
بغیر اپنی امت کے شاہِ اُمم	نہیں باغِ فردوس میں جائیں گے
نہ بخشے گا جب تک غفور الرحیم	تو سر بھی نہ سجدے سے سرکائیں گے

چھوڑا مجرموں کو زنار جحیم
نہ ہوگا کسی کا کوئی غمگسار
شفاعت کریں گے شفیع الوریٰ
تو مداح احمد ہے حافظ یقین

ہم باغ جنت میں لیجائیں گے
بجز مصطفےٰ سب نکل جائیں گے
بروزِ جزا جب وہاں آئیں گے
تجھے بھی شہ دین بخشائیں گے

نثر

الغرض جس وقت روبرو پروردگار عالم کے سب بندے کھڑے ہونگے اوسوقت جناب فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا جناب امام حسن اور جناب امام حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑے اور خون آلودہ پیرہن مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے پروردگار عالم کے روبرو آویں گی اور باادب دست بستہ عرض کرینگی اے پروردگار یہ تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسوں پر تیرے بندوں نے کیا کیا ظلم وستم کیا ہے خدایا ان کو تین شب وروز بھوکا پیاسا رکھا واحسرتا اس بے گناہ کو تشنہ لب مذبوح کیا اے پروردگار اس تیرے حبیب کے نواسے نے ان ظالموں کو ہر ہر طرح سمجھایا اور جتایا کہ اے صاحبو ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے نواسے ہیں تم ہمارے نانا کی امت ہو ہمکو تکلیف مت دو ہم بے گناہ ہیں ہم مظلوم ہیں غریب الوطن ہیں ہم پر ناحق ظلم وستم نہ کرو اے ظالمو خدا کے خوف سے ڈرو اور پاس مصطفےٰ کرو لیکن اے پروردگار کسی نے نہ مانا افسوس میدان کربلا میں اس میرے پیارے حسین قرۃ العین کے سینہ پر چڑھ کر ظالموں نے سرتن سے جدا کیا ہے ہے خدایا اس میرے پیارے حسین کا سر تلوار کی نوک پر رکھ کر رسوائی کے ساتھ شام کو لے گئے وادریغا اس میرے پیارے بیٹے کو کیا کیا رنج واذیت پہنچائی ولیکن اے پروردگار اس میرے پیارے حسین نے تیرے فرمان سے سر نہ پھرایا سوائے صبر وشکر کے کچھ زبان پر شکوہ نہ لایا الہیٰ آج قیامت کا روز ہے آج عدل وانصاف کا روز ہے جب تک میں اپنے بیٹونکی داد تجھ سے نہ پاؤنگی تب تک ہرگز قدم جنت میں رکھوں گی۔

اللہم صل وسلم — قصیدہ — وبارک علیہ

جب تک نہ داد تجھ سے خدایا میں پاؤنگی
دے داد در پہ اب تیرے آئی ہے فاطمہؓ
کیا کیا ستایا ہائے میرے نور عین کو

ہر روز تیرے عرش کو رو رو ہلاؤنگی
فریاد روبرو تیرے لائی ہے فاطمہؓ
یارب نہ پانی تک ہے پلایا حسینؓ کو

بے جرم ہائے حلق پہ خنجر رواں کیا
بھوکھا پیاسا لال میرا ہو گیا شہید
دے داد مجھکو عرض یہی ذوالجلال ہے
کیا کیا مصیبتیں کہوں اس نور عین کی
دوش نبیؐ پہ رہتے تھے پیارے میرے سوار
حلقوم چومتے تھے سدا جن کا مصطفےٰ
گودمیں رہتے تھے وہ پیارے میرے سدا
حافظ نہیں ہے تاب تم از غم حسینؑ
اس پہ بھی میرے پیارے نے شکر از زباں کیا
افسوس کیسا ظلم کئے پر جفا یزید
بنت رسول کا یہی تجھ سے سوال ہے
کچھ بھی نہ قدر کی میرے پیارے حسینؑ کی
اے وائے ظالموں نے کیا اونکو خوار وزار
اس پہ چلائے اہل ستم خنجر جفا
کیا جور وظلم اون پہ ہوا وا مصیبتا
وہ کون ہے کہ دلکو ہو اس غم سے اسکے چین

نثر

الغرض پروردگار عالم جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرماویگا یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آپ یہہ کیا زبان مبارک سے فرماتی ہو آج قیامت کا روز ہے آج حساب کتاب کا روز ہے آج یوم الجزا ہے تم میرے حبیبؐ کی لڑکی ہو تمھارا سخن مجھکو عزیز ہے مگر اے فاطمہ بنت رسول اللہ آج اپنے والد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مخلصی چاہتی ہو یا اپنے بیٹوں کی داد چاہتی ہو جو تمھیں منظور ہو فرماؤ وہی کروں جب اُمت کی مخلصی کا کلام درمیان آویگا تب جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمائینگی یا اللہ میرے باباجان کی امت کی مخلصی منظور ہے مگر کیا کہوں اے پروردگار ظالموں نے میرے پیاروں پر ناحق ظلم وستم کیا کئی کئی طرح سے ستایا الٰہی میرے پیارے بیٹوں نے سوائے صبر وشکر کے کچھ شکوہ زبان سے نہ کیا ربنا تو عالم الغیب ہے تو سب راز جانتا ہے تجھ سے کچھ پوشیدہ نہیں الٰہی جو جو ظلم وستم میرے بیٹوں پر ہوا میں نے سب اپنے باباجان کی اُمت کی بخشش کے لئے معاف کیا الٰہی تو اپنے فضل وکرم سے تمام امت مجرمین کو بخشدے جب پروردگار عالم اپنے فضل وکرم سے سبکو بخشدیگا تب جناب فاطمہؓ جنت میں قدم رکھیں گی اور یہہ کہیں گی۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمدؐ

قصیدہ

کل اُمتِ باباِ میری حاضر جو یہاں ہے
اللہ نے بخشا ہے ہوئی سب کی رہائی
جنت میں چلیں اونکے لئے عیش وہاں ہے
واللہ بلی صاحبو دوزخ سے اماں ہے

اب امتِ بابا کا میری دیکھو عزیزو	لاریب ہوا خلد بریں خاص مکان ہے
بس کھاؤ پیو شوق سے جو چاہئے نعمت	اے صاحبو موجود ہر ایک چیز یہاں ہے
تکلیف کسی طرح نہیں صاحبو بالکل	نہر آب مصفّا کی ہر ایک سمت رواں ہے
یہ سنتے ہی سو جاں سے خوشی ہو کے ہم سب	فردوس میں جاویں گے عجب لطف عیاں ہے
حافظ زہے قسمت ہوئی تیری بھی شفاعت	ہر ایک کے لئے ہو گیا کیا امن و اماں ہے

نثر

اے بھائیو اب غور کرنیکا مقام ہے کہ ہم گنہگاران اُمت کے لئے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے پیارے بیٹوں کو نثار کیا اور ہمارے آرام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے نواسوں پر ظلم وستم قبول کیا اے صاحبو اب تم ہم کو بھی لازم ہے کہ ان کے لئے اپنی جان نثار کریں اور محبت والفت دل میں پیدا کریں اور انھوں نے جیسے جیسے عمل کئے ہیں اور کام کئے ہیں ویسے ہی کرنے میں سعی وکوشش کریں اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

سید الشہدا نے یارو	بہر امت لا کلام	رنج وغم کیا کیا سہے ہیں	جان پر اپنی تمام
نارِ دوزخ سے بچایا	اپنی امت کو تمام	باعثِ حسنین ہم سب	پائیں گے جنت مقام
باغ جنت میں رہیں گے	اب یقین ہر دم مدام	صاحبو یہہ لطف دیکھو	کیسا بر امت ہے تمام
اپنے پیاروں کی مصیبت	یہ نہ کچھ فرمایا کام	مانگ لی بخشش خدا سے	بہر امت لا کلام
اب سدا حافظ رہیں گے	خلد میں ہم سب مدام	اے مسلمانو پڑھو اب	دل سے صلوٰۃ وسلام
اللھم صل وسلم	کر دیا حافظ نے بیاں سے	اس روایت کو تمام	وبارک علی محمد

قصہ دراحوال خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مع نکاح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نقل ہے کہ بادشاہ نوشیروان کا ایک بھائی تھا اس کو ایک لڑکی بنام خدیجہ نہایت خوبصورت ونیک سیرت تھی اونکے والد نے شام کے بادشاہ سے اونکی نسبت کر دی تھی الغرض بعد چند روز کے قضائے الٰہی سے اونکے خاوند نے دنیائے دوں سے رحلت فرمائی القصہ خدیجہ بہت عاقلہ اور قابلہ تھیں اپنے خاوند کی بادشاہت کا کام اچھی طرح جاری رکھا چند روز خوب عدل وانصاف کیا جب یہ

شہرت اور بادشاہوں نے سنی نہایت متحیر ہوئے اور باہم مشورت کرکے ایک خط لکھ کر خدیجہؓ کو روانہ کیا اس خط کا مضمون یہہ تھا کہ بی بی خدیجہؓ کو بعد سلام علیک کے معلوم ہووے کہ اگر تم کو خواہش سلطنت کی ہو تو تم کسی بادشاہ سے نکاح کرلو ورنہ ہم مبازرت سے پیش آوینگے عورت کا تخت پر بیٹھنا اور فرمانروائی کرنا خوب نہیں جب خدیجہؓ نے خط پڑھا پڑھکر نہایت متفکر ہوئیں اور کہا الٰہی اگر میرا خاوند دنیائے دوں سے رحلت نہ فرماتا تو آج یہہ لوگ مجھ پر ایسا کمر بستہ نہ ہوتے مجھے سلطنت سے کچھ کام نہ تھا میں تو اپنے خاوند کا نام لیکر بیٹھی تھی الغرض خدیجہؓ نے اس خط کے جواب میں یہہ لکھا کہ اے صاحبو آپ کو میرے ملک و مال پر نظر رکھنا خوب نہیں مجھے ملک و مال سے کچھ غرض نہیں میں دنیائے دوں سے آزاد ہو بیٹھی ہوں اس مضمون کا خط لکھ کر قاصد کے ہاتھ روانہ کیا اور آپنے اپنے دل سے اودھر یوں مشورت کی کہ اے دل اب یہاں اپنا رہنا خوب نہیں بہتر تو یہہ ہے کہ مکہ شریف میں چلکر رہیے القصہ ہزاروں اونٹ مال و خزینہ سے لدوا کر مکہ معظمہ کی راہ لی کہتے ہیں کہ ایک سو ساٹھ روز کے بعد مکہ شریف میں آن پہنچیں جب خدیجہؓ کے آنے کی خبر شہر میں ہوئی ہزاروں آدمی پیشوائی کو آئے اور بڑی تعظیم و توقیر کیساتھ شہر میں لاکر اوتارا اور بدل و جاں فرمانبرداری کرنے لگے کہتے ہیں ایک روز خدیجہؓ نے کہا اے بھائیو تم لوگ مجھ سے کچھ روپیہ قرض حسنہ لو اور کچھ مال خرید کرکے تجارت کرو تا کہ اسمیں تم لوگوں کی بہتری ہوے مگر پیسا میرا سلامت رکھکر کام کرنا القصہ سب نے یہ بات خدیجہؓ کی بدل و جان قبول کی بہت دعائے خیر کی کہتے ہیں کسی نے سو کسی نے ہزار کسی نے دو ہزار جیسا جس کو موافق پڑا لیا لیکر سب ایک جا جمع ہوئے خدیجہ کا ایک خدمتگار نیک کردار تھا خدیجہؓ نے اس کو بھی قافلہ کے ساتھ نگہبانی کے لئے روانہ کیا الغرض جب یہ خبر ابوجہل کو ہوئی ابوجہل اسی وقت آکر ملا اور خدیجہؓ سے کہا کہ اگر آپکا حکم ہو تو میں بھی اس قافلہ کے ساتھ تجارت کے لئے جاؤں خدیجہؓ نے کہا بہت اچھا جاؤ میں تمھیں روانہ کرتی ہوں مگر اس قافلہ کو اچھی طرح سنبھالنا اور سب پر اپنا فرمان رکھنا کسی طرح کا رخنہ برپا ہونے نہ دینا یہہ کہہ کر ان کو وہاں سے روانہ کیا اور کہا میں نے تم سب کو خدا کو سونپا تمھارا پروردگار حافظ ہے جاؤ فتح کرو اور جلد آؤ کہتے ہیں سب نے وہاں سے نکل کر چھ کوس پر جاکر مقیم کیا اور قافلہ کے سب آدمیوں کو شمار کیا تو جملہ چھتیس ۳۶ ہزار آدمی ہوئے الغرض اسیطرح منزل بمنزل چلے جاتے تھے ایک روز ابوطالب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے بی بی خدیجہؓ

کے نزدیک عرض کی اور کہا کہ اے خدیجہؓ ایک لڑکا یتیم بھتیجا میرا سب علموں میں قابل و فاضل ہے اگر تم اسکو اپنے گھر نوکر رکھو تو بہتر ہے خدیجہؓ نے کہا اے ابو طالب تمھارے بھتیجے کا کیا نام ہے اور کتنی عمر ہے آپنے فرمایا اے خدیجہؓ اس لڑکے کی عمر چودہ برس اور دس روز کی ہے اور نام اس کا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و سلم ہے جب خدیجہ نے نام آنحضرتؐ کا سنا سنکر سر جھکا لیا اور توریت منگوا کر نوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کا دیکھا اور کہا جو جو نشانیاں اسمیں لکھی ہیں اگر وہ نشانیاں اونمیں سب برابر پاونگی تو تحقیق جانونگی کہ یہی پیغمبر خدا آخر زماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں الغرض خدیجہؓ نے ابو طالب سے کہا اے ابو طالب جاؤ اور تمھارے بھتیجے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلد لے آؤ میں اونکی عقل و عمر و ہنر دیکھکر اونکے موافق اونکو کام دونگی اسیوقت ابو طالب نے جاکر حضرت کو لے آئے اور خدیجہؓ سے یہہ کہا

اللھم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علیٰ محمد

لو اے خدیجہؓ یہہ میرا دُرِ یتیم ہے	بیکس ہے بینوا ہے نہایت سلیم ہے
اور نام بھی اسی کا محمدؐ ہے دیکھئے	ہاں صاحب خلیق یہ رحم و حلیم ہے
عاقل بھی ایسا ہے کہ نہ ہوگا کوئی دگر	مشہور خلق میں یہہ بہ لطف و عمیم ہے
عاقل جہاں کے دیکھے ہیں میں نے ہزار ہا	پر اے خدیجہؓ ایسا نہ اہل فہیم ہے
جو اس کا کام ہے بخدا نیک کام ہے	شاید کچھ اس پہ فضل خدائے کریم ہے
اور صادق القرار ہے یہہ صاحب وفا	ایسا تو آج کوئی نہ صاحب رحیم ہے
حافظ خدا ہے اس کا ہر ایک جا میں بالیقین	لاریب یہہ حبیب خدائے عظیم ہے

نثر

جسوقت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موافق توریت کے سب نشانیاں آپ میں پائیں بہت خوش ہوئیں اور دس ہزار اشرفی زر نقد اور دس اونٹ دیکر قافلہ کی طرف روانہ کیا اور کہا تم اپنا علحدہ تجارت کا مال لینا اگر میں تمھارے مال میں زیادہ منافع پاونگی تو آپکو سب قافلہ کا سردار بناؤں گی یہہ کہکر آنحضرتؐ کو قافلہ کی طرف روانہ کیا کہتے ہیں آپ سے پانچ روز اول قافلہ کوچ کر گیا تھا پروردگار کے فضل و کرم سے آپنے ایک ہفتہ میں قافلہ کو ملا لیا ابو جہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی جلکر خاک ہو گیا اور کہا یہہ نیا شخص قافلہ میں کون آکر ملا یہہ کہکر ابو جہل نے آپ کی طرف مخاطب ہوکے کہا اے

شخص تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا خدیجہؓ کی طرف سے آیا ہوں مجھکو اس قافلہ کے ساتھ تجارت کے لئے بھیجا ہے دیکھئے آگے پروردگار عالم کیا کرتا ہے جب ابو جہل جہل نے پروردگار کا نام سنا کہا شاید یہہ شخص کوئی مسلمان ہے پوچھا اے شخص آپکا نام کیا ہے فرمایا تب آپنے یہ کہا

اللھم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علی محمد

میاں میں ابن عبداللہ ہوں احمد نام ہے میرا
بدل ہوں بندۂ اللہ یہی اسلام ہے میرا

طرف سے حق تعالے کے بتوں کو توڑنے سارے
میں آیا ہوں یقیں سنئے یہی اب کام ہے میرا

میاں میں ہوں رسول رب یقیں جانو مجھے تم سب
پڑھو کلمہ نبیؐ کا اب یہی انعام ہے میرا

کہو اللہ یکتا ہے نہیں کوئی بھی ہمتا ہے
جو کچھ چاہے وہ کرتا ہے یہہ مطلب تام ہی میرا

کفر کی راہ چھوڑو تم نہ بت کو ہاتھ جوڑو تم
خدا سے منھ نہ موڑو تم یہہ وعظ عام ہے میرا

خدا کو جو نہ مانے گا جہنم میں وہ جاوے گا
ہزاروں رنج پاویگا سخن اتمام ہے میرا

خدا حافظ و ناصر ہے میرا ہر حال میں سنئے
پڑھو اب تم سبھی دل سے یہہ کلمہ تام ہے میرا

نثر

جسوقت ابو جہل لعین نے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا نہایت رنجیدہ و خفا ہو کر کہا کہ یہہ نیا محمد کہاں سے پیدا ہوا بہتر ہے کہ اس کو کسی صورت سے مروا ڈالے اسی فکر میں تھا کہ کسی جائے قافلہ کا مقام ہوا تب ابو جہل نے خدیجہؓ کے خدمتگار کو خوشامد کی رو سے یہہ کہا اے صاحب میرے خیال میں یہہ آتا ہے کہ قافلہ آج یہاں تک خوش و خرم پہنچا اور سب خیریت سے ہیں اس مضمون کا کوئی خط اپنی ملکہ کو روانہ کیجئے خدیجہؓ کے خدمتگار نے یہہ بات ابو جہل کی پسند کی اور کہا بہتر ہے جیسا تمھاری رائے میں آئے ویسا ہی لکھکر کوئی ہوشیار آدمی کے ہاتھ روانہ کرو تب ابو جہل نے نہایت خوشی سے خط لکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے محمدؐ یہہ خط لیکر خدیجہؓ کے نزدیک جاؤ اور جواب اس خط کا لیکر جلد آو یہہ کہکر ایک مست سانڈ سواری کے لئے تبلایا اس ارادہ پر کہ سانڈ آپکو راہ میں ہلاک کر ڈالے کہتے ہیں وہ یہہ سانڈ ایسا مست تھا کہ کسی آدمی کو اپنے قریب آنے نہ دیتا تھا کسی کی کیا مجال کہ کوئی اس کے قریب جاوے اس کی گڑگڑاہٹ و غوغا سے کتنے اونٹ دہشت کھا کر گر پڑے تھے الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اوس سانڈ مست کے قریب تشریف لے گئے کہتے ہیں اس مست سانڈ نے آنحضرت

کو دیکھتے ہی سر اپنا آپ کے قدم مبارک پر جھکا دیا اور یہہ کہا اللّٰہم صل وسلم و بارک علی محمدؐ

قصیدہ

بین کتفیہ علامہ خاتم الرسل الکرام

تم حبیب کبریا ہو — یا نبیٔ خیر الانام
تم شریف انبیا ہو — تم ہو شاہِ ذوالکرام
آرزو تھی اتنی میری — اے رسولِ نیکنام
اس لئے مجھ پر نہ بیٹھا — آج تک کوئی انام
تم نہ ہوتے کچھ نہ ہوتا — دونوں عالم یہہ تمام
تم خلیل کبریا ہو — تم ہمارے ہو امام
کوئی پا مجھ پر نہ رکھے — جز تمھارے لاکلام
اب قدم رکھو میرے پر — آپ یا شاہِ انام
حافظ کمتر تمھارا — ہیگا بس دل سے غلام

نثر

الغرض یہ باتیں اونٹ کی سنکر ابو جہل اجہل جلا اور نہایت آزردہ ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہوکر مکہ شریف کی راہ لی جب اس قافلہ کی نظر سے آپ غائب ہوئے تب پروردگار نے فرشتوں کو حکم کیا کہ اے فرشتو میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع اونٹ ابھی اسیدم مکہ شریف پہنچا دو تب فرشتوں نے بحکم رب العالمین چھ گھڑی میں آپ کو پہنچا دیا اوسیدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر کی پشت سے اُتر کر خدیجہؓ کے قریب جاکر خط دیا جو ہیں خدیجہؓ نے خط کھولا اور پڑھا اور تاریخ پر خیال کیا تو بہت متعجب ہوئیں اور کہا یا محمدؐ آپ یہ خط لیکر وہاں سے کب روانہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آج صبح کی نماز کے بعد یہہ خط لیکر نکلا ہوں تب خدیجہؓ کو یقین ہوا کہ بیشک یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس اسی دم یہہ کہا اللّٰہم صل وسلم و بارک علی محمدؐ

قصیدہ

آپ ہولے شبہ حبیب خدا — اسمیں نہیں فرق ہے بالکل ذرا
منزلِ دو ماہ جو ہو سخت تر — اور گھڑی چھ ہے کہاں واہ وا
کس کی ہے جراءت کہ چلے اتنی راہ — کونسا انسان ہے اس شان کا
اونٹ چلے گر تو بہت میل صد — اور ہزار کوس ہے مشکل بسا

کچھ بھی تو ہے حکمتِ پروردگار	کام ہوا ہے یہہ نہیں جز خدا
اب تو ہوا دل سے مجھے ہے یقین	آپ ہو لاریب شہِ دوسرا
تم پہ جو ایمان نہ لاوے عدو	اس کے لئے نار سقر ہے گی جا
حافظِ کمتر ہے غلامِ نبیؐ	بلکہ ہے مدّاح بدل آپ کا

نثر

الغرض خدیجہؓ نے خط کا جواب لکھدیا اور انگوٹھی واسطے نشانی کے دی اور کہا کہ جس وقت ابوجہل تمھاری بات کو جھٹلا دے تب یہہ انگشتری تبلانا یہہ کہکر وہاں سے روانہ کیا کہتے ہیں جب شہر سے آپ باہر ہوئے تب بحکم رب العالمین او سیدم فرشتوں نے قافلہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیا بعد آنحضرتؐ قافلہ میں تشریف لے گئے تب لوگوں کو دیکھکر تعجب ہوا اور ابوجہل اجہل خفا ہوکر حقارت سے کہنے لگا دیکھو یہ لڑکا شاید کوس دو کوس سے پھر آیا ہے جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے ہاتھ میں خط دیا ابوجہل خط لیکر ہنسا اور کہا دیکھو صاحبو یہہ لڑکا کیسا مکّار ہے مکر کرکے خط لکھکر لایا ہے یہہ کہکر غصّے سے خدیجہؓ کے خدمتگار کو وہ خط دیا اس نے کہا واہ وا یا محمدؐ یہہ کیسا ہنر کر آئے ہو یہہ بات ہماری عقل سے بعید ہے یعنی مکہ شریف یہاں سے دو مہینے دس روز کا رستہ اور تم دو پہر بھر میں جاکر واپس جواب لیکر آئے ہو بڑے تعجب کا مقام ہے تب آپنے جواب دیا اے ابوجہل کیا تجھکو معلوم نہیں پروردگار قادر ہے بڑی قدرت رکھتا ہے کیا اس کی قدرت میں تجھکو بڑا تعجب نظر آتا ہے خیر یہہ جواب خط کا برابر ہے یا نہیں اس نے کہا یہہ بات غلط ہے تب آپنے انگوٹھی نکال کر اہل مجلس کے روبرو رکھدی جس وقت وہ انگوٹھی خدیجہؓ کے خدمتگار نیک کردار نے دیکھی آنکھوں سے لگائی اور کہا صَدَقْتَ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ انگوٹھی میری مالکہ خدیجہؓ کی ہے تب ابوجہل نے ایک آہ سرد بھر کر شرم سے گردن نیچے کرلی الغرض اس مجلس سے ہزاروں شخص ایمان لائے اور کلمہ پڑھا اور کہا تم برحق ہو رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور کئی شخصوں نے ابوجہل سے پوچھا اے ابوجہل یہہ کیا ماجرا ہے کہ سب کفار شکل آئینہ حیران ہوگئے ہ کلمہ نبی کا پڑھ کے مسلمان ہوگئے۔ تب ابوجہل نے کہا اے صاحبو یہہ جادوگر ہیں انکے ایسے کاموں

پر خیال مت کرو دیکھو دو مہینے دس روز کا راستہ اور آدھے روز میں جانا اور آنا بالکل غلط
بات ہے الغرض وہاں سے آگے کو روانہ ہوئے کہتے ہیں جس ملک میں ان کو جانا تھا وہاں کے لوگوں
کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیشتر سے خبر دی تھی کہ میرے بعد مکہ شریف میں ایک پیغمبر آخر زمان
پیدا ہونگے اور نام انکا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا ان سے یہہ نشانیاں ظہور میں آوینگی
یعنی جبوقت وہ پیدا ہونگے اس وقت ان کا دین سب قبول کریں گے اور انھیں کا کلمہ پڑھیں گے
مشرق سے مغرب اور جنوب سے تا شمال اونھیں کا دین و آئین جاری ہوگا اور وہ ایکبار
اس ملک میں بھی آویں گے اور پیغمبری انھیں پر ختم ہوگی اور نام اُن کا تا قیامت جاری رہیگا
اور کبھی مکھی اُن کے جسم پر نہ بیٹھے گی اور ابر سر پر ہمیشہ سایہ کریگا اور زمین سے معلق چلینگے کہتے ہیں
وہاں کے لوگوں نے وہ سن و تاریخ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات یاد رکھکر شہر سے باہر
ایک برج بلند بنایا اور ایک شخص وہاں پاسبانی کو بٹھلایا کہ جس وقت کوئی مکہ شریف کی طرف سے
اُدھر کو قافلہ آوے تو ہمکو خبر کر دینا القصہ جب یہہ قافلہ اُن کی سرزمین میں جا پہنچا اور وہ اس
نگہبان کی نظر اس قافلہ پر جا گری تب اُسیوقت شہر میں جا کر خبر دی اور یہہ کہا۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

	وقت بشدہ		
یارو مکے کا قافلہ آیا جلد تعظیم کو چلو دوڑو شادماں ہیں قدم پیمبر کے	قول عیسیٰ کا ہمنے سچ پایا مقصد دل ہی آج بر آیا حق تعالیٰ نے ہمکو دکھلایا	شکر اللہ کا کرو یارو شہر کے ہم قریب آتر وائیں یا دیں گے گر نشانیاں حق	اپنے گھر خاتم النبی آیا اہل مکہ کا قافلہ آیا جیسا عیسیٰ نبی نے فرمایا
	تو تعب لینگے حافظا انکا دین	یہہ ہی دل سے ہم نے ٹھہرایا	

نثر

یہہ خبر سُن کر اس شہر کے سب خاص و عام قاضی صاحب کے گھر جمع ہوئے اور مشورہ کرنے لگے
کہ اب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح پہچانیں اور وہ جو نشانیاں حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے فرمائی تھیں وہ کس طرح ظہور میں لائیں تب قاضی صاحب نے کہلے صاحبو بہتر تو یہ
ہے کہ اُن سب کی مہمانی کرو اور اذن دیکر اپنے گھر کھانے کو بلاؤ اور فقط ایک آدمی کے جانے
آنے کا راستہ رکھو تب وہ نشانیاں جس سے ظہور میں آوینگی اُسی کو جانیں گے یہی محمد مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہہ مشورت کر کے چند لوگ آن کر ابو جہل سے ملکر عرض کئے اور کہے اے صاحب آج آپکے سب قافلہ کو ہمارے شہر کے مالک کے گھر کھانے کا اذن ہے تم سب لوگ وہاں سے تشریف لانا ابو جہل نے اذن اُن کا قبول کیا وہ سب لوگ وہاں سے واپس شہر کو چلے آئے تب ابو جہل نے سب قافلہ کے لوگوں کو جتایا کہ اے صاحبو آج اس شہر کے حاکم کے گھر کھانے کا اذن ہے الغرض قاضی صاحب نے شہر کے سب مطبخیوں کو بلا کر یہہ کہا۔

اللّٰھم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علی محمد

آئیو سنو مطبخو میرا کلام	آئے ہیں گھر اپنے شفیع الانام	احمد مختار کی مہمانی ہے	اس لئے کچھ عمدہ پکاؤ طعام
یعنی مزعفر و متنجن لذیذ	زردہی اور قورمہ بھونا تمام	فیرنی فالودہ نہایت عجیب	نان زنگار نگ کے سب اہتمام
کوفتے بھونے و قبولی پلاؤ	قلیے وبنو سے عرض والسلام	خوب ہنر کرکے پکاؤ ابھی	عقل کو فرمائیو اپنے کام
جلد کرو ملکے ہم صاحبو	ایسا ہو وے کہ ہیں ہووے شام	حافظ کمتر کے اوپر لطف کر	جلد کرو پختہ سبھی ال طعام

نثر

الغرض جب کھانا تیار ہوا تب قاضی صاحب نے سب کو بلایا اور خوب بغور دیکھا تو کسی کے سر پر ابر نظر نہ آیا نہ کسی کے پیر زمین سے معلق نظر آئے الغرض جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا اُس نشانی کا کوئی شخص اسمیں نظر نہ آیا پس جب سب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تب قاضی صاحب نے ابو جہل سے پوچھا کہ اے ابو جہل تم میں سے کوئی شخص باقی رہا تو نہیں اگر رہا ہو تو اس کو بھی روانہ کرو تب ابو جہل نے کہا ہاں صاحب ایک لڑکا اونٹوں کی پاسبانی کو وہاں چھوڑ کر آئے ہیں اسیں یہاں آنیکا سلیقہ نہ تھا اس لئے اُسے ہمراہ اپنے نہ لائے اسے وہیں کچھ بھیجدو کھالیگا تب قاضی صاحب نے کہا اے ابو جہل اُس لڑکے کو ادھر بھیجدو ہمارے ہمراہ کھالیگا۔ یہہ بات ابو جہل نے قبول کی اور قافلہ میں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رواں کیا جب حضرت شہر کی طرف روانہ ہوئے تب حکم خدا سے ابر آپکے سر پر آیا اور سایہ کیا اور قدم مبارک زمین سے معلق ہوئے جب لوگوں نے دور سے دیکھا تو دوڑ کر آپکے قدموں پہ آگرے اور ہزار جان سے خوش ہو کر یہہ کہنے لگے۔ اَللّٰھم صَلِّ وَسَلِّم وبارک علی محمدٍ وعلیٰ آل محمد

قصیدہ

حضرت عیسیٰ نے تھا جو کچھ نشاں ہم سے کہا	آپ ہیں موجود ہیں وہ یا محمد مصطفیٰ
آپ ہی لاریب ہو محبوب رب العالمیں	آپ ہی ختم النبیؐ اور سرور رہرو رہنما
یا محمدؐ آپ ہی کی شان میں لولاک ہے	باعث ہر دو جہاں ہو آپ ہی صدرِ جہا
مطلب دل آج بر آیا ہمارا یا نبیؐ	چلئے کھانا کھائے اے شافعِ روزِ جزا
آپ ہی کے واسطے تھی سب یہہ تیاری حضور	شکر ہے اللہ کا بر آیا اپنا مدعا
چلئے اب اسلام سے ہمکو مشرف کیجئے	صدق سے پڑھتے ہیں ہم کلمہ تمامی آپکا
حافظ کمتر تمہارا جس طرح ہے خاک پا	ہم کو بھی ایسا بنا لو یا محمد مصطفیٰ

نثر

الغرض لوگوں نے اسلام قبول کیا اور کلمہ پڑھا کہتے ہیں چند مدت وہاں قافلہ رہا اور جو کچھ اسباب تجارت کا لینا تھا سب لیکر وہاں سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوے الغرض کئی منزلیں طے کر کے مدینہ منورہ میں جا پہنچے اور خدیجہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر راستہ میں جو جو حال گذرا سب بیان کیا خدیجہؓ سنکر بہت خوش ہوئیں کہتے ہیں کہ بعد چند روز کے ایک رات خدیجہؓ بستر راحت پر راحت فرماتی تھیں کہ ایسے میں آپ کو خواب ہوا کیا دیکھتی ہیں کہ گویا چاند دامن میں آیا ہے جو نہیں آنکھ کھلی تو نجومیوں کو بلا کر خواب کی تعبیر پوچھی تو کسی نے کچھ کسی نے کچھ کہا مگر ایک نجومی سب منجموں کا سردار یوسف نامی مشہور و معروف تھا اس نے خدیجہؓ کے نام سے قرعہ پھینک کر کہا اے خدیجہؓ تیری زہے قسمت اس میں تو یوں نکلتا ہے کہ تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کریگی اور وہ محمد پیغمبر آخرالزمان ہوگا اوس کا دین تا قیامت جاری رہیگا تب خدیجہؓ نے کہا اے یوسف اس محمد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح پہچانوں اُن کی نشانی کیا ہے تب اُس یوسف نجومی نے یہہ کہا

جواب

سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ	عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ النَّبِيّ السَّلَامُ

قصیدہ

سُنو اے خدیجہؓ تم اُن کا بیان	محمدؐ وہ ہیں خاتم مرسلاں
کرے گا ابر اُن پہ سایہ سدا	کہ تا ہو زمیں پر نہ سایہ عیاں

نہ بیٹھے گی مکھی بدن پر کبھی
زمیں سے معلق رہیں ہر زماں

ہو خوشبو تنِ پاک میں اس قدر
معطر ہو جس سے تمامی جہاں

دگر اُن کی پیغمبری کے اوپر
گواہی دیں اشجار سب بے زباں

رہے دین اُن کا قیامت تلک
نہیں اس سخن پر ہے میرے گماں

خدا اُن کا حافظ ہے ہر حال میں
وہ محفوظ رہوینگے از دشمناں

نثر

الغرض جب یہہ باتیں اس نجمی کی زبان سے سنیں سب بات سے اپنا دل اٹھا لیا اور اپنے والد کو بلا کر کہا اے بابا جان میرے لے قبلہ گاہ میرے میرا ایک ایسا معروضہ ہے اگر قبول کرو تو بیان کروں خدیجہ کے والد نے کہا اے بیٹی تمھارا مطلب دل کیا ہے جلد بیان کر تب خدیجہؓ نے کہا اے بابا جان مجھے خواب میں پروردگا نے کہا ہے کہ تو نکاح کر تو میں نکاح کرتی ہوں آپکی کیا خوشی ہے تب خدیجہؓ کے والد نے کہا اے بیٹی تم کس کے ساتھ نکاح کرتی ہو کون تمہارے لایق ہے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے بابا جان میں نکاح جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتی ہوں باپ نے اُن کی بات بدل و جان قبول کی اور اُسیوقت اسباب نکاح تیار کیا جب منعقد نکاح ہوئے تب زمین و آسمان سے یہہ ندائے تحسین و آفرین آئی۔ اللھم صل علی محمدٍ و بارک علی محمدٍ

قصیدہ

ہو شادیٔ محبوب خدا سب کو مبارک
یہہ ساعت و احکام خدا سب کو مبارک

یہہ محفلِ عشرت یہ سر انجام سعادت
اے مومنو ہو دل سے بپا سب کو مبارک

لو آمنہؓ کے گھر میں مچی دیکھو ہے شادی
ہو بزم مسرت یہہ دلا سب کو مبارک

آتی تھی فلک سے یہی احسنت کی آواز
یہہ شادیِ سرور اُر علا سب کو مبارک

ہر سمت نکاحِ شہِ والا کی ہوئی دھوم
یہہ کار شہنشاہ ہدا سب کو مبارک

کیونکر نہو مسرور یہہ سنکر دلِ مومن
یہہ کار خوشی صلِ علے سب کو مبارک

بس کردے ختم حافظ مسکین بہ صلوٰۃ
جو نعت میں ہے شعر لکھا سب کو مبارک

قصیدہ در بیان عبداللہ اُمِ مکتوم معہ نظم و نثر

کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور وہاں کئی حضرت کے اصحاب بھی حاضر تھے اور مکہ کے بڑے بڑے سردار دولتمند مشرک بھی اُس مجلس میں آئے تھے اور بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن مشرکوں گمراہوں مرتدوں کو نصیحت کرتے تھے ایمان لانے اسلام سے مشرف ہونے کو فرماتے تھے اور ارشاد کی باتوں میں مشغول و مصروف تھے کہ ویسے میں عبداللہ اُم مکتوم کا بیٹا دونوں آنکھوں سے اندھا مسجد میں حضرت کے نزدیک آیا اور بعد سلام علیک کے دو زانو ادب سے بیٹھکر عرض کیا اور کہا یا رسول اللہ عَلِّمْنِیْ مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰہُ یعنی کہا عبداللہ نابینا نے سکھاؤ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے تئیں وہ باتیں اور وہ کلام جو سکھایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور تلقین کرو مجھ کو اور ہدایت کرو مجھ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرتؐ نے اس سے بات نہ کی منھ پھیر لیا پھر عبداللہ اُم مکتوم نے کہا یا رسول اللہ عَلِّمْنِیْ مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰہُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی بے ادبی کے سبب سے اور منھ پھیر لیا جواب نہ دیا عبداللہ اُم مکتوم دونوں آنکھوں سے اندھے تھے نظر نہ آتا تھا حضرت کے جواب دینے اور منھ پھیر لینے پر کچھ خیال نہ کر بار بار کہتے تھے یا رسول اللہ عَلِّمْنِیْ مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰہُ پھر حضرت ان سے اور منھ پھیر کر ان سرداروں سے بات کرنے میں مشغول ہوئے پس اصحابوں نے حضرت عبداللہ اُم مکتوم سے کہا اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

کہ عبداللہ ابھی تو آپ جاؤ	کبھی بر وقت فرصت آپ آؤ
ابھی ہیں کام میں مشغول حضرت	ہیں گمراہوں کو فرماتے نصیحت
سبھی سردار مشرک اہلِ مکہ	بہ الفت آئے اور بیٹھے ہیں اس جا
انھیں فرماتے ہیں اسلام لائیں	سعادت دولتِ ایمان پائیں
انھیں کرتے ہیں حضرت وعظ اس دم	سخن ارشاد کے کرتے ہیں ہر دم
نہ بولو تم ابھی حضرت سے جاؤ	کبھی بر وقت فرصت آپ آؤ
سنبھل کر راہ سے تم جاؤ قبلہ	تمھارا حافظ و ناصر ہے مولا

عبداللہ اُم مکتوم یہہ بات سُن کر نہایت رنجیدہ و شرمندہ ہوئے اور مسجد سے اٹھکر باہر چلے

گئے اسیوقت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے اُترے اور ایک پردہ غیب کا حضرتؐ کے اور اُن سرداروں کے درمیان کر دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن مشرکوں کی آنکھ سے چھپ گئے تب جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو درود وسلام کے بعد کہا عَبَسَ وَتَوَلّٰیٓ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی یہہ سنا کر پردہ اُٹھا لیا اور جبرئیل علیہ السلام چلے گئے اس صورت میں عجب کلام کی نزاکت ہے یعنی عبس وتولیٰ یہہ دونوں غائب کے صیغے ہیں جیسے کسی کی بات کسی اور سے کہتا ہے یعنی ترش روئی کی تیوری چڑھائی منھ پھیر لیا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آیا نابینا اندھا عبداللہ اُم مکتوم کا بیٹا نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پھر التفات ومہربانی فرما کر حاضر کر کر خطاب کیا وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰیٓ اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی یعنی کس چیز نے بتایا تجھکو کیا جانتا ہے تو یا محمدؐ شاید وہ اندھا بہت پاک پاکیزہ ہوئے تم نصیحت کرو ہدایت کی راہ بتاو وہ قبول کرے تمھارے کہنے کے موافق کام کرے عمل کرے سب گناہوں سے پاک ہووے مقبول ہو جاوے وَاَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی وَمَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰی وہ شخص جو دولتمند ہے دنیا کا مالدار ہے ایمان لانے کی پروا نہیں رکھتا مغرور ہے مسلمان ہونے سے بے نیازی کرتا ہے اور پھر تو یا محمدؐ اس کے واسطے اس کی طرف منھ رکھتا ہے ایمان لانے کی توقع کر کر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کی بات سننے میں مشغول ہوتا ہے یا محمدؐ جو مالدار پاک نہووے ایمان نہ لاوے کفر وشرک کی نجاست میں پڑا رہے تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں تجھ کو حکم پہنچا دینا چاہیے اتنا مشغول ہونا اُس کی طرف درکار نہیں وہ بے پروائی کرتا ہے ایمان کی دولت اُسے نصیب نہوگی وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی وَهُوَ یَخْشٰی فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ اور وہ شخص جو آیا تیرے پاس شوق سے شتابی دوڑا ہوا دین کے علم سیکھنے کے واسطے اخلاص سے محبت سے عبداللہ اُم مکتوم کا بیٹا اور وہ ڈرتا ہے خدا تعالیٰ سے اور یا محمدؐ پھر تو اُس کی طرف سے منھ پھیر لیتا ہے اُس کے جواب دینے میں اور اُس کی تسلی وتشفی کرنے میں مشغول نہیں ہوتا ان مالداروں کی طرف منھ لاتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ چاہیے تم کو اب جو گئے سو گئے پھر ایسا نہ کرنا جب جبرئیل علیہ السلام نے یہہ آیتیں پڑھیں حضرت کو سنائیں پس اُسیوقت آپ نے معلوم کیا یہہ عتاب ہے عبداللہ اُم مکتوم کے واسطے

اس کے سوال کا جواب نہ دیا اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اس بات کو معلوم کر کے حضرت بیتاب ہو کر اٹھے اس کے منانے کے واسطے اس کی خاطرداری کیواسطے مسجد سے باہر نکل کے لوگوں سے پوچھا اور یہ کہا اللّٰھم صل وسلم و بارک علی محمد

قصیدہ

عبداللہ ام مکتوم عالی وقر — کس طرف کو گیا کوئی کہدو خبر
ایسے گھبرائے کچھ خوف اللہ سے — حال اپنے سے بس ہو گئے بے خبر
ایک اندھیری سی آنکھوں میں تھی چھا گئی — اور نزدیک تھا یک بہ یک آہ سر
ایک دیوار سے جا لگے آپ کا — لیک حق نے بچایا وہیں فضل کر
ہیبت حق سے روتے تھے اور کانپتے — ڈھونڈھتے تھے ہر اک سمت خیر البشر
ہر طرف جاکے کہتے تھے یوں مصطفیٰ — عبداللہ ام مکتوم تم ہو کدھر
آؤ جلدی ملاقات مجھ سے کرو — پھر حافظ کرو لطف کی اب نظر

نثر

الغرض حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ام مکتوم کو ڈھونڈھتے ڈھونڈتے راہ میں پائے ملاقات ہوئی آپ نے ہاتھ ان کا پکڑ لیا بہت عذر کیا خاطرداری کی اور اپنے ساتھ مسجد میں لائے اور اپنی چادر بچھائی اور عبداللہ ام مکتوم کو اپنی چادر پر بٹھلایا اور جو جو پوچھنا تھا پوچھا اور آپ کو جو جو فرمانا تھا فرمایا اور کہا اے عبداللہ ام مکتوم میں جب تلک زندہ ہوں اور تم جب تلک زندہ ہو تمھارا کھانا پہننا سب میرے ذمہ ہے اور ان کی بہت خاطرداری کر کے تشفی کر کے ان کو رخصت کیا پھر جب کبھی عبداللہ ام مکتوم آپ کے نزدیک آتے تو آپ ان کو دیکھتے ہی خوش ہوتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِالَّذِیْ عَاتَبَنِیْ فِیْهِ رَبِّیْ یعنی خوشی ہو جیو اس کسی کو جس کے لئے عتاب کیا میرے تئیں پروردگار میرے نے اور آپ عبداللہ ام مکتوم کے نزدیک جاتے اور فرماتے اے عبداللہ اگر کچھ آپ کی حاجت ہو تو فرماؤ کچھ غرض ہو تو فرماؤ کچھ کام ہو تو فرماؤ میں بجا لاؤں اور آپ ان پر بہت مہربانی فرماتے تھے کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے جہاد کے واسطے مشرکوں کی کافروں کی تنبیہ کے واسطے باہر

کہیں تشریف لیجاتے سفر کرتے تب عبداللہ اُم مکتوم کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ کرجاتے آپ اُن سے ایسی محبت والفت رکھتے تھے پھر آپ نے اُس کے فائدے اور ناواقفوں کی نصیحت میں یہ فرمایا

اللہم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علی محمدؐ

صاحبِ دولت ہے جو کوئی بشر	عرض یہہ اُس سے ہے میری سربسر
حق نے کیا تم کو ہے گر مالدار	جھڑکو غریبوں کو نہ تم زینہار
در پہ اگر آوے تمہارے فقیر	اُس کو مدد دو وہ اگر ہو حقیر
عزّت و حرمت سے بٹھاؤ اُسے	شاد کرو کھانا کھلاؤ اُسے
تم سے جو مسکین کرے کوئی بات	موڑو حقارت سے نہ مُنہہ اس کے سات
حق نے فقیروں کو مقرب کیا	صاحبِ دولت یہ شرف ہے دیا
دوستو فرمائے ہیں خیر البشر	سمجھو فقیروں کو نہ تم کم قدر
اور نہ حقارت سے کرو تم نظر	اُن پہ نہ دولت کا جتاؤ فخر
صاحبِ دولت سے ہے بہتر فقیر	ہاں یہ احادیث نبیؐ اے امیر
حکمِ خدا اور نبیؐ کا جو تھا	حافظِ کمتر نے سُنا ہی دیا
مانو نہ مانو جو رضا آپ کی	کہہ دیا جو کچھ کہ تھا حکمِ نبیؐ
اب پڑھو صلوٰۃ بروحِ نبیؐ	صدق سے آواز سے باہم سبھی
کر دیا حافظ نے یہاں سے تمام	ہاں پہ نبیؐ پڑھ کے صلوٰۃ وسلام

اللہم صل وسلم	قصیدہ در بیان عکاشہؓ	وبارک علی محمدؐ

روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا اے بلالؓ آج شہر مدینہ میں منادی کردو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی کا گناہ یا کسی کی خطا کی ہو یا کسی کا کچھ لیا ہو یا کسی کو مارا ہو بُرا کہا ہو تو آج آکے مسجد میں دادخواہ ہووے بحکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بلالؓ نے شہر مدینہ میں منادی کردی۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمدؐ

قصیدہ

سُن لو یارو بگوش دل تم ذرا آج فرمائے یوں رسولِ خدا	میں نے کس کی اگرچہ کی ہو خطا لیلے اپنا مبادلہ اس دم آ

میں نے تکلیف کسکو دی ہو اگر یا کہ پہنچا یا ہووے کسی کو ضرر
آج بس آکے مجھ سے وہ سر بسر انتقام اپنا لے برائے خدا

یہہ نہ سمجھے کہ یہہ محمدؐ ہیں سرور انبیا ہیں احمدؐ ہیں
یا شفیع الورا ہیں تیار ہیں ان پہ کس طرح سے کریں ہم جفا

یہہ نہ سمجھے یہہ ہیں رسولِ خدا ان سے کس طرح اپنی لیں ہم جزا
بلکہ آوے وہ زود بہر خدا دل میں اپنے کرے نہ خوف ذرا

مجھ سے کسکی خطا ہوئی ہو اگر قرض یا کہ کسی کا ہو مجھ پر
لے لے بیخوف آکے اور بے ڈر حشر کا مجھ سے نا رکھے دعوا

مجھ کو دنیا سے کوچ کرنا ہے سوئے فردوس اب گذرنا ہے
کر رحیں کو یہاں جو کرنا ہے پیش خالق کرے نہ شکوا

کسکو مارا ہو یا برا ہو کہا یا کسی پہ کیا ہو بیجا جفا
حافظا کردے یہہ خبر ہر جا لے لے دنیا ہی میں وہ اپنی جزا

نثر

جب یہہ شہرت شہر مدینہ میں ہوئی تمام مخلوق وہاں آکر جمع ہوئی اور سب اصحاب نبیؐ وہاں مسجد کے گرد اگرد بیٹھے اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کے قریب جاکر فرمایا کہ اے بھائیو اب میری وفات قریب ہے میں اس دنیاے دوں سے رحلت کرتا ہوں اس لئے میں تم سب صاحبوں سے کہتا ہوں کہ میں نے اگر کسی کا کچھ قرض لیا ہو یا کسی کو مارا ہو یا اگر کچھ برا کہا ہو تو وہ شخص آجاوے اور اپنا انتقام لیوے اگر وہ چاہے کہ میں قیامت کے روز اپنا انتقام لوں یہہ نہوگا قیامت کے روز میں خدا کے روبرو ندامت نہ اُٹھاوں یہہ سخن سنتے ہی ایک شخص بنام عکاشہؓ یار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت کے روبرو آکر ادب سے یہہ کہا

اللّٰہم صل وسلم — **قصیدہ** — وبارک علی محمدؐ

میری ایک آپ سے ہے عرض اس دم یا رسول اللہؐ
اگر فرماؤ تو کہدوں بجرم یا رسول اللہؐ

ادب سے دست بستہ ہو کہا اے سرورِ عالمؐ
میں اپنا حال سب کہتا ہوں اسدم یا رسول اللہؐ

شتر کی پشت پر بیٹھے کہیں کو آپ جاتے تھے
مبارک دست میں چابک تھا اُسدم یا رسول اللہؐ

وہ کوڑا اونٹ سے بچکر لگا آ پشت پر میری
ہوئی چابک کے لگتے پشت بس خم یا رسول اللہؐ

منگا دو آپ وہ چابک اگر یا مصطفےٰ مجھکو
تو بدلہ آپ سے لوں ہو کے بے غم یا رسول اللہؐ

وگرنہ روزِ محشر آپ سے دعوی کروں گا میں
کریگا عدل جب خلاق عالم یا رسول اللہؐ

خدائے پاک عادل ہے وہ حافظ اور ناصر ہے
جو چاہیگا کرے گا آپ اس دم یا رسول اللہؐ

الغرض یہہ سنتے ہی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمانؓ سے کہا اے بھائی سلمانؓ

جلد جا اور فاطمہؓ سے کہہ کہ اے فاطمہؓ محل میں جو چابک بھاری و دراز دھری ہے وہ دیدو سلمانؓ بحکم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے قریب گیا اور ملول و محزون ہو کر کہا اے فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محل میں جو چابک بھاری و دراز دھری ہے طلب کی ہے آپ مجھ کو عنایت فرماویں یہہ سنتے ہی حضرت فاطمہ زہرا نے کہا اے بھائی سلمانؓ بابا کو اس بیماری میں چابک کا کیا کام پڑا ہے سلمانؓ نے عرض کی اے فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص بنام عکاشہ یار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور و معروف ہے اُس نے منگوائی ہے باعث منگوانے کا یہہ ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں یہہ چابک سفر میں تھا اور آپ شتر پر سوار تھے اور عکاشہ کہیں سامنے کھڑا تھا آپ نے شتر کی پشت سے جوک کر عکاشہ کی پشت پر کوڑا مارا سو وہ آج اپنا انتقام لینے پر مستعد ہوا ہے یہ سُن کر جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے زار زار رو کر کہا اے بھائی سلمانؓ جا اور عکاشہ سے کہہ کہ تو نہیں جانتا یہہ محمدؐ مصطفےٰ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیوں سنگ دل بنا ہے میرا باپ سب سے وفاداری کرتا تھا پس پیچھے جناب امام حسنؓ و جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی عکاشہ سے رو رو کر یہہ کہا۔

اللّٰہم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علیٰ محمدؐ

اے بھائی عکاشہ نہیں کیا تجھکو خبر ہے
نانا یہہ ہمارا ہے شہ جن و بشر ہے

جانے ہے تو ہیں کون یہہ مت اُن پہ جفا کر
یہہ شافع محشر ہیں ترا ہوش کدھر ہے

مارا ہے اگر ایک تجھے نانا نے کوڑا
لے مار ہمیں دو کہ نہیں اسمیں خطر ہے

لیکن نہ جفا کر کبھی نانا پہ ہمارے
تکلیف پیمبرؐ میں تجھے دیکھ ضرر ہے

ہم دونوں برادر ہیں ترے روبرو حاضر
چابک لے ہمیں مار نہیں کچھ یہہ جبر ہے

بیمار ہیں سلطان رسل و اے عکاشہ
مارے گا اگر ان کو تو لے شبہ جبر ہے

حافظ کے لئے رحم کر احمدؐ پہ عکاشہ
لاریب تجھے اس میں نہایت ہی اجر ہے

نثر

الغرض عکاشہ نے کہا نہ مانا کہتے ہیں کہ جب سلمانؓ نے کوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لا دیا

تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کوڑا لیکر عکاشہ سے کہا اے بھائی عکاشہ یہہ چابک حاضر ہے تو ایک کوڑے کے بدلے سو مارے عکاشہ نے وہیں کوڑا ہاتھ میں لیا اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جامہ اوتاریئے میں اس وقت برہنہ تھا یہہ سخن سن کر آنحضرتؐ نے اپنے بدنِ مبارک کو برہنہ کیا یہہ دیکھکر سب یار و اصحابؓ بیقرار ہوکر رونے لگے زمین و زمان میں بڑا غم ہوا عرش عظیم تھرایا فرشتے سخت حیران ہوئے الغرض عکاشہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کو برہنہ پاکر اور مُہرِ نبوت پر نظر کرکے دوڑ کر مُہرِ نبوت پر بوسہ دیا اور نہایت شاد ہوکر اوسنے

یہ کہا اللّٰھم صل وسلم	جواب	وبارک علی محمدؐ
یاربِّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ شفیعنا فوقنا الھراء		بِہٖ الٰہی اَجب دُعائی اِلٰی مُنادیٍ باضطراری

قصیدہ

رسولِ مقبول آرزو تھی یہی میری اور یہی تھا مطلب
کہ دیکھوں مُہر نبوتؐ آنکھوں سے اور کروں شاد دلکو میں اب

سنا تھا میں نے جو کوئی مُہر نبوت آنکھوں سے دیکھ لیوے
حرام دوزخ کی آگ اس پر ہوئے شبہ از عنایتِ رب

بفضلِ اللہ مقصدِ دل بر آیا میرا شکر خدا کا
خوشی سے جاونگا خلد میں اب ہوا ہے لطفِ رسولِ اغلب

یہہ سُن کے خیر الانام بولے کہ نار دوزخ حرام تجھ پر
یقین ہوئی ہے یقین ہوئی ہے ہوا تو بندا خدا مقرب

حبیبِ خالق نے اُسکو دیکر دعا وہاں سے ہوئے روانہ
مکاں کو تشریف لیگئے پھر کئے ہیں آرام با خوشی تب

درود یارو پڑھو نبیؐ پر مکان جنت میں پاؤگے تم
سخن یہہ حافظ کا یاد رکھو نہ بیٹھو خاموش تم لیہاب

اللّٰھم صل وسلم	قصیدہ در مدح بانی مسجد مع بندے نمازاں وغیرہ	وبارک علی محمدؐ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی خانۂ خدا کی یعنی مسجد کی تعمیر کرے خلوص دل سے صدق نیت سے نجات کی امید سے خالق کی رضامندی کے لئے تو پروردگار اس کے لئے جنت میں باغِ فردوس میں موتیوں کا جواہر بیش قیمتوں کا خاصہ عمدہ محل و مکان تیار کرتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک روپیہ یا یک اشرفی خرچ کرتا ہے بندہ دیتا ہے اللہ کی خوشنودی کے واسطے محبت کے واسطے قیامت کے منافع کیواسطے دوزخ سے بچ رہنے کے واسطے تو اللہ تعالیٰ اُس ایک کے بدلے دنیا میں دس دیتا ہے اور آخرت میں ستر اور دوزخ سے نجات دیکر

باغ فردوس عنایت کرتا ہے جنت عطا فرماتا ہے اور پروردگار عالم مسجد کے بنانے والوں کو تیار کرنے والوں کو آراستہ کرنے والوں کو تعمیر کرنے والوں کو اُس کے صلہ میں اسکی جزا میں جنت الفردوس عنایت فرماتا ہے موافق قول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صل وسلم علی محمد

جواب

اللہ اللہ اللہ ربنا اللہ اللہ اللہ اللہ حسبنا اللہ اللہ اللہ سیدنا رب جمع بالمشفع شملنا

قصیدہ

یاں کرے آراستہ مسجد اگر
ہے جزا فردوس اُس کی سربسر

باغِ جنت میں رہے وہ شاد تر
ہاں بقول مصطفےٰ خیر البشر

جو کرے راہِ خدا میں صرف مال
دونوں عالم میں نہ دیکھے وہ ملال

باغِ جنت میں رہے وہ شاد حال
ہے جناب مصطفےٰ سے یہ خبر

راہِ حق میں ایکدرم جو کوئی دے
اور ستر آخرت میں بھی ملے

ایک کے بدلے خدا سے دس وہ لے
کیا ہی سودا ہے عزیزو خوبتر

مفت میں ملتی ہے جنت دوستو
ایک کے بدلے میں دس دس ملتے ہیں

کیا نفع کا ہے یہہ سودا دیکھ لو
کیوں نفع کھوتے ہو رہ کر بے خبر

کوئی بنواوے اگر خانہ خدا
جنت الفردوس ہے اُس کی جزا

جان کر اللہ کی دل سے رضا
یہہ احادیث نبیؐ سے ہے خبر

حافظ کمتر اگر کچھ ہو سکے
آخرت میں تا تجھے ستر ملے

راہ میں اللہ کی للہ دے
جس طرح فرماتے ہیں خیر البشر

نثر

اور فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی مسجد بناوے تیار کرے اللہ کی رضامندی کیلئے پروردگار عالم کی خوشنودی کے لیے لاریب پروردگار اُس کے لیے جنت میں عمدہ محل تیار کرتا ہے اور جو کوئی مسجد بناوے اور اُس میں نماز پڑھے پروردگار عالم کی طاعت وعبادت نکرے مسجد کی قدر نہ جانے کل قیامت کے روز وہ مسجد سوال کریگی اے پروردگار

ان لوگوں نے تیری رضامندی جان کر اپنی بہبودی کے لئے مجھکو بنایا تیار کیا ولیکن کسی روز مجھ میں آکر تیری یاد نہ کی تیرا ذکر نہ کیا تیرے روبرو سر نہ جھکایا کاہلی کی سستی کی مجھکو ویران رکھا آباد نہ کیا بنا سنوار تیار کر کے چھوڑ دیا خدایا میں آج تجھ سے داد خواہ ہوں فریاد کرتی ہوں تا کہ اُن لوگوں کو آج اُس کی سزا و جزا ملے اور مسجد کے ہمسایہ جو اہل اسلام تھے اور اذان سنکر منہہ پھیر کر چلے جاتے تھے کبھی مسجد میں قدم نہ رکھتے تھے نہ آتے تھے اُن لوگوں کے لئے بھی مسجد قیامت کے میدان میں پروردگار عالم سے فریاد کرے گی اور کہے گی اے پروردگار ان لوگوں پر میرا حق تھا انھوں نے میرا حق ادا نہ کیا نہ کبھی میرے نزدیک آئے نہ قدم رکھا نہ کبھی تیری یاد کی نہ سر جھکایا تب پروردگار اُن لوگوں سے فرماویگا۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

بندو سنو کہتی یہہ مسجد ہے کیا
اپنے لئے تم نے کیا ہے بُرا

تم نے جو مسجد کیا گلزار وار
کونسی نیت سے کرو آشکار

تم نے جو ویران کیا پھر اِسے
چھوڑ دیا میرا مکاں کس لئے

کیوں نہیں کرتے تھے کبھی میری یاد
کیوں نہیں جاتے تھے وہاں ہوکے شاد

رکھتے تھے جو گھر سے میرے عار تم
آج بہت ہوگے یہاں خوار تم

حکم فرشتوں کو کرے گا خُدا
ان کو جہنم کا چکھاؤ مزا

انکو میرے گھر سے سدا عار تھا
نام سے میرے انھیں انکار تھا

آج جہنم میں لیجاؤ انھیں
ذائقہ دوزخ کا چکھاؤ انھیں

حکم سے اللہ کے وہ بالیقیں
ڈالیں گے دوزخ میں فرشتے وہیں

نار جہنم میں جلیں گے سدا
پاویں گے اس وقت کئے کی سزا

ٹھہریں گے دوزخ میں ہمیشہ وہاں
یعنی عذابوں میں سبھی بےگماں

حافظ بکتر کو ز نارِ جحیم
رکھیو تو محفوظ خدائے کریم

نثر

دوستو اب غور کرنیکا مقام ہے یعنی تخم نیکی کے بونا اور ثمر بدلینا یہہ کام عقلمندوں کا نہیں یعنی

مسجد بنا ئی بہت زیب و زینت سے سنواری تعمیر کرنی پھر اُس میں نماز پڑھنی نا فرمانی کرنی یہہ بات عقل سے بعید ہے یعنی مسجد سے منہ پھرانا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرنا نہایت بری بات ہے بلکہ ان باتوں پر ایسے لوگوں پر ہیہات ہے ان کاموں سے دوزخ میں نار جہنم میں سخت دکھ اور عذاب میں رہنا جلنا ہوگا پروردگار اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا یعنی جو کوئی نیکی کریگا نیکی پاویگا اور جو کوئی بدی کریگا بدی پاویگا اے صاحبو جس طرح نیکی کے کام کئے ہو کرتے ہو ویسا ہی نماز پڑھنے عبادت کرنے سر جھکانے ذکر الٰہی کرنے کا شوق و ذوق رکھو کاہلی و سستی نہ کرو جو نماز نہیں پڑھتے عبادت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُن کے گھر کھانے نہ جاؤ بلکہ اُن کا سلام نہ لو اُن کو جانوروں سے بدتر جانو یعنی بے نمازوں سے جانور افضل ہیں بلکہ بے نماز کافر سے بدتر ہے نعوذ باللہ منہا ایسے کام نہ کرنا چاہیئے یا اللہ ہم سب بھائی مومن مسلمانوں کو نماز پڑھنے عبادت کرنے کا شوق و ذوق دے تیری محبت اور تیرے حبیب کی اُلفت میں ہمیشہ صبح و شام شاد کام رکھ اور تیرا ہی ذکر نصیب کر آمین یارب العالمین اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہٖ وسلم

قصیدہ

یارب ترا جو فرض ہے دل سے ادا کریں
تو ایسا شوق دے کہ عبادت کیا کریں

دے ایسی تیری حب دولا ہمکو یا الٰہ
بے یاد تیری ہم نہ کوئی دم رہا کریں

تیرے ہی ذوق و شوق میں دن رات ہم رہیں
تیرا ہی نام دل سے ہمیشہ لیا کریں

اور رو برو جھکاویں تیرے سر بسجدہ ہم
اور تجھ سے مغفرت کی سدا التجا کریں

پر جرم ہم ہیں بخشدے اے کبریا ہمیں
جز تیرے کس پہ مطلب دل اپنا وا کریں

یارب گناہ بخش محمد کے واسطے
غفار تو ہے جز تیرے کس سے دعا کریں

حافظ کو ایسا عشق دے اے میرے ذوالجلال
وہ اور ہم بھی دل سے خدا ہی خدا کریں

اللھم صل وسلم — **قصیدہ دراحوال محشر مع نظم و نثر** — و بارک علیٰ محمد

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز جب نیکی اور بدی تولی جائے گی اگر نیکی ذرہ تنکے برابر کم ہوگی تب پروردگار فرماویگا اے بندے یہاں تو تھوڑی

نیکی کم آتی ہے اگر تھوڑی اور نیکی ہو تو تیرا تول پورا ہو اور تو عذاب سے دوزخ کے رہائی پاکر جنت کے قابل ہوتا ہے اسی وقت بندہ عرض کریگا خدایا اور نیکی تو میرے نزدیک کچھ نہیں میں تہی دست ہوں اگر مجھ کو ایک لحظہ بھر کی فرصت ملے تو اس میدان میں جاکر اپنے بھائی بند ماں باپ جن کے ساتھ دنیا میں میں نے بہت سی نیکی کی ہے اور اُن کی خاطر بڑی بڑی تکلیفیں اوٹھائی ہیں تھوڑی نیکی اُن سے مانگ لاؤں حکم ہوگا اے فرشتو میرے اسے چھوڑ دو تاکہ یہہ اپنے یگانوں بیگانوں سے تھوڑی نیکی مانگ لاوے کہتے ہیں وہ بندہ وہاں سے نکل کر پریشان حال حیران و سرگردان اس میدان قیامت میں آویگا اور ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے پہلے اپنے باپ کو پاویگا جب باپ کو دیکھے گا دیکھتے ہی اس کے دل میں بڑا بھروسہ بندھیگا اور بہت شاد و فرحاں ہوگا اور کہیگا اب میرا بیڑا پار لگا اب اپنے منزل مقصود کو پہنچوں گا یہہ خوشی کرتے ہوئے باپ کے روبرو جاکر نہایت عجز و انکساری سے یہہ عرض کرے گا اور کہے گا۔ اللّٰہم صل علیٰ محمدؐ و علیٰ آل محمدؐ و بارک وسلم۔

قصیدہ

اے میرے باباجان اے قبلہ
کیسی شفقت سے اور محبت سے
میری خاطر ہزاروں تکلیفیں
سب سے افزود پیار تھا مجھ پر
تھا خوشی جس میں اور میں راضی
میرا آرام اور راحت تم
باباجان اب بھی لطف فرماؤ
اک ذرا دو مجھے اگر نیکی
کرکے الطاف مجھ پہ باباجان
ہوکے محتاج تھوڑی نیکی کا
پھر حافظ کرو میرے پہ کرم

میں ہوں فرزند آپ کا پیارا
تم نے دنیا میں مجھ کو تھا پالا
جان پر سہہ کے اُف نہ فرمایا
مجھ پہ غصہ کبھی نہ فرمایا
اسمیں راضی تھے تم بھی اے بابا
ڈھونڈھتے تھے مدام صبح و مسا
کام آؤ کرو نگاہِ عطا
تو میرا غم سے ہووے چھٹکارا
نیکی ﷲ مجھکو دیدو ذرا
آپ کے روبرو ہوں میں آیا
کام آؤ میرے برائے خدا

نثر

یعنی کہیگا ای بابا جان میرے اے قبلہ میرے میں آپ کا فرزند دلبند ہوں جگر گوشہ ہوں دنیا میں سب سے زیادہ آپ مجھکو عزیز رکھتے تھے سب سے مجھ کو زیادہ پیار و محبت کرتے تھے جسمیں میں راضی تھا اس میں آپ بھی راضی تھے ہمیشہ میرا آرام اور میری خوشی چاہتے تھے ہر طرح کی آفتوں سے نگہبانی کیا کرتے تھے گودی سے کبھی زمین پر نہ سلاتے تھے ہمیشہ ناز و نعمت سے پالتے اور سنبھالتے تھے اے بابا جان اسوقت ایک ذرا نیکی کا محتاج ہوکر آپ کے روبرو آیا ہوں اگر مہربانی فرماکر ایک ذرا نیکی مجھے عنایت فرماؤ تو اس قیامت کی سختی سے بچوں نجات پاؤں نہیں تو جہنم میں ڈالا جاؤں گا باپ یہ سُن کر کہے گا اے شخص تو کون ہے کیا بکتا ہے میں تجھکو نہیں پہچانتا میں تیرا باپ نہیں تو جا اور کہیں دوسری جائے جاکر ڈھونڈھلے تب وہ بیچارہ محزون و ملول مایوس و نا امید ہوکر وہاں سے پھریگا اور کہیگا ہائے افسوس آج وہ وقت ہے کہ باپ نے باپ بننے سے اپنے انکار کیا حسرتا اب کہاں جاؤں کون اسوقت مددگار ہوگا پھر خیال آئیگا کہ بھلا چلو ماں کے قریب جاویں دیکھیں ماں کیا سلوک کرتی ہے یہہ سوچکر ماں کو ڈھونڈھتا پھریگا جب وہ نظر آویگی اس کے پاس جاکر کہیگا اے ماں تو میرے پیدا ہونے کے لئے ہمیشہ دعا مانگتی تھی جب میں پیدا ہوا میرے پالنے میں کیا کیا دُکھ اور تکلیفیں اوٹھاتی تھی رات دن میرا ہی آرام چاہتی تھی اپنا کھانا پینا میرے آرام و راحت کے لئے بھول جاتی تھی اے ماں اب میں ذرا سی نیکی کا محتاج ہوکر تیرے پاس آیا ہوں اگر تو ہی نظر مجھ پر رحمت کی کرکے تھوڑی سی نیکی دلوائیگی تو میں آج کی سختی سے بچونگا اور جنم بھر تیرا احسان مانونگا نہیں تو جہنم میں ڈالا جاؤں گا ماں یہہ باتیں سُن کر اس کو یہہ جواب دیگی۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمدؐ

قصیدہ

اے شخص کون ہے تو یہاں بک رہا ہے کیا
ماں کس کو کہہ رہا ہے دیوانہ ہوا ہے کیا

میں کسکی ماں ہوں نا میرا فرزند ہے کوئی
ماں کس لئے بناتا ہے تجھکو ہوا ہے کیا

میں خود ہوں اپنے حال میں حیران وائے غم
کیا دوں کسی کو پاس میرے اب رہا ہے کیا

اے شخص جا نہ چھیڑ مجھے ایسے وقت میں
یہہ وقت آشنا کوئی کس کا ہوا ہے کیا

میں آپ اپنے حال میں خوار و ذلیل ہوں	ناحق نہ چھیڑ مجھکو کسی پر جفا ہے کیا
یہہ وقت وہ ہے بھائی کو بھائی نہ آوے کام	کوئی بھی ایسے وقت ہوا آشنا ہے کیا
حافظ اسی کے واسطے عقبیٰ سنوار لے	ہشیار ہو سمجھ لے بھلا اور برا ہے کیا

نثر

وہ شخص ماں باپ کے جب ایسے کلام سنے گا نا امید ہو جائیگا اور دلمیں پچتاویگا کہیگا ہائے اب میں کہاں جاؤں کس سے اس مصیبت کے وقت مدد مانگوں ماں باپ کی برابر کون ایسا دوست ہے جو اسے اپنا حال سناؤں کہ وہ ایسے وقت میں کام آوے اور مجھ غریب عاجز کو اس بلا اور عذاب سے چھڑاوے افسوس جن کی رضامندی کیواسطے میں نے اپنی عمر گنوائی آج وہی لوگ میرے کام نہ آئے پس نہایت ملول و محزون ہو کر کہیگا بھلا چلو بہن کے قریب جاویں دیکھیں بہن کیا سلوک کرتی ہے ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے بہن ملجائیگی جب بہن کو دیکھے گا کہے گا اے بہن دنیا میں تو تو مجھے بہت چاہتی تھی بھائی بھائی کہا کرتی تھی پیار اور محبت رکھتی تھی میری خوشی خدا سے مناتی تھی دکھ کے وقت چھاتی اور گلے سے لگاتی تھی میری تندرستی اور آرام چاہا کرتی تھی اے بہن یہاں قیامت کے میدان میں ایک ذرا نیکی کے واسطے پھنسا ہوں اگر تو وہی محبت کی نظر کر کے مجھے تھوڑی نیکی عنایت کرے تو میں تیرے سبب اس مصیبت سے مخلصی پاؤں جنت میں چلا جاؤں اور تیرا احسانمند رہوں بہن کہیگی اے شخص تو کون ہے کیا بکتا ہے مجھ سے اس وقت نہ بول میں اپنی پریشانی میں آپ گرفتار ہوں کیونکر دوسرے کی مدد کروں آخرش مایوس ہو کر بھائی کو ڈھونڈھیگا جب بھائی نظر آوے گا کہیگا اے پیارے بھائی دنیا میں ہم تم اکٹھے مل ملکر رہا کرتے تھے ایک دوسرے کے مددگار رہتے تھے آپس میں پیار اور محبت کی چال چلتے تھے میری خوشی سے تجھے خوشی تھی میری غمی سے تجھے غمی تھی اے بھائی اس وقت حساب کی جائے مجھ کو لائے ہیں سوا ایک ذرا بھر نیکی کم آئی ہے اگر ایک ذرا نیکی مجھے دے تو میرا حساب پورا ہو جاوے اور درد دکھ سے نجات پاؤں بہشت میں جاؤں دوزخ سے بچوں نہیں تو جہنم میں ڈالا جاؤں گا بھائی بھائی پنے سے منکر ہوگا کہیگا اے شخص تو کون ہے کس کو بھائی بناتا ہے میں تیرا بھائی نہیں اور کہیں ڈھونڈھ لے بھائی اس کی آہ و زاری پر خیال نکرے گا پھر عورت کے پاس جائیگا کہیگا

اے یار جانی وارے دوست روحانی میں تیرا خاوند ہوں دنیا میں تیری خوشی کیواسطے میں اپنے ماں باپ خویش واقارب سے ہمیشہ لڑا کرتا تھا تیرے آرام کے لئے کیا کیا دُکھ اُٹھاتا تھا ماں باپ کو تیری خاطر چھوڑ کر الگ رہا تھا جسمیں تو راضی تھی وہی کام کرتا تھا اب نیکی بدی تولی جاتی ہے حساب کا وقت ہے سو ایک ذرا نیکی کم آئی ہے اگر تو اپنے پاس سے تھوڑی نیکی مجھے دے تو میں تیرا احسان مند رہوں اور تیرے سبب عذاب سے چھوٹوں عورت یہہ بات سُن کر اُس کو یہہ جواب دیگی

اللھم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علیہ

دنیا میں خاوند کسے کوئی دم
جھوٹے نہ کرلیے کبھی تو کلام
کس کی نہ عورت ہوئی میں آج تک
ایسے نہ دے آن کے مجھ کو فریب
کس لئے پھسلاتا ہے اے شخص تو
میں نہیں عورت ہوں تری اے بشر
کس سے طلب کرتا ہے نیکی یہاں
میں نہیں پہچانتی تو کون سے
جھوٹ نہ بک ایسے یہاں تو کلام

اپنا بنائی نہیں اے ذی فہم
مجھ پہ نہ تہمت تو لگا اے انام
نام سے یوں نہیں نہ میرا ایک بیک
جوروپنے کا نہ لگا مجھکو عیب
ایسے سخن مجھ سے نہ کر پھیر کبھو
اور کہیں ڈھونڈھ لے تا ہو خبر
میری تجھے ہنگی ٹری اے جواں
اپنی چلا جا تو کہیں راہ لے
مجھ کو نہ حافظ کے سوا کچھ ہے کام

نثر

الغرض عورت بھی یوں ہیں صاف صاف جواب سنا دیگی یعنی اے شخص تو کون ہے کیا کہتا ہے میں کسی کی عورت نہیں بنی نہ میں نے کسی کو اپنا خاوند بنایا ایسے جھوٹے کلام ناحق نہ کہہ یہاں سے چلا جا ایسے فریب کی باتیں نہ کر اسی طرح ماں باپ بھائی بہن عورت سب اپنا اپنا پیچھا چھڑاویں گے غرض جب اُس کی طرف سے آس ٹوٹ جاویگی تب ناامید شرمندہ ہو کر اللہ تعالٰی کی درگاہ میں جا نہ سکیگا کہے گا افسوس میں اپنے خاوند کو کیا منہ دکھاؤں ہاتھ خالی کیونکر جاؤں جن جن سے امید رکھتا تھا آج وے لوگ میرے کام نہ آئے میری اس مصیبت پر کسی نے رحم نہ کیا ہائے میں کدھر جاؤں اپنے دل کا حال کس کو سناؤں اب سوائے میرے خالق ومالک کے کون اس میرے حال پر نظر رحمت کی کرے اور دریائے غم سے مجھ

ڈوبتے کو یاد رلگاؤے یہہ کہکر بڑی عاجزی اور مسکینی سے سر جھکا کر غمگین ہو ہاتھ اٹھا کر اپنے
پروردگار کی جناب میں عرض کریگا اور کہیگا اے میرے مالک تو سب جانتا ہے تجھ سے کچھ پوشیدہ نہیں
الٰہی جتنا مجھ سے ہو سکا اُتنا خوب دوڑا کہیں کسی نے نہ پوچھا ماں باپ جورو لڑکے بھائی
بہن کوئی کام نہ آئے سبنے صاف صاف جواب سنا دیا اب تو ہی اپنا فضل و کرم کر خدایا تو غفور الرحیم
ہے تیرے سوا اب کوئی وسیلہ نہیں تب پروردگار فرماویگا اے بندے تونے جن کی رضامندی میں
اپنی عمر گنوائی جس جس کی خاطر بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں حرام و حلال کا کچھ خیال نہیں کیا بھلے
بُرے پر دھیان نہ لگایا اللہ اور رسولؐ کے حکموں کو جن کی خاطر چھوڑ دیا انھیں کی خوشی پر دوڑا
کیا خلاف شرع کام کرتا رہا اب وہ کہاں ہیں کیوں نہیں ایسے بُرے وقت میں کوئی تیرے کام
آتا ہے تب وہ بیچارہ شرمندہ ہو جائیگا اللہ تعالیٰ فرمایگا اے بندے میرے دنیا میں حکم ہوا
تھا کہ میری طاعت و عبادت کیجو تو نے اپنے لوگوں کی خوشی کے واسطے مجھکو بھول گیا اپنے
بیگانوں کی خوشی چاہی اُن کے کاموں میں حاضر رہا عبادت میں غفلت کی اگر تو مجھکو رحیم و کریم دل سے
جانتا تو ہرگز میری طاعت میں میرے حکم میں سستی نہ کرتا میری خوشی ڈھونڈھتا وہی میری خوشی
آج تیرے کام آتی اب میرا اختیار ہے چاہوں بخشوں چاہوں سزا دوں چنانچہ ایسا ہی ہو گا پروردگار
جس کو چاہے گا بخشیگا جس کو چاہے گا سزا دیگا الٰہی ہم کو نیک کاموں کی توفیق دے اور سب کی محبت دل
سے اُٹھا کر تیرے حبیب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب کر آمین آمین آمین

یارب العالمین اللّٰہم صل	قصیدہ ۵	وسلم و بارک علیٰ محمد

دنیائے دُنی اے یارو یہہ مردار ہے
مت دام میں آؤ اس کے یہہ مکار ہے

ہر حال و ہر دم ہر لحظہ مادام تم
نیکی ہی کرو تو آخر بیڑا پار ہے

ماں باپ و برادر کوئی کسی کا ہے نہیں
دنیا کی یہ بالکل جھوٹی الفت پیار ہے

سرا پنا جھکائے رہیے ہمیشہ صاحبو
جو عابد ہے خالق کا وہی دلدار ہے

جو یہاں یہ کروگے عقبیٰ میں پاؤگے وہی
نیکوں کے لئے فردوس وہاں تیار ہے

ہے بد سے یاری کا آخر ثمرہ دوستو
مجرم کے لئے دوزخ کی دہکتی نار ہے

کر ذکر خدا ہر وقت ہمیشہ اے حافظ
یہہ بہتر سب سے تیرے لئے اذکار ہے

قصیدہ در بیان وفات سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم معہ نظم و نثر

روایت ہے کہ جب عمر شریف سرور کائنات مفخر موجودات رحمت عالمیان وصفوت آدمیان وتتمۂ دور زمان احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی ترسٹھ برس کو پہونچی اور ماہ ربیع الاول تاریخ بارہویں روز دوشنبہ آغاز تھا بعضوں نے لکھا ہے کہ دوسری تاریخ روز دوشنبہ تھا غرض تاریخ وفات میں آپ کی اختلاف ہے مگر صحیح روایت یہہ ہے کہ جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہویں تاریخ روز دوشنبہ کو دنیائے دوں سے رحلت فرمائی قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ راویان فصیح اللسان یوں بیان فرماتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول تاریخ بارہویں روز دوشنبہ ملک الموت حکم سے پروردگار عالم کے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پہ آیا اور دستک دیا اور کہا السلام علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہہ آواز آپ کے گوش مبارک میں پہونچی آپ نے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اے فاطمہ جاؤ خبر لو کون شخص دروازہ پر آیا ہے اور کیا چاہتا ہے یہہ سنتے ہی جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر آئیں اور کہا اے شخص تم کون ہو کیا کام رکھتے ہو ملک الموت نے کہا یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ کی طرف سے آیا ہوں پروردگار کا بھیجا ہوں اگر اجازت ہو تو مکان میں آوں وگرنہ پھر جاتا ہوں یہہ سنتے ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے یہہ خبر اپنے باباجان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی اور کہا اے باباجان کوئی ایک شخص بزرگ نیک صورت دروازہ پر آیا اور کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا آیا ہوں اگر مجھکو رضا ہو تو میں مکان میں آؤں وگرنہ کہو تو یہیں سے پھر جاتا ہوں یہہ سنتے ہی جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب زہرا سے یہہ کہا۔ اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

کس سے حمد خدا بیاں ہووے ہر سر مو اگر زباں ہووے
وحدہ لاشریک یکتا ہے جس کا احکام کن فکاں ہووے

قصیدہ

مردوہ جو کہ در پہ آیا ہے	اُس نے پیغام رب کا لایا ہے

جلد اے فاطمہؓ بلا لو اوسے
وہ فرشتہ ہے کچھ نہیں انسان
زود اُس کو بُلاؤ تم یہ مکاں
باپ بیٹوں میں فاطمہ پیاری
یہہ وہی موت سخت ہے کاری
آج تم سے کرے گا مجھکو جُدا
ہوگی اُمت بھی بے نبیؐ اے وا
آج حق نے کہا ہے مجھکو طلب
بے نبیؐ ہوگی آج اُمت سب
چند مدت میں تم بھی اے زہراؓ
سب کو اک روز ہیگا ہونا فنا
حافظ اس غم سے ہے سیاہ جہاں
کیا صحابوں کے پھر ہو غم کا بیاں

شربت موت اس نے لایا ہے
موت کہتے جسے وہی ہے یہہ ہاں
حکم اللہ سے وہ آیا ہے
تفرقہ جو ہے ڈالتا بھاری
اس نے عہدہ اسی کا پایا ہے
بے پدر آج ہوگی تم دردا
آج کیا غم نے منہہ دکھایا ہے
تم سے ہوتا ہوں میں جدا بس اب
ابر غم کیا ہی سر پہ چھایا ہے
چھوڑ دُنیا ملو گی مجھ سے آ
رنج کیوں تم نے دل پہ لایا ہے
نیلگوں غم سے آسماں ہے عیاں
جیسا فرقت میں دل جلایا ہے

نثر

یہہ سنتے ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہانے مغموم و محزون ناچار درِ اقدس کھول دیا اور فرمایا اے ملک الموت علیہ السلام آئیے تشریف لائیے باباجان آپ کو بُلاتے ہیں یہہ سنتے ہی عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے جس وقت قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچے اسی دم ادب سے سر جھکا لیا اور یہہ کہا۔ اللھم صل وسلم و بارک علی محمد

قصیدہ

اے خدا کے نبیؐ سلام علیک
حکمِ اللہ سے ہوں میں آیا
چھوڑ دُنیا کو یا رسولِؐ خدا
آپ کو خواہش جہاں ہو اگر
پھر کے جاتا ہوں میں ابھی اس دم

دو جہاں کے وصی سلام علیک
بعد صلوٰۃ حق نے فرمایا
باغ جنت کی دیکھو چل کے فضا
تو مجھے کردو یا رسولِؐ خبر
جو رضا ہو سُناؤ شاہِ امم

حکم رب ہے حبیب میرے کی
ہو رضا جسمیں میں بھی ہوں راضی
حکم گر ہو تو روح قبض کروں
ورنہ جاؤں چلا جو کہئے کہوں
کہکے فرمان بس یہہ حافظ کا
چلدئے عزرائیل سوئے سما

نثر

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہہ باتیں ملک الموت کی زبان سے سنیں اس وقت آپنے اپنے لب معجز بیان شیریں لسان سے یوں فرمایا اے عزرائیل علیہ السلام جسمیں میرے پروردگار کی رضا ہے اسیں میری رضا جسمیں میرے معبود کی خوشی ہے اسیں میری خوشی اے ملک الموت جس طرح میرے خالق بے نیاز کا فرمان ہے اسیطرح کا کام کر یعنی میری روح قبض کر کہتے ہیں کہ جب ملک الموت علیہ السلام نے آپ کے جسم مطہر سے روح قبض کی اس وقت زمین و زمان میں ایک ماتم برپا ہوگیا ؎ یار و اصحاب بیقرار ہوئے ✽ صورت غنچہ دلفگار ہوئے ✽ اور جناب فاطمہ زہراؓ و جناب امام حسنؓ اور جناب امام حسینؓ رو رو کر یہہ کہنے لگے۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علی محمد۔

قصیدہ

نانا ہمیں تنہا نہ یہاں چھوڑ کے جاؤ
اور دردِ غم ہجر میں اپنے نہ رولاؤ
آویگا بجز آپ کے کیونکر ہمیں آرام
رہویگا بسا دلکو قلق ہجر میں مادام
کہتی تھیں سدا فاطمہؓ اطہر بھی یہہ دردا
کس طرح رہوں ہجر میں بابا کے میں زندا
بابا مجھے اب قرب میں تم جلد بلالو
دنیائے دنی سے مجھے اب جلد اٹھالو
کیا حال صحابان نبیؐ میں کروں تحریر
ہر ایک غم ہجر میں تھا آپ کے دلگیر
خون آنکھوں سے روتا تھا ہر اک غم میں نبیؐ کے
مغموم تھا فرقت میں ہر اک سرخفی کے
اس روز تو اے صاجو برپا تھی قیامت
پرغم تھے ہر اک خورد و کلاں غم سے نہایت
تحریر ہو کب حال وفات شہ عالم
حافظ غم احمدؐ میں میرا دل تو ہے پرغم

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در بیان فرزندان جابر رضی اللہ عنہم

روایت ہے کہ ایک روز حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دل میں ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی مہمانی کیجئے یہہ ارادہ دل میں مصمم ٹھہرا کر جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نزدیک آئے اور بعد سلام علیک کے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ کو مجھ خاکسار کے گھر کھانیکا اذن ہے آپ قبول فرمائیے اور میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرما کر زیب و زینت بخشئے تو عین نوازش ہوگی آپنے اذن انکا قبول کیا اور حضرت جابرؓ سے فرمایا اے جابرؓ آپ جاؤ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقدور دیا ہے اتنا ہی پکاؤ زیادہ تکلیف مت کرو یہہ سنتے ہی حضرت جابرؓ خوش ہوکر وہاں سے مکان کو تشریف لائے اور آتے ہی مکانمیں ایک بکری کا بچہ اچھا موٹا فربہ و تیار و تازہ تھا اُس کو ذبح کیا اور پوست اُس کا کھینچکر جُدا کیا اور گوشت کو قیمہ کرکے پکانے میں مشغول ہوئے کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو فرزند سعادت مند تھے وہ بھی ذبح کرتے وقت وہاں حاضر تھے جس طرح بکری کا بچہ اُن کے والدنے ذبح کیا وہ کھڑے ہوئے سب دیکھتے تھے الغرض جسوقت حضرت جابرؓ کھانا پکانے میں مشغول ہوئے اُسوقت اپنے بچوں سے بالکل بے خبر ہوگئے کہتے ہیں بڑے بھائی کا نام قاسم تھا اس کی عمر نو برس کی تھی اور چھوٹے بھائی کا نام محمود تھا اُس کی عمر سات برس کی تھی اس وقت بڑے بھائی اپنے چھوٹے بھائی محمود سے یہہ کہا۔ اللھم صل وسلم و بارک

قصیدہ

علی محمد

اے بھائی میرے آپ ادھر آئیے محمود
کھیلیں گے ہم ملکے چلو کوٹھے پہ دونو
محمود سے قاسم نے کہا سنئے برادر
مذبوح کیا باپ نے جس طرح سے بچہ
چھوٹے نے کہا تم جو کہو ہے مجھے منظور
یہہ کہہ کے بڑے بھائی نے چھوٹے کو سلایا
جس وقت جدا ہوگیا سر تن سے دریغا
بھائی کے تئیں دیکھ کے بس خوف جو کھایا
بس گرتے ہی دُنیا سے کیا اس نے رحلت

اک بات میں کہتا ہوں سنو اس کو بدل زود
یہہ کہکے چڑھے دونوں اُسیوقت خوشی ہو
اک بات میرے دلمیں عجب آئی ہے نادل
ویسا میں کروں تم کو کرو تم مجھے اس جا
جس کھیل میں تم خوش رہو میں ایسا ہوں مسرور
اور تیز چھری حلق پہ بھائی کے چلایا
اور خونِ رواں بھائی کا بھائی نے جو دیکھا
کوٹھے سے گرا نیچے وہیں پیر جو سر کا
حافظ ہوئی تب حضرت جابرؓ پہ مصیبت

نثر

جس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے فرزند کو کوٹھے کے نیچے گرا ہوا بے جان پایا دوڑ کر اس کے نزدیک آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ فرزند ارجمند دنیا سے دوسرے روانہ ملک بقا ہو کر بیجان پڑا ہے نہایت غمگین ہوئے جب یہ خبر اُن کی بی بی کو ہوئی دوڑی آئیں اور نہایت گریہ وزاری کرنے لگیں پس جب خیال اپنے چھوٹے فرزند کا آیا تب اُن کو ڈھونڈھنے لگیں نہ پایا پس جس وقت کوٹھے پر چڑھ کر دیکھا تو کیا دیکھتی ہیں کہ چھوٹا فرزند محمود خون آلودہ سر تن سے جدا پڑا ہوا ہے تب تو نہایت غم والم ہوا اور انکی بی بی بھی نہایت آہ وزاری کرنے لگیں اُس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی سے کہا اے بی بی یہ وقت رونے کا نہیں صبر وشکر کا وقت ہے اللہ تعالیٰ کو ایسا ہی کرنا منظور تھا ایسا ہی امر تھا ایسی ہی خوشی تھی اُس کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے اور آج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مہمان ہیں ابھی تشریف لاویں گے اگر یہ حال آپ کو معلوم ہوگا تو آزردہ ہو جائیں گے کھانا نہ کھائیں گے اپنا کام اپنی محنت سب بے فائدہ ہو جائیگی اے بی بی کچھ غم نہ کھاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں پر اپنے دونوں بچے قربان ہیں حضرت جابرؓ نے ایسی ایسی باتوں سے بی بی کو تسلی دیا سمجھایا۔ الغرض جابرؓ نے اپنے دونوں فرزندوں کو مکان کے گوشہ میں کپڑا اوڑھا کر سُلا دیا اور اپنی بی بی سے کہا اے بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے مکان پر تشریف لاویں اور بچوں کو یاد کریں تو کہہ دینا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچے مکان میں حاضر نہیں کہیں باہر کھیلتے ہوں گے آپ کھانا تناول فرمایئے وہ پھر ہمارے ہمراہ کھالیں گے اسی طرح اپنی بی بی کو سمجھا جا کر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تشریف لیگئے اور یہ کہا

اَللّٰھم صل وسلم — **قصیدہ** — وبارک علیٰ محمدؐ

یا نبی مصطفےٰ سلام علیک	یا رسول خدا سلام علیک
یا حبیب خدا کرم کیجے	کھانا تیار ہو چکا چلئے تو
کر کے پختہ طعام آیا ہوں	عرض خدمت میں اپنی لایا ہوں
چل کے میرے مکاں کو یا حضرت	بخشئے آپ زیب اور زینت

الغرض جب چلے رسولِ خدا	اور پہنچے جو گھر یہ ان کے جا
آئے تب جبرئیل وہاں اُس دم	اور کہے السّلام شاہِ اُمم
حکم اللہ سے یں ہوں آیا	بعد صلوٰۃ حق نے فرمایا
بچے جابرؓ کے دونوں یا حضرتؐ	کر گئے ہیں جہان سے رحلت
دونوں بچوں کو پاس بلواؤ	اور انھیں آپ زندہ فرماؤ
نام لڑکوں کا لے پکارو تم	زندہ دونوں وہ ہوں گے بالجزم
کہہ کے فرمان جو تھا حافظ کا	چل دئے جبرئیلؑ سوئے سما

جسوقت جبرئیل علیہ السلام سے یہہ باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیں نہایت آزردہ ہوئے الغرض حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کے دست مبارک دھلاکر فرش بچھایا اور کھانے کا طشت بھر کر آپ کے روبرو لارکھا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرمائیے آپ نے زبان مبارک سے فرمایا اے جابرؓ آپ بھی آئیے اور اپنے دونوں صاحبزادوں کو بھی بلا لیجئے تاکہ وہ بھی ہمراہ میرے کھانا کھالیویں یہہ سُن کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرزند ہمارے دونوں اسوقت مکان میں حاضر نہیں کہیں باہر کھیلنے گئے ہیں آپ کھانا تناول فرمائیے وہ ہمارے ہمراہ کھالیں گے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابرؓ جاؤ اور آپکے فرزند جہاں کہیں کھیلتے ہوں گے وہاں سے ڈھونڈھ لاؤ یہہ سُن کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ مکان سے باہر گئے اور بعد تھوڑے عرصے کہ مکانمیں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سب جا لے دیکھ آیا ہوں غرض اس وقت وہ کہیں ملتے نہیں آپ کھانا تناول فرمائیے پھر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے جابرؓ آپ جاؤ اور وہ جہاں کہیں کھیلتے ہوں گے وہاں سے انھیں ڈھونڈھ لاؤ بغیر اُن کے میں کھانا نہ کھاؤں گا جب حضرت جابرؓ نے یہہ کلام آنحضرتؐ کی زبانِ مبارک سے سُنا تب تو نہایت آزردہ و ملول ہوکر یہہ کہا۔ اللّٰھم صل وسلم و بارک علی محمدؐ۔

قصیدہ

مطلب دل سنئے میرا یا نبیؐ ‌ ‌ ‌ کہتا ہوں احوال از اوّل سبھی

آپ سے جس وقت رضا میں نے لے ‌ ‌ ‌ آیا جو گھر اپنے کو میں دیکھئے

آتے ہی اِک بکری کا بچہ وہیں ‌ ‌ ‌ کر دیا مذبوح سنو بالیقیں

بچے بھی حاضر تھے میرے دونوں واں ‌ ‌ ‌ دیکھتے تھے خون غنم کا رواں

کھیل سمجھ دونوں نے کوٹھے پہ جا ‌ ‌ ‌ چھوٹے کو مذبوح بڑے نے کیا

خون کے دیکھے سے وہ جو ہے ڈرا ‌ ‌ ‌ کوٹھے سے پس وہ بھی زمیں پر گرا

گرتے ہی بے جان ہوا یا نبیؐ ‌ ‌ ‌ گذری ہے کل دیکھو حقیقت یہی

دونوں کو گوشہ میں سُلا شاہِ دیں ‌ ‌ ‌ آیا بخدمت تھا سنو بالیقین

صبر یہہ حافظ کی رضا میں کیا ‌ ‌ ‌ شکر کیا ہاں بخدا مصطفےٰ

نثر

اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ کی زبان سے یہہ باتیں سن کر کہا اے جابرؓ آپکے فرزند کہاں ہیں اُن کو یہاں اُٹھا لاؤ تب حضرت جابرؓ نے دونوں بچوں کو لا کر حاضر کیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لڑکوں کا نام لیکر پکارا پس اُسی دم وہ دونوں بچے زندہ ہوئے اُٹھ بیٹھے حضرت جابرؓ اور اُن کی بی بی یہہ ماجرا دیکھکر بہت خوش ہوئیں الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکوں کو اپنے ہمراہ لیکر کھانا تناول فرمایا جب کھانا کھا کے فارغ ہوئے تب حضرت جابرؓ اور اُن کی بیوی کو اور اُن کے صبر و شکر پر بہت تحسین و آفرین کی اور فرمایا کہ واللّٰہ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے صابروں کو پس پیچھے حضرت جابرؓ رضی اللہ عنہ نے یہہ کہا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ وبارک وسلم

قصیدہ

معجز بیان ہو تم یا محمدؐ ‌ ‌ ‌ فیض اللسان ہو تم یا محمدؐ

بحرِ سخا ہو بحرِ عطا ہو ‌ ‌ ‌ فخر زماں ہو تم یا محمدؐ

محبوبِ رب ہو سالارِ دیں ہو ‌ ‌ ‌ شاہِ جہاں ہو تم یا محمدؐ

اللہ خود ہے واصف تمھارا ‌ ‌ ‌ وہ خوش بیاں ہو تم یا محمدؐ

بخشاؤ گے تم لاریب حق سے	صاحب اماں ہو تم یا محمدؐ
ظاہر ہیں لاکھوں اعجاز تم سے	کیا ذی نشاں ہو تم یا محمدؐ
بچے ہمارے زندہ کیے تم	کیا خوش زباں ہو تم یا محمدؐ
صبح و مسا اور ہر لحظہ ہر دم	ہاں ہر زماں ہو تم یا محمدؐ
حافظ یہ اپنے دونوں جہانیں	تم مہرباں ہو تم یا محمدؐ

اللھم صل وسلم و بارک علیہ

ہذا قصیدہ دربیان فاختہ و باز معہ نظم و نثر

راویان فصیح اللسان یوں بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ اپنے یاروں کے مدینہ منورہ کی مسجد میں بیٹھکر کچھ وعظ و نصیحت فرماتے تھے کہ ویسے میں ایک فاختہ مانند بید کے لرزتی ہوئی بے ہوش و حواس روبروے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگر گر پڑی آنحضرت نے اس فاختہ نیم جان کا حال پُر ملال دیکھکر زبان مبارک سے یہہ فرمایا

اللھم صل وسلم	قصیدہ مربع	و بارک علی محمد

کہے اس سے حبیبؐ خدا اُس دم	کیوں لرزتی ہے کس نے کیا ہے ستم
تیرے دل میں ہے یا کہ کسی کا غم	جو ہے حال دل اپنا کہہ اُس دم

بند ۲

کہی فاختہ تب از حکم خدا	سنو حال حبیبؐ خدا میرا
مجھے باز نے گھر سے کیا ہے جدا	ہے اسی کا نہایت مجھ کو الم

بند ۳

ہوئے تین دن اپنا چھوڑ مکاں	ہوئیں حال پریشاں اور حیراں
میرے دو ہیں بچے شہا جو وہاں	نہیں جانوں وہ ہونگے کہاں پُر غم

بند ۴

نہیں اُن کو وسیلہ سوائے خدا	نہیں حال سے واقف اُن کے ذرا
وہ کہاں پہ پڑے ہوں گے دردا	ہوں نہایت اسی غم سے پُر غم

بند ۵

میرے بچوں سے مجھکو ملا دیجئے — مجھے دست عدو سے رہا کیجئے
میری جان شہ دیں بچا دیجئے — کرو سرور عالم اتنا کرم

بند ۶

تمھیں رحمت عالم حق نے کیا — کرو مجھ پہ کرم اب اے آقا
نہیں کوئی وسیلہ مجھے تم سا — کرو لطف برائے حافظ تم

نثر

جس دم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فاختہ حال حزین سے یہہ ماجرا سن کر خاموش رہگئے بعد اُس کے جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فاختہ سے کہا اے فاختہ وہ باز جس نے تجھکو صید کیا وہ کہاں ہے یہہ آپ زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ اسیوقت وہ باز حاضر ہوا اور باادب دست بستہ ہوکر یہہ کہا۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

قصیدہ

ویسے میں باز آکے وہ حاضر — تھا جو گوشہ میں ہوگیا ظاہر
باز نے تب کہا رسول اُمم — فاختہ مجھکو دو کرو یہہ کرم
بھوک سے میں ہلاک ہوں بیحد — فاختہ دے دو مجھکو یا احمد
اُس کو بیجا کے میں بھی کھاؤنگا — اپنے بچوں کو بھی کھلاؤنگا
سن کے تب یہہ کہے رسول خدا — رحم کر اس کے حال پر تو ذرا
آسرا اس نے پکڑا ہے میرا — چھوڑدے باز اب نہ اس کو ستا
باز نے تب کہا پیمبر سے — یعنی شافع بہ روز محشر سے
بھوک سے حال ہے میرا ابتر — اسکو چھوڑوں میں زندہ اب کیونکر
تب کہے اُس کو یوں رسول خدا — رحم کر اس پہ از برائے خدا
چھوڑدے فاختہ کو تو اس دم — حال پہ اس کے کر ذرا تو کرم

چھوڑ حافظ کے واسطے اس کو	مان کہنا نہ رنج دے اس کو

نثر

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سمجھایا اور منایا مگر آپکی بات اس نے نہ مانی تپیر بھی آپنے خفا نہ ہوکر اور نہایت نرمی و آہستگی سے فرمایا اے باز اس فاختہ بکیس کو چھوڑ دے اس کا نام نہ لے اس کے دو بچے جنگل میں بھوکے پیاسے خدا جانے کہاں پھرتے ہوں گے اگر یہہ جا ویگی تو انھیں ڈھونڈھ کر سنبھا لیگی اس پر احسان کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالے کو اگر تجھکو ایسی ہی گوشت کی خواہش ہے تو کتنا کھاتا ہے کھا میں تجھے گوشت منگوا دیتا ہوں۔ اللھم صل وسلم علی محمد و آل محمد و بارک وسلم علیہ

قصیدہ

تو کتنا گوشت اب کھاوے گا بتلا	تجھے دیتا ہوں میں فی الحال منگوا
وہ بولا دوسرے کا گوشت کیوں لوں	اسی کا خاص خواہاں دل سے میں ہوں
شکار اپنا لئے بن میں نہ جاؤں	میں اس کے گوشت بن کس کا نہ کھاؤں
بہت سمجھایا اس کو شاہِ دیں نے	مگر ہرگز نہ مانی بات اس نے
کہے پھر گوشت میں دیتا ہوں اپنا	ولیکن نام مت لے فاختہ کا
قبولا باز نے تب اس سخن کو	کہے تب یہہ سخن حضرت نے اس کو
تو کہہ دوں گوشت میں کس جا کا اپنے	کہا دو گوشت رخساروں کا اپنے
چھری جب گال کو حضرت لگائے	تمامی یار دوڑے پاس آئے
کہے یوں باز سے صدیق نے آ	تجھے لے گوشت میں دیتا ہوں اپنا
ادب کر بہر حافظ مصطفےٰ سے	حذر کر گوشت سے خیر الوریٰ کے

قصیدہ

یہہ سن کر باز نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے خلیفہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس بات میں کچھ نہ دخل دیجئے گا مجھکو توسوائے گوشت فاختہ اور کسی گوشت سے مطلب نہیں اگر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں رخساروں کا گوشت عنایت

فرماویں تو اس فاختہ کو زندہ چھوڑوں وگرنہ کوئی ہزار لذیذ گوشت لا وے مجھے کسی سے مطلب نہیں یہہ سنکر حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہہ فرمایا۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

کہا تب حضرت بوبکرؓ سے یوں باز نے آکر
تمھارا گوشت میں ہرگز نہیں لونگا بجز سرور

کہا حضرت عمرؓ نے گوشت لے دیتا ہوں میں اپنا
تجھے بھی چاہیئے کہ بات اسدم میری رکھ لینا

کہا ہرگز نہیں خاموش ہو تم چپ رہو اسدم
میری اس بات میں اب یا عمرؓ بالکل نہ مارو دم

کہے من بعد آکر حضرت عثمانؓ نے اس کو
میرا تو گوشت لے اے باز میں دیتا ہوں اب تجکو

کہا تب باز نے تم چپ رہو اے حضرت عثمانؓ
تمھارے گوشت کا سائل نہیں کچھ میں ہوا ہوں یہاں

کہا حضرت علیؓ نے پھر کہ لے میں گوشت دیتا ہوں
رسول اللہ سے لیکن نہ دعویٰ تم کا کریوں

کہا حضرت علی کو بھی کہ تم خاموش ہو حضرت
میں کچھ تم سے نہیں سائل ہوں اے سلطان ذی ہمت

جو لوں تو فاختہ ہی لوں وگرنہ گوشت احمد کا
قسم حافظ کی ہے یا شیر حق یہہ شوق ہے اپنا

نثر

الغرض حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس باز کی بہت عجز وانکساری کی لیکن اس نے نہ مانا اور کہا اے شیر خدا والے داماد مصطفے میں بجز اپنا شکار لیئے یہاں سے نہ جاؤں گا یا عوض فاختہ کے گوشت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لوں گا تب فاختہ کو رہا کروں گا یہہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اصحابو میرے تم سب خاموش رہو میں خود اپنا گوشت دیتا ہوں یہہ کہہ کر تیز چھری ہاتھ میں لیکر آپ نے باز سے کہا اے باز تو کہہ کہ تجھے گوشت میں اپنے جسم سے کہاں کا دوں یہہ سنکر باز نے کہا۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

کہنے لگا تب یا نبی دو گوشت تم منھ کا مجھے
تا سرور دنیا و دیں یہہ فاختہ جی سے بچے

بولے ہیں پھر حسنین آئے تو ہمارا گوشت سب
لیکن تو دعویٰ چھوڑ دے اس فاختہ بیکس کا اب

حسنینؓ سے یوں باز پھر بولا کہ اے سبط نبیؐ
اس بات میں مت بات تم ہرگز کرو دیگر کوئی

حضرت نے تب لیکر چھری جسدم لگائی گال پر
جو چاہتے تھے کاٹنے آیا باز بیٹھا ہاتھ پر

حضرت سے بولا اس گھڑی بیشک ہو تم برحق نبیؐ
کوئی نہیں دنیا میں ہے نا ہوئے گا تم سا سخی

اللہ کے محبوب ہو تم مرسلوں سے خوب ہو	حق سے لیا مرغوب ہو طالب خدا مطلوب ہو
میں باز عزرائیل ہوں اور فاختہ ہے جبرئیل	بھیجا سخاوت آزمانے آپ کی رب الجلیل
تم سا کوئی ابر سخا تم سا کوئی ابر عطا	یا مصطفےٰ یا مجتبےٰ دیکھا کسی کو نا سُنا
تم ہو نبی آخر زماں تم ہو شفیع انس و جان	تم مالک کون و مکاں ہو بالیقیں او یہ گیاں
یا رو رسول پاک پر بھیجو درودیں دمبدم	تا فضل سے اللہ کے سب دور ہوئے درد و غم
حافظ ہے خادم آپ کا یا حضرت خیر الوریٰ	اس کا خدا کے واسطے بر لاؤ دل کا مدعا

قصہ در بیان عبداللہ المعروف ابو شحمہ ابن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مع نظم و نثر

نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفے تھے عدالت میں مشہور و معروف ان کا ایک لڑکا تھا جس کا نام عبداللہ المعروف بہ ابو شحمہ نہایت خوبصورت و نیک سیرت و خوش گلو تھا قرآن شریف بہت عمدہ قرأت و خوش لحنی سے پڑھتا تھا یہاں تک کہ جب اصحابوں کو قرآن مجید فرقان حمید سننے کا شوق و ذوق ہوتا تو ابو شحمہ سے سنتے اور خوش ہوتے اتفاقاً ایک روز وہ بیمار ہوئے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکی صحت و تندرستی کے لئے پروردگار عالم کی نذر مانی کہ اے خالق بے نیاز اگر میرا فرزند ارجمند اس بیماری سے شفا پائیگا تو میں ایک مہینے کے روزے رکھونگا الغرض اللہ جلشانہٗ اپنے فضل و کرم سے اس کو شفا بخشی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پروردگار عالم کی نذر ادا کی جب عبداللہ المعروف ابو شحمہ تندرست ہوئے تب ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر تشریف لے گئے پس یہہ خبر شہر میں مشہور ہوئی کہ آج جس کو قرآن شریف سننے کا شوق و ذوق ہو تو وہ روضۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر آوے یہہ خبر مسرت اثر سن کر بہت سے لوگ آئے اور جمع ہوئے کہتے ہیں کہ جب ابو شحمہ نے تلاوت قرآن مجید شروع کی تب ہر طرف سے یہہ آواز آئی اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ محمد

قصیدہ

واہ شاباش ابن عمر مرحبا	مرحبا اے زہے نیک تر مرحبا
کیا ہے آواز خوش کیا ہے شیریں لسان	ہے یہہ قرأت بھی کیا پُر اثر مرحبا

ای ابوشحمہ کس منہہ سے مدح وثنا
آپ کی ہم کریں سر بسر مرحبا
کیا ہی دلچسپ تم نے ہے قرأت پڑھی
حرف حرف کرکے ادا کس قدر مرحبا
عاشقوں کو سنا کر کلام خدا
شاد تم نے کیا خوب تر مرحبا
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
لاکھوں ابن عمر آپ پر مرحبا
لحن داؤد حافظ نے بخشا تمھیں
بالیقیں سر بسر سر بسر مرحبا

نثر

یہہ کہکر سب خاموش رہ گئے تب ابوشحمہ سب اصحابوں سے رخصت لے کر مکان کی طرف روانہ ہوئے تب اثنا راہ میں ایک یہودی سے ملاقات ہوئی کہتے ہیں وہ یہودی طبیب تھا طبابت کے کام میں مشہور و معروف تھا ابوشحمہ کو دیکھتے ہی کہنے لگا اے ابوشحمہ آپ ابھی بیماری سے کچھ کچھ صحت پائے ہو رنگ تمھارا زرد ہو رہا ہے آج تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر قرآن شریف پڑھنے کو تشریف لے گئے تھے اس طرح اگر آپ محنت کیا کروگے تو پھر اور بیمار ہوجاؤگے میں نے آپکے لئے ایک مصلحت ٹھرائی ہے اگر آپ سنو اور قبول کرو تو اس میں آپ کی بہتری ہے آپنے فرمایا وہ کیا ہے بیان کر تب اُس یہودی نے یہ کہا۔ اللھم صل وسلم بارک علی محمدؐ

قصیدہ

ابوشحمہ چلو میرے مکاں کو
بنائی اک دوا ہے میں نے شب کو
شراب اس کا اسم ہر جا ہے اشہر
ذرا چل کر خوشی سے پی تو اس کو
جو کچھ ہووے گی بیماری جسم میں
وہ ہوگی دور کل پیتے ہی اس کو
بدن کی دور سب ہووے گی سستی
خوشی لاریب حاصل ہوگی تمکو
بہت قوت بدن کو ہوگی حاصل
نظر آوے گی فرحت جان و تن کو
بڑھیگا تن میں خوں پینے سے اسکے
یہہ کھووے گی تمھارے غم الم کو
نہایت ہی مجرب یہ دوا ہے
ذرا پی تو خوشی سے چل کے اسکو
نہ دل میں لاؤ اندیشہ کوئی تم
زباں پر رکھ کے دیکھو تو دوا کو
صحت کیسی تمھیں دیتا ہے حافظ
ذرا سا آزما دیکھو تو اس کو

نثر

یہہ سن کر ابوشحمہ نے کہا نعوذ باللہ منہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کا بیٹا ہوں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیونکر کروں اے شخص خبردار یہہ بات مت کہہ اگر یہہ حال میرے والد حضرت عمرؓ کو کہوں تو تیرا کیا حال ہو تجھکو اپنی جان بچانی مشکل ہو جاوے یہہ سنتے ہی اُس یہودی نے بڑی عجز اور انکساری کی اور سمجھایا کہ اے ابوشحمہ میں تمھارے بھلے کو کہتا ہوں محبت کی رو سے یہہ دوا پلاتا ہوں وگرنہ یہہ چیز ڈھونڈھے نہیں ملتی تمھاری زہے قسمت کہ میں خود آپ کی بہتری کے لئے یہہ دوا دیتا ہوں اور پلاتا ہوں تاکہ تم کو صحت کلّی حاصل ہووے اگر آپ کو نشہ کا خیال ہو دوسری اسمیں ایسی چیز ملا دیتا ہوں کہ اس کا نشہ جاتا رہے الغرض ایسی ایسی باتوں سے اُن کو بہلایا او شیطان نے بھی ورغلایا تب اُس کے ساتھ اس کے گھر کو جاکر آپ نے کئی پیالے شراب کے پیئے جب نشہ چڑھا تب اس یہودی نے گھر سے باہر نکال دیا پھر شیطان علیہ اللعنۃ نے آدمی کی صورت بن کر ابوشحمہ کے گمراہ کرنے کو آیا اور راہ میں ابوشحمہ سے ملکر کہا اے ابوشحمہ ایسے نشہ کی حالت میں گھر کو جانا آپ کو مناسب نہیں چلو طرف میدان کے سیر کرو جب نشہ اُتر جاوے تب آپ اپنے مکان کو تشریف لیجاؤ کہتے ہیں کہ وہاں بنی نجار کا ایک باغ نہایت عمدہ مشہور تھا انہیں وہاں لے گیا اس باغ میں ایک جوان عورت خوبصورت بستر راحت پر راحت کرتی تھی ابوشحمہ کو نشہ و مستی کی حالت میں شہوت کا جوش ہوا لپٹ کر بوسہ لیا بوسہ لیتے ہی وہ عورت خواب سے جاگ اٹھی اور مکان خلوت اور جوان خوبصورت دیکھکر خاموش رہگئی القصہ ابوشحمہ نے اس سے نشہ کی حالت میں فعل بد کیا شیطان علیہ اللعنۃ یہہ ماجرا دیکھکر بہت خوش ہوا بعد اس کے جب ابوشحمہ کو ہوش آیا نشہ جاتا رہا تب آپ اپنی اس نالایق حرکت کو دیکھکر بہت نادم و پشیمان ہو کر یہہ کہنے لگے۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

بیشک خطا کی ہے میں نے یہہ آہ
استغفر اللہ استغفر اللہ

یارب خطا یہہ دے بخش میری
یہہ عرض تجھ سے ہے میری ہر گاہ

توجانتا ہے یارب کہوں کیا
مجھ کو کیا تھا شیطاں نے گمراہ

ہونا نہ تھا یہ اور ہوگیا ہے
لِس بخش مجکو اے میرے اللہ

اپنی خطا پر نادم ہوں اب میں
کہتا ہوں ہر دم استغفر اللہ

مالک ہے تو اور مختار ہے تو
تو میرا حاکم ہے اور ہے شاہ

رو رو کے تجھ سے کہتا ہوں ہردم
کر رحم مجھ پر اے ربِ ذیجاہ

حافظ تو ہی ہے ناصر تو ہی ہے
کر عفو عصیاں سب میرے اللہ

نثر

بعد اُس عورت سے ابوشحمہ نے کہا اے عورت شیطان کے وسواس سے یہہ حرکتِ بد مجھ سے ہوئی لیکن اب میں تجھ سے یہہ امید رکھتا ہوں کہ تو اس بات کو کسی سے فاش نہ کرے اور مجھ کو رسوا نہ بناوے یہہ کہہ کر اُس کی بہت منت و معذرت کرکے مکان کو تشریف لائے الغرض تمام شب نیند نہ آئی بلکہ نالہ وزاری میں تمام رات گذاری اور درگاہ ذوالجلال میں توبہ استغفار کرتے رہے اسی طرح ہر روز آہ وزاری کیا کرتے اتفاقاً اس عورت کو حمل رہ گیا بعد مدت حمل کے اس عورت کو ایک بچہ نرینہ پیدا ہوا یعنی لڑکا جنی جب اس کو لڑکا پیدا ہوا تب اس کے خویش و اقارب اس پر طعنہ زنی کرنے لگے اس سبب وہ عورت ہمیشہ فکر رہتی اور کہتی کہ اب کیا کروں اس بچہ کو کیونکر چھپاؤں آخر اُس کو یہی سوجھا کہ جس کا نطفہ ہے اُس کے باپ کے پاس ظاہر کروں ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں وعظ فرماتے تھے اُتنے میں وہ عورت لڑکے کو گود میں لئے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو آکر یہہ کہی

اللھم صل وسلم **قصیدہ** وبارک علی محمدؐ

اے خلیفہ مصطفےٰ کے نامدار
عرض یہہ سُن لو مری تم ایک بار

حکم ہو گر آپ کا تو میں کہوں
حال دل اپنا سبھی اس دم پکار

سُن کے حضرت نے کہا عورت سے یوں
تیرا مقصد کیا ہے کردے آشکار

تب کہی عورت نے یا حضرت عمرؓ
سُن لو عرض حال میرا ایک بار

یہہ جو بچہ ہیگا میری گود میں
ہے ابوشحمہؓ کا نطفہ ذی وقار

سُن کے یہہ فرمائے تب حضرت عمرؓ
حال کر سب اپنا مجھ پر آشکار

یہہ حرامی یا حلالی طفل ہے
کیا ہے کہدے جلد تو مجھ سے پکار

تب کہی عورت نے یہہ بے شبہ وشک
ہے حرامی ئے بنیؑ کے دوستدار
اس سے یہہ سنتے ہی حضرت نے کلام
بولے سچ یا جھوٹ ہے کر اشتہار
بولی حضرت سے وہ تب باقسیمہ
تب اُٹھے حضرت وہاں سے بیقرار
گھر میں آکر دیکھتے حضرت ہیں کیا
کھانا کھاتا ہے پسر عالی وقار
باپ کو غصے میں اپنے دیکھکر
سر جھکا رو رو کہے تب زار زار
خیر تو ہے کیوں خفا ہو بابا جان
زرد چہرہ کیوں ہوا ہے بے شمار
گر ہوئی ہو مجھ سے کوئی صادر خطا
بخشو حافظ کے لئے اب ایک بار

نثر

یہہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا بات کر کھانا جلد کھالے اب قیامت کا سفر تجھکو درپیش ہے تب ابو شحمہ نے کہا اے بابا جان کیا سبب ہے آپنے فرمایا تو فلانے روز فلانی تاریخ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک میں قرآن شریف کی تلاوت سے فارغ ہو کر کہاں گیا تھا سچ بیان کر تب ابو شحمہ نے کہا اے بابا جان میں قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت پا کر مکان کی طرف آتا تھا راہ میں ایک یہودی سے ملاقات ہوئی اُس نے مجھ کو بہکا پھسلا کر شراب پلائی اس بیہوشی کی حالت میں فلانے باغ میں ایک عورت سوتی تھی اُسدم شیطان کے ورغلانے سے میں نے فعل بد اُس عورت کے ساتھ کیا الغرض ہمیشہ توبہ استغفار کرتا ہوں اور غفور الرحیم سے اپنی خطا کی مغفرت چاہتا ہوں حضرت عمرؓ نے یہہ باتیں سن کر نہایت خفگی کے ساتھ سر کے بال پکڑ خونی کی طرح گھسیٹتے ہوئے اُن کو گھر سے باہر لائے اور فرمایا اے ابو شحمہ تو نے تابعداری نفس و شیطان کی کی اور اس قہار و جبار کے قہر و غضب سے نہ ڈرا اور تو نے بیگانی عورت سے حرام کاری کی اب اس کے بدلے میں سو دُرے تجھ کو کھانا پڑے گا موافق قول حق تعالیٰ کے قولہ تعالیٰ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ابو شحمہ نے کہا اے بابا جان میں اللہ تعالیٰ کے تابع فرمان ہوں جو چاہو سو کرو مگر لوگوں کے سامنے لیجا کر مجھ کو ذلیل و رسوا نہ کرو تب حضرت عمرؓ نے فرمایا اے بیٹا تو نے اللہ تعالیٰ سے شرم نہ کی اور قیامت کی رسوائی سے

خوف نہ کیا اب دُنیا کی رسوائی سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زانیوں کو سزا چاہیے مسلمانوں کے سامنے تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو اور ایسے کام سے باز آئیں یہہ سن کر ابو شحمہ خاموش رہ گئے حضرت عمرؓ اُن کو مسجد کے دروازے پر لائے تب تمام شہر میں اس بات کا شہرہ ہوا کہ آج حضرت عمرؓ زنا کرنے کے باعث اپنے بیٹے پر حدِ شرعی جاری کرتے ہیں یہہ سن کر تمام لوگ وہاں آکر جمع ہوئے کہتے ہیں ابو شحمہ سے لوگوں کو بہت محبت تھی سب لوگوں نے ملکر حضرت سے عرض کئے اور کہے یا حضرت عمرؓ ابو شحمہ کی اتنی خطا برائے خدا عفو فرماؤ آپنے جواب دیا اے بھائیو پروردگار عالم کا جس طرح حکم ہے اس موافق مجھ کو کام کرنا چاہیئے خلاف شرع کام کیونکر کروں خدا اور رسولؐ کے حکم سے کیونکر سر پھراؤں حضرت عمرؓ نے کسی کی بات نہ مانی کہتے ہیں ابو شحمہ کا بدن مثل گلاب کے پھول کے تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے افلح نام جلاد کو بلا کر یہہ کہا۔ اللھم صل علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد و علیٰ آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم

قصیدہ

افلح بنام ایک تھا جلاد بے رحم
کپڑے اوتار جلدی سے شحمہ کے اس گھڑی
اور مار دُرّے اس کے جسم پر بزور زور
کہتے ہیں چند کوڑوں کے لگتے ہی پشت پر
یہہ حال دیکھ رونے لگے آہ مار سب
ہاتف سے یہہ ندا ہوئی اس وقت آیکو
اب میں ہوں اس کا حافظ و ناصر صباح و شام

فرمائے اس کو آپنے اے صاحب فہم
بے حرمتی یہ اس کی نہ کر کچھ ذرا شرم
افلح نہ اس کے حال پہ بالکل تو کر رحم
بیہوش ہو زمیں پہ گرے آپ ایکدم
فریاد و غل تمام لگے کرنے ل بہم
اَحْسَنْتَ یا عمرؓ نہ کیا اس پہ تو رحم
کچھ دل میں یا عمرؓ نہ کرو آپ اس کا غم

نثر

حضرت عمرؓ نے پھر اپنے مکان کو آکر دوگانہ شکر کا ادا کیا بعد کتنے دنوں کے ابو شحمہ نے دنیا دون سے رحلت فرمائی قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تب حضرت عمرؓ نے ابو شحمہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں داخل ہے زیب و زینت کے اسباب سے آراستہ ہوکر بادشاہوں کی طرح تخت پر بیٹھا جواہر کا تاج سر پر دھرا ہوا حوریں خدمت

میں حاضر ہیں تمام نعمتیں بہشت کی روبرو دھری ہیں اسوقت حضرت عمرؓ کو دیکھکر ابو شحمہ نے یہ کہا

اللّٰہم صل وسلم — **قصیدہ** — وبارک علی محمد

السلام علیک یا باجان
نار دوزخ سے تم دلائی اماں
پس ندامت سے حشر کی مجھکو
ہو گیا ہے بفضل امن والماں
چین و آرام میں یہاں ہوں میں
تم سلام علیک کرنا بیاں

السلام علیک اہل اماں
تم نے مجھ پر کیا نہایت رحم
ہے بچایا تمھیں نے باباجاں
خدمت مصطفےٰ میں رہتا ہوں
غم کا بالکل نہیں ہے نام و نشاں
حال آرام مغفرت میرا

تم پہ ہو رحمت خدا نازل
تم نے مجھ کو دلایا خلد مکاں
قبر کے بھی عذاب سے بالکل
روز شب شاد اور ہوں فرحاں
میری جانب سے ماں کی خدمت میں
یہ بھی کہدینا اُن سے باباجاں

فضل حافظ سے شاد ہوں میں یہاں — حق نے مجھکو بنا دیا ذیشان

نثر

جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ خواب سے بیدار ہوئے تب یہ احوال ابو شحمہ کی والدہ سے اظہار کیا وہ سُن کے بہت خوش ہوئیں بعد اُس کے حضرت عمرؓ نے سب لوگوں کو جمع کر کے یہ احوال خواب کا بیان کیا اور کہا اے صاحبو خوب سمجھو ہشیار ہو جاؤ گناہوں سے باز آؤ یعنی گناہوں کے کفارہ کی فکر ابھی جائے کرلو اور وہاں کے عذاب سے بچو توبہ کرو پھر نہ گناہوں کی طرف رجوع ہو۔ اللّٰہم صل وسلم — **قصیدہ** — وبارک علی محمدؐ

خدائے پاک کی جس کو ہدایت ہو تو ایسی ہو
نہ بیٹے کی محبت کی نہ مانا انکساری کو
عدالت کو ذرا حضرت عمرؓ کی دوستو دیکھو
بچایا اپنے بیٹے کو عذاب نار دوزخ سے
جہنم سے بچایا باغ جنت میں کیا داخل
ہوا بیٹا بھی راضی اور ہوا خوشنود حافظ بھی

ہوئے فرمان رب پر جو شہادت ہو تو ایسی ہو
کیا اللہ کو راضی فراست ہو تو ایسی ہو
نہ چھوڑا اپنے بیٹے کو عدالت ہو تو ایسی ہو
یقیں اپنے یگانوں پہ عنایت ہو تو ایسی ہو
عنایت ہو تو ایسی ہو رفاقت ہو تو ایسی ہو
عدالت ہو تو ایسی ہو صداقت ہو تو ایسی ہو

نثر

بھائیو حضرت عمرؓ کی عدالت کا بیان تم نے سُنا اب لیں سوچو اور یقین جانو کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ ایسے ہی عادل تھے کہ دین کے کاموں میں کسی کی خاطر و محبت نہ کی یہاں تک کہ اپنے پیارے بیٹے کو آپ نے سزا دی یعنی اُن پر حدِ شرعی جاری کی اب لازم ہے کہ جو کوئی دُنیا میں خلاف شرع کام کرے اُس پر حدِ شرعی جاری کرنی چاہیئے تاکہ آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچے اور شرمندگی نہ اُٹھاوے اور عذاب دوزخ سے نجات پاوے یا اللہ ہم سب کو نیک کاموں کی توفیق عنایت کر اور بد کاموں سے دور رکھ۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علی محمدؐ

قصیدہ

اے صاحبو نیکی کے کرو کار سدا تم
اللہ کو ہرگز نہ کرو اپنے خفا تم

باز آؤ گناہوں سے یہی عرض ہے میری
توبہ کرو اور پھر نہ کرو یار و خطا تم

ہر وقت ڈرو قہر سے اور اس کے غضب سے
جانو اُسے وہ حاضر و ناظر ہے بجا تم

اور دیکھو عمرؓ صاحب عادل کی عدالت
خود بیٹے کو کس طرح دیا اپنے سزا تم

زانی کی سزا کے لئے ہے حکم الٰہی
باز آؤ زنا کرنے سے ہر صبح و مسا تم

نیکی کی ہر ایک شخص کو توفیق دے یا رب
آمین کہو یار و سبھی اب وقت دعا تم

اس محفل میلاد میں خاموش نہ بیٹھو
صلوات پڑھو نام محمدؐ پہ سدا تم

حافظ نے کیا قصہ ابو شحمہ کا اب ختم
سب مل کے کہو صاحبو اب صل علیٰ تم

معجزہ شق القمر مع نظم و نثر

روایت ہے کہ ایک روز ابو جہل اجہل نے ایک یہودی کو اپنے ہمراہ لیکر بڑی خوشی و فرحت کے ساتھ رات کے وقت جناب رسالتمآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکر عرض کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اگر سچے پیغمبر ہو تو اس وقت ہم جو معجزہ آپ سے طلب کرتے ہیں ہمیں بتلائیے اگر نہ بتلاؤ گے تو یقین ہے کہ اس تیغ بیدریغ سے ابھی اسی دم آپ کا سر مبارک جدا کروں گا یہہ سن کر آپؐ نے فرمایا اے ابو جہل تو کیا معجزہ طلب کرتا ہے اور کیا عجائب و غرائب دیکھنے چاہتا ہے بیان کر تب وہ مرد یہودی اور ابو جہل مردود نے باہم مشورت کر کے یہہ کہا۔

قصیدہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی محمدؐ

بولا یہودی اس گھڑی یوں بوجہل سے کھا قسم
اُن ساجہاں میں اندنوں کوئی نہیں ساحر ہے یہاں
بوجہل اب ایسی کوئی تدبیر کیجئے اس گھڑی
ایسا طلب ہو معجزہ دشوار جو ہووے ذرا
تب اس یہودی نے کہا بوجہل سے یوں شاد ہو
ٹھہرائی میں نے بھائی جاں یوں مصلحت ہے دلمیں ہاں
یوں کر کے باہم مشورت آ کر وہ نزد مصطفٰے

لاریب جادو میں بہت ہشیار ہیں شاہِ امم
ہیں سخت جادوگر یقیں آں سرورِ عرب و عجم
جنمیں چلے نا زور کچھ جادو کا اُن کے ایکدم
عاجز ہوں جسمیں مصطفٰے کھل جائے سب ان کا بھرم
اے بھائی جو تونے کہا لاریب سچ ہے از فہم
یعنی سما پر بیگماں ہوتا ہے زورِ سحر کم
بولے اے حافظ کے نبی ہم تو بیان کرتے ہیں ہم

نثر

تب ابوجہل نے نہایت خوش ہو کے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بہت بڑے جادوگر ہو یہہ بات سب میں مشہور و معروف ہے الغرض آپ کا سحر آسمان پر چلنا نہایت مشکل ہے سو آپ سے ہم کہتے ہیں کہ آپ ہیں چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے برابر کرکے بتاؤ تب ہم سچ جانیں گے کہ آپ برحق پیغمبر آخرالزمان ہو جادوگر نہیں ہو پس ہم اور کئی یہود آپ پر ایمان لاکر کلمۂ طیبب سے مشرف ہوں گے یہہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم رب الجلیل آسمان کی طرف انگلی شہادت کی اٹھا کر چاند کی طرف اشارہ کیا پس انگلی کا اشارہ کرنا تھا کہ خدا کے حکم سے چاند اسی دم شق ہوا یعنی دو ٹکڑے برابر ہو کر آدھا اپنی جائے پر رہا اور آدھا دوسری جائے پر گیا یہہ بات بہت مشہور ہے کس لئے کہ تمام مخلوق نے چاند کو دو پارہ دیکھا تھا اور کلام الہی سے بھی اس معجزہ کا ثبوت ہے

قصیدہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی محمد

معجزہ نما ہو یا شاہِ عالم
کوئی ہوا ہے اُن سا نہ ہوگا
صلِّ علیٰ اُنگلی کے اُٹھاتے
کیا مرتبہ ہے فخر البشر کا
یاراں حضرت یہہ دیکھتے ہی
صد شکر رب نے ایسا پیمبر

لاریب و شک ہو سب سے مکرم
محبوبِ رب ہیں سردارِ عالم
شق ہو گیا ہے ماہِ مکرم
کیا وصف کیجئے تحریر اس دم
کہنے لگے سب ہو شاد و خرم
ہم کو دیا ہے اپنا معظم

کیونکر ہو محشر کا ہمکو اب غم	حافظ ہے اپنا شافع محشر

نثر

جب یہہ معجزہ بفضل خدا ظاہر ہوا تب ابوجہل نے یہہ دیکھکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جانتا تھا کہ آپ کا زور جادو آسمان پر چل نہ سکے گا مگر آپ بڑے جادوگر ہو تم سا ساحر آج تک دنیا میں کسی کو دیکھا نہ سنا تم اپنے جادو کے زور سے یہہ کام کر دکھائے ہو الغرض آپ نے جو یہہ کام کئے ہو مجھے خوب معلوم ہے کہ جادو کے زور سے کئے ہو میں کبھی اس کو سچ نہ جانوں گا ہاں مگر سچ جب جانوں گا کہ آپ اس کو اور ایک جا اول کی طرح کردو تب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انگلی کا اشارہ فرمایا پس اُسیدم وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے تب بھی ابوجہل نے یہہ دیکھکر کہا ۔ اللّٰہم صل وسلم و بارک علی محمد

قصیدہ

اس دم بھی کہا بوجہل نے کر انکار ہے
یہہ سحر ہے یہہ جادو کا سب اسرار ہے
مانونگا نہ ہرگز اس کو سچ میں یا نبیؐ
لاریب یہہ جادو ہی کا سارا کار ہے
باندھا ہے ہماری آنکھیں سحر کر آپ نے
تم سا تو نہ کوئی یا احمدؐ ہشیار ہے
میں تو نہ کبھی لاوں گا ایماں آپ پر
معلوم ہوا سب آپ کا مجھکو کار ہے
ساحر ہو بڑے یکتائے زماں میں جان گیا
تھا مخفی جو کچھ کہ وہ بھی ہوا اظہار ہے
ہرگز نہ پڑھوں گا کلمہ تمھارا یا نبیؐ
دل میرا تمھارے دین سے بس بیزار ہے
جادو سے کئے ہو تم نے قمر کو شق حضرت
حافظ کا بہت ہی شاید تم پر پیار ہے

نثر

پھر ابوجہل لعین یہہ کہنے لگا کہ یہہ بات اور یہہ ماجرا کوئی غیر آدمیوں سے اور کوئی مسافروں سے چلکر تحقیق کیا چاہیئے اُس نے کئی شخصوں سے اور کئی مسافروں سے پوچھا سب نے کہا ہاں ہم نے فلانے روز فلانی تاریخ چاند کو شق ہوتے ہوئے دیکھا تھا بہت لوگوں نے گواہی دی تب بھی ابوجہل آپ پر ایمان نہ لایا اور کہا یا محمدؐ آپ بیشک جادوگر ہو لیکن وہ یہودی جو ابوجہل کے ہمراہ آیا تھا وہ اور کئی شخص یہہ معجزہ دیکھکر آپ پر ایمان لائے اور بولے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اللّٰھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

آخر ابوجہل ابتر　بولا ہو ساحر سراسر　میں تو کبھی یا پیمبر　لاؤں گا ایمان نہ تم پر
آپ کو ساحر بنایا　لیکن وہ ایمان نہ لایا　کفر سے دل نہ پھرایا　یوں ہیں گیا آخرش مر
اور اس یہودی نے اس آن　لاکر پیمبر پہ ایماں　داخل جنت ہوا ہاں　آکے وہ دین نبی پر
یہ معجزہ دیکھ اس دم　لاکھوں یہودی بجزم　شوق سے دل سے اسی دم　لائے ہیں ایماں نبی پر
یارو درودیں پڑھو تم　دل سے پر شاہ دو عالم　لاریب جاؤ سبھی تم　جاؤ گے جنت میں خوشتر
حافظ بیکس تمہارا　ہے رنج اور غم کا مارا　محشر میں دینا سہارا　اس کو رسول پیمبر

قصہ در بیان امام حسین رضی اللہ عنہ و دختر یہودیہ و کبوتر خون آلودہ نظم و نثر

روایت ہے کنز العباد سے جو معتبر کتاب مشہور و معروف ہے راوی لکھتا ہے کہ ایک یہودی اپنی قوم کا بڑا سردار صاحب عزت تھا اس کی ایک لڑکی نہایت حسین و خوبصورت و نیک سیرت تھی یعنی وہ ایسی حسین مہ جبین تھی کہ ماہ مبین اس کے آگے خجل تھا اور پریاں اس کو دیکھتی تھیں سو جان سے مسخر ہوتی تھیں الغرض اس کی حسن و خوبی کی جو تعریف کیجئے وہ کم ہے اور اگر لباس زرین کا بیان لکھوں تو یقین ہے کہ ایک داستان ہو جاوے الغرض وہ غیرت خورشید و مہ حکم الٰہی سے ایسی بیمار ہو گئی کہ بالکل ناچار ہو گئی۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

بیمار بھی تو کیسی بیمار ہو گئی وہ　صدمے سے اس کے بیحد ناچار ہو گئی وہ
رو رو کے درد و غم میں صبح و مساء عزیزو　آنکھوں کی روشنی سے بیکار ہو گئی وہ
آنکھوں سے اس کی بالکل جاتی رہی بصارت　افسوس دیکھنے سے ناچار ہو گئی وہ
اور گوش بے سماعت جب دونوں ہو گئے ہیں　تب تو زیادہ بیحد غمخوار ہو گئی وہ
پس حکم رب سے ہر دو پاؤں کے ہو گئے لنگ　جینے سے اپنے پھر تو بیزار ہو گئی وہ
اور جسم میں تمامی ہونے لگا جو لرزہ　یہ حال دیکھ اپنا پس زار ہو گئی وہ

سب جسم گل چکا تھا باقی تھے استخوان ہی | مر جانے کو تھی حافظ تیار ہو گئی وہ

نثر

الغرض اُس مہ جبین کے باپ نے اُس کے لئے بہت سے معالجے کئے ہزاروں حکیم علاج کر کر کے لا علاج ہوئے جب اُس لڑکی کے باپ نے اپنے دل سے یوں مشورت کی کہ اب کسی طرح اس کا علاج ہو نہیں سکتا بہتر ہے کہ اس کو اپنے باغ میں لیجا کر چھوڑ دیجئے اور اس کے لئے آب و نان وہیں پہنچا دیا کیجئے شاید اُس جا کی آب و ہوا اُس کو مفید ہو اور صحت حاصل کرے کہتے ہیں کہ شہر سے باہر اس کا ایک باغ تھا اُس یہودی نے اُس بیمار لڑکی کو وہاں سے اُٹھا کر اُس باغ میں لے گیا اور اُسکی ہمیشہ خبر رکھتا یہاں تک کہ اُس کی بیماری میں تمام پیسہ خرچ کر ڈالا لیکن کچھ اُس کو صورت صحت نظر نہ آئی وہ لڑکی مارے درد کے ہمیشہ آہ و زاری کیا کرتی اور وہاں پڑی رہتی اور اُس کا باپ اُس کو وہاں چھوڑ کر برائے فکر معاش جاتا اور کچھ لے آتا اس کو بھی کھلاتا آپ بھی کھاتا الغرض بدستور ایک روز اُس بیمار لڑکی کو وہاں چھوڑ کر شہر میں گیا اس روز اُس کو کچھ کام زیادہ مل گیا اس سبب سے اُس کا وہیں رہنا ہو گیا بلکہ تمام شب وہیں رہا الغرض یہ لڑکی درد کی مبتلا درد کے مارے ہمیشہ آہ و زاری کرتی اور بیقرار رہتی وہ لڑکی کہتی ہے کہ وہ شب جوں کی توں گذر گئی جب صبح ہوئی اور ٹھنڈی ہوا چلی تب تمام پرندے چہچہانے لگے الغرض ایک پرندہ کی آواز دردناک میرے گوش ہوش میں آئی ناگاہ میرے دلمیں ایک الم پیدا ہوا مجھ میں طاقت رفتار و گفتار تو نہ تھی غرض بڑی ہمت کر کے اُس کی آواز کی سُراغ سے اُس جھاڑ کے نیچے آ بیٹھی جس پر وہ پرندہ پُر الم بیٹھا تھا الغرض دلمیں تو بہت شوق و ذوق تھا کہ اُس پرندہ کو کس طرح دیکھوں کہ یہ پرندہ پُر الم کیسا ہے اور کس کے درد و غم میں مبتلا ہے آنکھوں سے دیکھ تو سکتی نہ تھی ولیکن بصد آرزو سر اپنا اونچا کیا جونہیں سر اونچا کرنا تھا کہ اُس پرندہ نے اپنا پر جھٹکا اسیوقت اوسکے پروں سے ایک قطرہ خون کا میری آنکھ میں آ گرا وہ قطرہ گرنا تھا کہ میری ایک آنکھ روشن ہو گئی تو گیا دیکھتی ہوں۔

اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ در بحر طویل

اک مرغ خونیں تر بتر | ناشاد بیٹھا در شجر | ہر آن و ہر لحظہ پہر | کہتا ہے یہ فریاد کر

افسوس زہرا کا جگر
جس حلق پر شاہ زماں
افسوس کیا کیجئے بیاں
ہے ہے ہوا وہ تشنہ لب
اے میرے رب اے میرے رب
حکمت تیری یہہ اے خدا
وہ بھی تھے صابر واہ کیا
ای امتانِ مصطفےٰ
کس کے لئے یہہ کار تھا

شیر غضنفر کا پسر
دیتے تھے بوسے ہر زماں
ہے خاک اور خونیں تپاں
سبطِ نبی آ شاہِ عرب
ہیگی بڑی جائے عجب
تو خوب ہیگا جانتا
اموال کیا اولاد کیا
سوچو تو اب دلمیں ذرا
سمجھو یہہ کیا اسرار تھا

از دستِ افواجِ شمر
اُس پر کئے خنجر رواں
دشتِ بلا میں وہ جواں
سالارِ دیں عالی نسب
وہ آنکی امت ہوکے سب
لیکن بظاہر ہے جفا
سر تک فدا تو کر دیا
وہ دلبر خیر الورا
امت پہ کیسا پیار تھا

پایا شہادت سربسر
ہیں دشمنوں نے بیگیاں
بے سر پڑا ہے باوقر
وہ مفخر والا حسب
اور یہہ کئے جور و جبر
ان اہلِ کیں کی بس بجا
راہِ خدا میں سربسر
اتنا سہا جور و جفا
ہے حالِ یہہ حافظ نثر

نثر

الغرض اُس لڑکی نے یہہ تمام گفتگو سنی تب اُس کا جی چاہا کہ کچھ اور تھوڑا خون لیکر اپنی دوسری آنکھ میں بھی ڈالوں اور اپنے تمام بدن پر بھی ملوں شاید اُس خون کی برکت سے صحتِ کلّی حاصل ہو یہہ خیال دلمیں مستحکم کرکے دونوں ہاتھ پھیلائے جب کچھ اور قطرے خون کے گرے تب اس نے کچھ اپنی دوسری آنکھ میں بھی ڈالی اور باقی تمام اپنے جسم پر ملدی بس وہ قطرۂ خون آنکھ پر اور بدن پر ملتے ہی اُس کی دوسری آنکھ بھی روشن ہوگئی اور تمام جسم بھی اوّل سے زیادہ درخشاں ہوگیا اور چہرہ اشک حور نورٌ علیٰ نور ہوگیا اور حسن اُس کا نئے سر سے بدرِ کمال رشکِ ہلال ہوگیا اور بیماری تمام دفع ہوگئی ویسے میں اُس کا باپ آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ نہ وہ بیمار لڑکی ہے نہ آوازِ غمخوار ہے تب تو نہایت پریشان ہوکر باغ میں چہار سمت دیکھنے اور ڈھونڈھنے لگا پس ناگاہ اُس باغ میں کیا دیکھتا ہے کہ کوئی نازنین مہ جبین رشکِ چمن کھڑی ہے مگر اُس کو پہچانا نہیں کہ یہہ میری لڑکی ہے تب تو نہایت آزردہ دلگیر ہوکر اس نازنین مہ جبیں سے یہہ کہا۔ اللّٰہم صلی علےٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد وبارک وسلم

جواب

یاربّ بحمد وبالِ ھم | عجل بالنصر وبالفرج

قصیدہ

کہیں دیکھا ہو تم نے میری دختر | تو بتا دو مجھے او پری پیکر
اسی باغ میں چھوڑ گیا تھا اسے | وہ یہاں سے نہ جانوں گئی ہے کدھر
دونوں آنکھوں سے وہ معذور بھی تھی | دونوں پا بھی تھے لنج اُس کے اکثر
بے سماع ہوئے تھے گوش اس کے | جسم بھی تھا ہوا لاغر و ابتر
اُس میں طاقت و تاب نہ تھی بالکل | استخواں فقط آتے تھے اُس کے نظر
اپنے جینے سے ہاتھ تھی بیٹھی اٹھا | مبتلائے الم تھی وہ شام و سحر
نہ میں جانوں کہاں وہ گئی یہاں سے | نہیں کل سے ہے حافظ اُس کی خبر

نثر

یہہ سنتے ہی اُس لڑکی نے نہایت عاجزی سے کہا اے بابا جان کیا میں آپ کی لڑکی نہیں ہوں آپنے مجھ کو پہچانا نہیں میں وہی مجروح دل ہوں جسے آپ یہاں بیمار چھوڑ گئے تھے تب اس کے والد نے پوچھا اے بیٹی یہہ تیری کونسی صورت سے یہہ صورت ہوئی جلد مجھ سے بیان کر تب اُس لڑکی نے اُس پرندہ کا تمام ماجرا بیان کیا اور وہ پرندہ بھی وہیں جہاں پر بیٹھا ہوا تھا اُسے تبلایا تب اُس کے باپ نے اُس پرندہ کو خون میں تر دیکھکر اُس مرغ سے یہہ کہا اے مرغ کارساز تو کسی ولی کی روح ہے یا کوئی فرشتہ ہے یا کسی پنجۂ باز سے چھوٹ کر آیا ہے یا کسی عارضہ میں مبتلا ہے یا کسی کے غم میں خون روتا ہے جو تیرے خون میں اس طرح کا اثر ہے کیا ہے جلد بیان کر تب اُس پرندہ نے پروردگار عالم کی درگاہ میں عا کی اے پروردگار مجھکو گویا کرتا کہ میں اُس سے کچھ بات کروں پروردگار عالم نے اُس کو گویا کیا تب

جواب

اُس نے یہ کہا ۔ اللّٰھم صل وسلم | وبارک علیٰ محمدؐ

اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو ربّنا | اللّٰہ ھو اللّٰہ اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو حسبنا

قصیدہ

اے شخص میں ملک نہ ولی ذی وقار ہوں | آل نبیؐ یہ دل سے ولیکن نثار ہوں
او شخص کیا کہوں تجھے اپنا بیان میں | آل نبیؐ کے غم میں سدا اشکبار ہوں
سُن گوش دل سے اب تو ذرا ماجرا میرا | کہتا میں تجھ سے حالِ دلِ اب ایکبار ہوں

میرے پروں میں خون یہہ آل عبا کا ہے | مجروح دل ہے غم سے وہ میں زار زار ہوں
مت حال پوچھ اس دلِ مغموم کا تمام | روتا میں خون غم سے سدا بار بار ہوں
کاندھے پہ تھے بٹھاتے رسولِ خدا جسے | زخمی ہوا وہ اُس کے لئے بیقرار ہوں
رویا ہے خون چرخ بھی خون اُس کا دیکھکر | اُس خون میں تر بتر ہوں اسی غم سے زار ہوں
سب سرخ کربلا کی زمیں خون سے ہوئی | کیا کہئے اس الم سے سدا دل فگار ہوں
جس حلق کو تھے چومتے ہر وقت مصطفےٰ | حافظ اُسی کے غم میں سدا بیقرار ہوں

نثر

جب اُس یہودی نے اُس پرندہ کی زبان سے یہہ باتیں سنیں ایکبارگی آہ سرد بھرکر رودیا اور افسوس و غم کرکے اس مرغ سے کہا اے مرغ برائے خدا مجھے کہہ کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں جن کے نواسوں پر ایسا ظلم و ستم ہوا یہہ سُن کے اُس مرغ نے ایک آہ سرد کی اور کہا

اللّٰھم صل وسلم　　**قصیدہ مربع**　　وبارک علی محمدؐ

اون کا احمدؐ ہے اسم سیدِ ابرار ہیں وہ | سرورِ عالی ہمم مخزنِ اسرار ہیں وہ
صاحبِ حلم و کرم مطلعِ انوار ہیں وہ | ہیں نبیؐ فیض اتم احمدؐ مختار ہیں وہ

بند ۲

اُن کو کہتے ہیں رسولِ عربی جن و بشر | اُن کو محبوب خدا کہتے ہیں سب پیغمبر
اُن کو کہتے ہیں ملک ہوکے تمامی خوشتر | گوہر بحر کرم دین کے سردار ہیں وہ

بند ۳

حق نے اُن کے لئے تیار کیا دو نو جہاں | حق نے اُن کے لئے تیار کیا ارض و سما
حق نے اُن کے لئے تیار کیا کون و مکاں | ہیں وسلطانِ اُمم قاتلِ کفار ہیں وہ

بند ۴

شان میں ان کی ہے اللہ نے لولاک کہا | اور قرآن بھی نازل جو کیا اُن پہ کیا
اُن کی اے شخص کہوں نعت میں تجھ سے کیا کیا | ہیں وہ شاہِ کرم و رحمت غفار ہیں وہ

بند ۵

اُن سا محبوب خدا ہے نہ کوئی ہوگا دگر | ہیں وہ سرتاجِ رسل فخرِ جہاں فخرِ بشر
حافظا شکر تو کر ایسا ملا پیغمبرا | یعنی سلطانِ رسل شافیِ ہمیارہیں وہ

نثر

تب وہ یہودی کہنے لگا اے مرغ تو کچھ غم نہ کر وہ اگر راہِ خدا میں ظلم وستم اٹھا رہے ہیں تو کیا مگر زندہ تو ہیں یہہ سُنکر اُس مرغ نے ایک آہ سرد بھر کر یوں کہا اے شخص اگر فرزند علی زندہ رہتا تو مجھ پر اتنا غم والم کیوں ہوتا واحسرتا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسا تین دن کا پیاسا تیغ جفا سے شہید ہوا یہہ اُس کے خون میں تر میرے پر ہیں تب اُس یہودی نے بصد غم یوں کہا اے مرغ برائے خدا کہہ کہ تجھ کو یہہ حال کیونکر معلوم ہوا تب اس پرندہ نے ایک آہ کی اور یہہ کہا

قصیدہ

اللھم صل وسلم وبارک علی محمدؐ

سُن لے اے شخص اک روز کا ہے بیاں | چرتے تھے ہم پرندے سبھی بیگماں
بیٹھے چر چگ کے آ ایک جا مل بہم | مشورت کرتے آپس میں تھے سب وہاں
کرتے تھے سب خوشی کے سخن ایک دگر | رنج وغم کا نہ تھا دل پہ بالکل نشاں
الغرض دھوپ کی گرمی شدت سے تھی | تاب جینے کی لاتے نہ تھے انس وجاں
سایہ میں ہم تھے سب بیٹھے کھائے ہوا | دل پہ ہر اک کے فرحت تھی تھے شادماں
شکر رب بیٹھے کرتے تھے باہم سبھی | ذکر خالق سے مسرور تھے ہم وہاں
شوق سے کرتے تھے حمد حافظ کی ہم | اور تھے نعت سے بھی بہت شادماں

نثر

الغرض دھوپ سے بیتاب ہو کر ہم تمام پرندے کسی سایہ دار درخت پر بیٹھے ٹھنڈی ہوا کھا رہے تھے اور آپس میں مرغوبے کرکے خوشی سے اپنی بولی بول رہے تھے کوئی اپنے آب ودانہ کی بات کرتا تھا کوئی اپنے سیر کی بات کرتا تھا الغرض وہاں ہم سب یکدیگر خوشی میں آکر باتیں کرتے تھے کہ ویسے میں یہہ آواز غیب سے آئی۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

اے مرغِ چمن سُن تو یہہ اظہار ہمارا | مقتل میں پڑا ہے جگر افگار ہمارا

تم چین سے سایہ میں یہاں کرتے ہو آرام
مظلوم حسینؑ ابن علی دشت میں تڑپے
تم آب و دانہ سے کرو دل کو یہاں شاد
تم پیتے ہو سرد آب یہاں عیش ہو کرتے
لا سکتے نہیں دھوپ کی یہاں تاب ذرا تم
حافظ کے لئے جاؤ خبر جلد پو دوڑو

اور تڑپے ہے وہاں دھوپ میں دلدار ہمارا
اور حال تمھیں کچھ نہ ہوا ظاہر ہمارا
وہاں بھوکا پیاسا رہے غم خوار ہمارا
زخموں سے وہاں چور ہے دلدار ہمارا
وہاں دھوپ میں جلتا ہے وہ سردار ہمارا
فرزند بلا میں ہے گرفتار ہمارا

نثر

الغرض جب ہم نے یہہ صدا سُنی جسم میں ہر ایک کے لرزہ آگیا اور وہاں سے ہم سب اُڑ کر کربلائے مُعلّے کے قریب جا پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارا سردار شاہ علی شہید کربلا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسا تین دن کا پیاسا مذبوح ہو کر خاک اور خون میں غلطان پڑا ہے اور گرداگرد اُن کے فرزند خویش و اقارب تیروں سے مجروح خون آلودہ پڑے ہیں یہہ دیکھکر ہر ایک بیقرار ہو کر سر پٹکنے لگا اور لاشۂ مبارک پر لوٹنے لگا پھر وہاں سے اُڑ کر ہر ایک ایک طرف چلا گیا کسی کو کسی کی خبر نہ رہی اسی طرح میں بھی مغموم و پُر الم اس جھاڑ پر آبیٹھا پھر کہنے لگا اے شخص یہہ خون اسی زخمی تن دلبند جگر گوشہ مرتضیٰ نور چشم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کا ہے پس یہہ کہکر وہاں سے اُڑ گیا تب وہ یہودی وہاں سے اپنی دختر کو لیکر شہر میں آیا اور اپنے سب خویش و اقارب سے یہہ بیان اظہار کیا یہہ سُن کر اُس کے خویش و اقارب نے دین نبی اختیار کیا اور بصدق دل کلمہ پڑھا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

قصیدہ

احوال پرندہ یہہ کہکر
اور کر کے جمع سب خویشوں کو
ہے خوش نہیں جسکے اثر ایسا
حسنینؑ کے نانا احمد ہیں
یہہ کہکے ہر اک نے کلمہ پڑھا

بس اُڑ گیا وہاں سے ہو مضطر
سب حال کیا اُس نے اظہر
وہ کیوں نہ حبیب رب ہو بشر
ماں فاطمہؑ والد ہیں حیدر
ایمان وہ لائے احمد پر

آخر کو یہودی اس جا سے
یہہ سن کے بیاں سب نے اُن کا
ہم سب کو یہی اب لازم ہے
ہیں عالی حسب اور عالی نسب
از بہر محمدؐ یا اللہ

دختر کو لے آیا اپنے گھر
یوں دل سے کہا خوش ہو ہو کر
احمد کا پڑھیں کلمہ اکثر
شبیر بھی اور دویم شبّر
حافظ کو ملے جنت میں گھر

اور بہر صحابان احمد
اور وقت نزع کلمہ نکلے

یارب تو نہ دکھلا نار سقر
دنیا سے با ایماں ہووے سفر
لے میرے خدایا تو اتنی

حسنین کا صدقہ یا اللہ
دنیا میں رہوں جبتک زندہ
مقبول دعا حافظ کی کر

ظلمات قبر کی دور تو کر
تا مرگ رہوں یارب خوشتر

قصیدہ در بیان فاقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع جناب فاطمہ و حسنین رضی اللہ عنہما

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تین روز کا فاقہ گذرا تب تیسرے روز آپ اپنی لڑکی بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا اے فاطمہ آج تیسرا روز ہے کہ مجھ پر فاقہ ہے یعنی میں تین شب و روز سے بھوکا ہوں جو کچھ کھانا مکان میں حاضر ہو مجھکو لادو تاکہ میں کچھ تھوڑا کھانا تناول کروں جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا اے باباجان آپ پر میرا جان و مال قربان میں کیا کہوں آپ پر تو تین فاقے گذرے مگر ہم پر آج تک چار فاقے پیاپے گذرے ہیں ہم سب خورد و کلاں بھوکے ہیں اس گفتگو میں تھے کہ جناب امام حسن و جناب امام حسین رضی اللہ عنہما باہر سے تشریف لائے اور مکان میں اپنے ناناجان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر یہہ کہنے لگے۔ اللہم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ
اللہ ھو اللہ اللہ اللہ تبارک مولا

قصیدہ

بھوکے ہیں ہم ناناجان کھانا کھلادو ہمیں
کھانا نہ ہو گر تو کچھ میوہ دلادو ہمیں

چار دنوں سے ہیں ہم بھوکے سبھی ناناجان
تھوڑا بہت ہو تو کچھ کھانا منگادو ہمیں

نانا بہت بھوک سے حال ہمارا ہے تنگ
روٹی اگر ہو تو کچھ آپ ہی لادو ہمیں

اب نہیں طاقت ہمیں فاقہ کی اے ناناجان
گھر میں جو کچھ ہو پکا تھوڑا دلادو ہمیں

فاقہ سے اماں بھی بابا بھی ہم یہ بھی
گذرے یونہیں چار دن آپ کھلادو ہمیں

طاقتِ گفتار کچھ ہم میں نہیں اب یہاں
لطف سے اے ناناجان شاد بنادو ہمیں

جلد خبر لو ذرا اے شہ ہر دوسرا
آپ نہ بہر خدا دل سے بھلادو ہمیں

حال بجز آپ کے اپنا کہیں کس سے ہم
ایسا وہی کون ہے آپ بتادو ہمیں

از پئے حافظ ذرا غصہ نہ کیجے شہا	گھر میں جو کچھ ہو وہ سرا جلد منگا دو ہمیں

نثر

یہہ سنتے ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج ہوا پس آپ نے جناب امام حسن وجناب امام حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا اے فرزند دلبند اللہ تعالی کا شکر کرو صبر کرو بے صبری نہ کرنی چاہیے اللہ تعالی اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۵ یعنی صبر کرنیوالے اپنا اجر بے شمار پاویں گے ٹھہرو میں جاتا ہوں اور تمہارے لئے کچھ کھانا لاتا ہوں اس طرح ان کو تسلی دے کر آپ وہاں سے روانہ ہوئے اس امید پر کہ کہیں کسی کی کچھ بھی مزدوری کرکے اسکی اجرت سے بچوں کے لئے کچھ کھانا بہم پہنچاؤں کہتے ہیں آپ شہر سے باہر تشریف لے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی اونٹوں کو پانی کوئے سے کھینچکر پلاتا ہے یہہ دیکھکر آپ اس اعرابی کے قریب تشریف لے گئے اور فرمایا اے شخص مجھ کو بھی کچھ مزدوری ہو تو بتا کہ میں کچھ کرکے اپنا پیٹ بھروں اس اعرابی نے کہا اے صاحب مزدوری تو کچھ نہیں مگر اس کوئے سے پانی کھینچکر اونٹوں کو اگر پلاؤ گے تو ہر ڈول کے بدلے میں آپ کو چار کھجور دونگا آپ نے قبول کیا کہتے ہیں آپ نے ایک ڈول کھینچکر اس کی چار کھجوریں لیکر وہیں کھا لیا پھر اور پانی کھینچنے میں مشغول ہوئے جب چار پانچ ڈول اور کھینچے تب یکایک رسی آپ کے ہاتھ سے ٹوٹ گئی اور ڈول کوئے میں گر گیا جب اس اعرابی نے دیکھا کہ رسی ٹوٹ گئی اور ڈول پانی میں گر گیا تب تو نہایت خفا ہو کر غصے سے آپ کے رخسارہ مبارک پر ایک ایسا تماچہ زور سے مارا کہ آپکا گال سرخ ہو گیا آپ نے کچھ نہ کہا بلکہ منہہ سے اُف نہ فرمایا آپنے اس کا ڈول پانی سے نکال دیا اور اپنی اجرت کی کھجوریں لیکر جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لائے اور وہ کھجوریں آپنے دونوں صاحبزادوں کو دیں کہتے ہیں اس اعرابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و شکر پر بڑا افسوس آیا اور نہایت رنجیدہ خاطر و ملول ہو کر کہا یا اللہ میں نے ناحق تماچہ مارا بڑا غضب کیا اسی وقت ہاتھ اپنا پہنچے سے کاٹ لیا اور اپنی والدہ کے نزدیک آیا اور تمام احوال بیان کیا ماں نے یہہ سنتے ہی اپنے فرزند سے یوں کہا ۔ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم بعدد کل ذرۃ

قصیدہ

بولی بیٹے سے اپنے یہہ ماں نے پھر آ	کام افسوس تونے کیا یہہ برا

اپنے غصے کو مارا نہ صد حیف تو ۔ ان کو مارا یہ کی سخت تونے خطا
کون ہیں وہ انھیں تونے جانا نہیں ۔ ہیں محمد نبی وہ حبیب خدا
ان کو مارا کیا ہائے تونے غضب ۔ حق سے کیا جانے کیا آوے تجھ پر بلا
ہیں خدا کے حبیب وہ ختم النبی ۔ اور شاہِ رسل سرور انبیا
حق نے ان کو کیا خاتم المرسلیں ۔ ان سا ہے گا نہ ہوگا کوئی دوسرا
انکی تعریف کیا کیا کروں میں رقم ۔ ان کا مداح حافظ ہے ہر جا بجا

نثر

جب اس اعرابی نے یہہ باتیں اپنی ماں سے سنیں نہایت رنجیدہ و ملول ہوا اور پچتانے لگا اور کہا افسوس یہہ میں نے بڑی سخت خطا کی مجھ کو معلوم نہ تھا کہ یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اگر مجھکو معلوم ہوتا تو میں کبھی ایسی حرکت بیجا نہ کرتا کہتے ہیں وہ اپنا ہاتھ کٹا ہوا لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر گیا اور دستک دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے اس اعرابی نے آنحضرت کو دیکھتے ہی آپکے قدموں پر سر جھکا کر یہہ کہا۔

اللھم صل وسلم ۔ **جواب** ۔ وبارک علیہ

صلّ یا ربّ علی زینِ علی زین العباد ۔ احمد ہادی محمد محمد مصطفیٰ

قصیدہ

لو خبر میری خدا را یا محمد مصطفیٰ ۔ نام لیوا ہوں تمھارا یا محمد مصطفیٰ
ہوگئی لاریب و شک مجھ سے خطا یا شاہِ دیں ۔ بخشدو مجھ کو خدا را یا محمد مصطفیٰ
تھا نہ یہہ معلوم مجھ کو آپ ہو ختم النبی ۔ آپ کو ناحق ہوں مارا یا محمد مصطفیٰ
آپ کے قدموں کو جاؤں چھوڑ کر میں اب کہاں ۔ ہے کہاں تم سا سہارا یا محمد مصطفیٰ
آپ کو ختم النبی حق نے کیا ہے یا نبی ۔ کون ثانی ہے تمھارا یا محمد مصطفیٰ
ہاتھ پہنچے سے یہہ اپنا میں لیا ہوں کاٹ اب ۔ کردو بہتر یہہ دوبارا یا محمد مصطفیٰ
تم ہو حافظ کے تمھارا ہیگا حافظ کبریا ۔ کون تم بن ہے ہمارا یا محمد مصطفیٰ

نثر

یہہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے کہا اے شخص اس میں تیرا کچھ قصور نہیں تو کچھ اپنے دلمیں آزردہ نہو جامیں نے تیری خطا برائے خدا معاف کی تب اُس اعرابی نے سر اپنا اٹھا کر یہہ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں کہاں جاؤں یہہ ہاتھ کٹا ہوا کس کے پاس لیجاؤں کون اس کو اچھا کریگا آپ نے فرمایا اے اعرابی کیہ تیرا مقصد کیا ہے اس اعرابی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ میرا کٹا ہوا درست کردیجئے یہہ سنتے ہی آپ نے اس کے ہاتھ سے وہ کٹا ہوا پہنچا ملا دیا اور لب لگا کر پروردگار عالم کی جناب میں دعا کی اللہ تعالی نے آپ کی دعا مقبول کی وہیں ہاتھ اس کا اول کے موافق جٹ گیا وہ اعرابی نہایت خوش ہوا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کلمہ طیب پڑھائیے اور اپنے دین سے مشرف فرمائیے آپ نے اس کو مشرف اسلام سے مشرف فرمایا تب اس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اللّٰہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد وسلم علیہ

قصیدہ

یقین حبیب خدا ہیں محمد عربی
شفیع روز جزا ہیں محمد عربی

خدا کے خاص پیمبر ہیں سرور عالم
امام شاہ و گدا ہیں محمد عربی

کوئی ہوا ہے نہ ہوگا نبی دگر ایسا
عمیم فیض وعطا ہیں محمد عربی

نبی خدا نے کئے ہیں ہزارہا پیدا
مگر یہہ سب سے سوا ہیں محمد عربی

انھوں کی شانمیں لولاک حق نے فرمایا
یہہ ماہ جود و سخا ہیں محمد عربی

عجب یہہ صابر و شاکر ہیں راہ خالق میں
عجب یہہ ماہ ہدا ہیں محمد عربی

دکھائے راستہ اسلام کا ہمیں آکر
یقین راہ نما ہیں محمد عربی

درود دل سے پڑھو دوستو نبی پہ مدام
جناب صل علیٰ ہیں محمد عربی

کہیں نہ اور سمجھ دل سے آپکو حافظ
حبیب جل وعلا ہیں محمد عربی

قصیدہ دربیان بخشش امت مجرمہ معہ نظم و نثر

روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت شب بستر راحت پر راحت فرماتے تھے کہ ویسے میں حکم خالق ہوا اے جبرئیل جا اور میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد

درود سلام کے کہہ کہ لے حبیب میرے آپ کیا غفلت میں اپنی امت سے بے خبر سوتے ہو آپکی
اُمت نہایت گناہوں میں غرق ہو رہی ہے پروردگار عالم کا اس پر قہر و غضب نازل ہوتا ہے جب
یہہ وحی جبرئیل لیکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے اور حجرے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
آکر ادب سے دستک دی جواب نہ آیا تب جبرئیل علیہ السلام نے جانا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آرام
فرماتے ہیں اندر جا کے آپ کے قدم مبارک کو چومتے ہی آپ خواب سے جاگ اُٹھے تو کیا دیکھتے ہیں
کہ جبرئیل علیہ السلام آکر دست بستہ کھڑے ہیں آپنے فرمایا لے بھائی جبرئیل اللہ تعالیٰ کا کیا امر لائے
ہو کیا حکم ہے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے بعد درود وسلام
کے آپ کو کہا ہے لے میرے حبیب آپ کیا بے خبر سوتے ہو آپ کی امت نہایت گناہ میں مبتلا ہے
کچھ اپنی امت مجرمہ کی نجات و بخشش کی تدبیر کرو تاکہ آپ کی امت عاصی گناہوں سے پاک ہووے
اور عذاب دوزخ سے رہائی پاوے یہہ سنتے ہی آپ نہایت بیقرار ہو کر یہہ کہنے لگے۔ اللّٰھم وسلم و

بارک **قصیدہ مربع** علیہ

سن کے جبرئیل سے یہہ رسول خدا	کہہ اٹھے کر صدا اُمّتی اُمّتی
بخشدے میری امت کو لے کبریا	ہے یہی التجا اُمّتی اُمّتی

بند ۲

کر اُن کے گناہوں پہ یا رب نظر	فضل کر فضل کر فضل کر فضل کر
میری اُمت ہے عاجز بہت بے خبر	بخش دے لے خدا اُمّتی اُمّتی

بند ۳

نام تیرا ہے غفار یا ربنا	مغفرت کر نظر کر نہ سوئے خطا
ہیگا امت کا غم مجھ کو صبح و مسا	دل سے بھی ہے صدا اُمّتی اُمّتی

بند ۴

تجھ سے ڈرتا ہوں کیونکہ تو قہار ہے	پر ہے امید یہہ کہ تو غفار ہے
مغفرت کر تو بیڑا سبھی پار ہے	بس یہی ہے دعا اُمّتی اُمّتی

بند ۵

کر تو امت یہ میری خدایا کرم	ہیگا امت کا مجھ کو نہایت ہی غم
دل سے نکلے یہی ہے صدا دمبدم	حسرتا حسرتا امتی امتی

بند ۶

تو نہ بخشیگا امت کو جب تک میری	سر بھی سجدہ سے میں نہ اٹھاؤں کبھی
ربنا رحم کر از برائے نبی	عرض ہے یہہ سدا امتی امتی

بند ۷

تو ہے حافظ تیرا نام ستار ہے	حفظ میں رکھ یہی عرض ہر بار ہے
ڈھانپ عیبوں کو سب تجھ پہ اظہار ہے	ہے یہی مدعا امتی امتی

نثر

یہہ کہتے اور زار زار روتے ہوئے ننگے پیر مکان سے باہر نکل کر جنگل میں ایک پہاڑ پہ سراپا سجدہ میں رکھ فریاد و زاری کرنے لگے کہتے ہیں جب اسیطرح تین شب و روز گذرے تب مدینہ منورہ میں یہہ شہرت ہوئی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم آج تین روز ہوئے معلوم نہیں مکان سے باہر کہاں تشریف لے گئے ہیں جب یہہ خبر تمام اہل مدینہ میں ہوئی سب یار و اصحاب بے قرار ہو کر روتے ہوئے آپ کو ڈھونڈھنے نکلے مگر کہیں کسی جا آپ کا پتہ کسی کو نہ ملا لیں حضرت علی کرم اللہ وجہٗ جنگل کی طرف آپ کو ڈھونڈھنے چلے جاتے تھے راہ میں جو شخص ملتا پوچھتے اے صاحب آپ نے ہمارے سردار سید الابرار احمد مختار کو کہیں دیکھا ہے کوئی نہیں کہتا تھا کہ ہم نے دیکھا ہے مگر جنگل میں وہاں ایک اعرابی دھنگر چرواہا بکریاں چراتا تھا اس کے قریب جا کر حضرت علی شیر خدا نے یہ کہا۔ اللھم صل　**قصیدہ**　وسلم و بارک علیہ

او شخص تم نے احمد مختار کو کہیں	دیکھا ہو تو گوشۂ ابرار کو کہیں
ہے بادشاہ کون و مکاں وہ ہمارا خاص	بتلا دو جلد سید ابرار کو کہیں
ملتی نہیں ہے تین شب و روز سے خبر	یارب ملا دے قافلہ سالار کو کہیں
او شخص ان کے ہجر میں دل بیقرار ہے	بتلا دے جلد شافیٔ بیمار کو کہیں
تڑپے ہے جان ماہیٔ بے آب سی سدا	یارب ملادے قلزم ذخار کو کہیں

سو جان سے جاں ان پہ کروں میں ابھی فدا	گر دیکھ لوں میں اس مرے غمخوار کو کہیں
شام و پگاہ اپنی یہی بس ہے التجا	حافظ ملا دے سید ابرار کو کہیں

نثر

کہتے ہیں جب اس اعرابی نے حضرت علی شیر خدا سے یہہ باتیں سنیں تب یہہ کہا اے صاحب آج تین روز ہوئے کہ میری بکریاں چارا نہیں کھاتیں نہ پانی پیتی ہیں معلوم نہیں کیا سبب ہے مگر اتنی تو خبر ہے کہ اس پہاڑ میں ایک شخص سر اپنا زمین پر رکھکر نہایت زار زار روتا ہے اور بار بار اُمتی اُمتی کہتا ہے آپ جاؤ انھیں پہچان لو یہہ سن کر حضرت علی شیر خدا اس پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے دور سے کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا سجدہ میں رکھے ہوئے زار زار روتے ہیں اور اُمتی اُمتی پکارتے ہیں یہہ دیکھکر حضرت علی شیر خدا دوڑے اور حضرت کے قریب جاکر ادب سے سر جھکا کر یہہ کہا۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

حبیب خدا السّلام علیک	امام الورا السّلام علیک	اُٹھاؤ برائے خدا اپنا سر	شفیع الورا السّلام علیک
یہہ کیا حال ہے آپکا یا نبیؐ	کہو اب ذرا السّلام علیک	نہ غم اتنا اُمت کا اب کھائیے	شہ دوسرا السّلام علیک
شفیع الامم حق نے تم کو کیا	عمیم العطا السّلام علیک	کریگا نہ رد وہ تمھاراسوال	مجیب الدعا السّلام علیک
جو کہتے ہو کرتا ہے مقبول رب	تمھاری دعا السّلام علیک	نہ دل اپنا اس طرح مضطر کرو	برائے خدا السّلام علیک
	وہ حافظ ہے کرتا حفاظت وہی	وہی ہے خدا السّلام علیک	

نثر

بعد سلام علیک کے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میری جان و مال قربان آپ کا یہہ کیا حال ہے آپ اتنی گریہ وزاری کیوں کرتے ہو اور بار بار اُمتی اُمتی کیوں فرماتے ہو آپ اپنی اُمت مجرمہ کا کچھ غم نہ فرمائیے اللہ تعالےٰ نے جو کچھ مجھ کو ولایت و شجاعت بخشی ہے اگر پروردگار عالم تمام اُمت آپکی اس کے عوض میں بخشتا ہے تو میں بھی سب بخش دیتا ہوں مگر آپ سر اٹھائیے یہہ سنتے ہی آپ نے سر اٹھایا اسی دم جبرئیل علیہ السّلام نازل ہوئے اور بعد صلوٰۃ و سلام کے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر آپ اپنے دونوں نواسے جناب امام حسن اور جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ضد شہادت قبول کرتے ہیں تو میں آپکی تمام اُمت مجرمہ

کو بخشدیتا ہوں یعنے آپ اپنی امت کی مخلصی چاہتے ہو تو اپنے پیارے نواسوں کو اللہ کی راہ میں تیغ جفا سے شہید ہونے پر اقرار کرو صحیح کرو یہہ کہکر جبرئیل علیہ السلام چلے گئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا سے یہہ حال ظاہر کیا اور کہا اے شیر خدا اللہ تعالی کا اس طرح فرمان ہے ایسا امر ہے ایسی رضا ہے آپ کیا فرماتے ہیں اس گفتگو میں تھے کہ جناب حضرت امام حسن وجناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما بھی روتے ہوئے فراق نانا میں ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے وہاں تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں صاحبزادوں کو زار زار روتے دیکھکر اپنے گلے لگایا اور بڑے پیار و محبت سے دونوں صاحبزادوں کو دو نوزانو پر بٹھلایا اور ان کی بہت تشفی کی اور سمجھایا پھر وہاں سے مکان پر تشریف لائے اور جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت علی شیر خدا اور جناب امام حسن وجناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے جان بابا وائے جگر گوشہ مصطفےٰ اولے داماد خیر الوریٰ میں چاہتا ہوں کہ میری امت نہایت گنہگار گناہوں میں غرق ہو رہی ہے ان کو کوئی صورت رہائی کی نہیں وہ کسی طرح عذاب دوزخ سے رہائی پاوے اے جان بابا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم اپنی امت کی مخلصی چاہتے ہو تو اپنے دونوں صاحبزادوں کو میری راہ میں فدا کرو ان کے شہید ہونے پر راضی ہو تو میں آپ کی تمام امت کو بخشدیتا ہوں آپ کی کیا مرضی ہے کیا خوشی ہے جناب فاطمہ زہرا نے اور حضرت علی شیر خدا نے کہا یا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب خدا اور خدا کے رسول کی رضا اس میں ہماری رضا پس حضرت امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہما سے یہہ حال ظاہر کیا انھوں نے بھی اس بات پر راضی ہو کر بصد خوشی یہہ کہا اللّٰھم صل وسلم و بارک علیہ

قصیدہ

راضی ہیں ہم نانا جان آپ کے فرمان پہ	لو برضائے خدا دیتے ہیں ہم اپنا سر
آپ نہ غمگین ہوں بہر خدا نانا جان	راضی ہیں سو جان سے آپ نہ کیجے فکر
اُمت نانا کو سب بخشدے یارب میری	دونوں برادر فدا کرتے ہیں ہم اپنا سر
راضی ہیں بابا بھی اور نانا بھی ہم بھی بہم	ربنا دیتے ہیں ہم سر تیرے فرمان پہ
لاکھ جفا ہم پہ ہو سر نہ پھراویں گے ہم	اُمتِ نانا سبھی بخشش والے سر بسر
ربنا نانا پہ کچھ صدمہ نہ اُمت کا ہو	ہے غم امت بہت نانا کو شام و سحر

حشر کی آفات سے رکھ تو بچا اے کریم
عرض ہے تجھ سے یہی صبح و مسا ہر پہر
جنت فردوس کر سب کو عطا یا خدا
اور نہ دکھلا کبھی صورت نار سقر
بہر حسین و حسنؓ اے میرے جل وعلا
خلد سے حافظ کو دے ایک مکاں خوبتر

نثر

یہہ سنتے ہی حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نہایت شاد و فرحاں ہوئے پس اُسی دم حضرت جبرئیل علیہ السلام حکم خدا سے نازل ہوئے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے بعد درود وسلام کے آپ کو فرمایا ہے اے حبیب میرے آپ اپنے پیارے نواسوں کو واسطے امت عاصی سر فدا کرنے پر بخوشی راضی ہو تو اس محضر پر اپنا دستخط کر دو اور حضرت علی شیر خدا اور جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ اور امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم کے بھی دستخط کر دو کیونکہ کل قیامت میں جناب فاطمہ زہرا اپنے فرزندوں کے جور و ظلم سے مارے جانے اور تکلیف اٹھانے پر داد خواہ ہوویں یہہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی کیا آپ نے اور حضرت علیؓ نے اور فاطمہؓ زہرا نے اور جناب امام حسن اور جناب امام حسین رضی اللہ عنہما نے اپنا اپنا اس محضر پر دستخط کر دیا کہتے ہیں جس وقت حضرت امام حسنؓ نے خط تحریر کیا تو خدا کی قدرت سے خط آپ کا سبز رنگ ہو گیا اور جب حضرت امام حسینؓ نے خط تحریر فرمایا تو سرخ رنگ ہو گیا تب جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا اے باباجان یہہ خط سبز اور سرخ ہونے کا کیا باعث ہے یہہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور کہا اے فاطمہؓ یہہ حال مت پوچھ مجھ سے کہا جاتا نہیں سینہ غم حسین و حسن میں بھر آتا ہے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا اے باباجان مجھے بھی اس بات سے مطلع فرماؤ تاکہ مجھکو بھی آگاہی ہو یہہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے یہ کہا ۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

کیا کہوں کچھ کہا مجھ سے جاتا نہیں
بن کہے غم بھی دلمیں سماتا نہیں
وائے افسوس افسوس اے فاطمہؓ
سرخ اور سبز یہہ خط جو ہیگا لکھا
سبز خط کا جو ہے اس کے اندر نشاں
سم سے پہلے حسنؓ ہووے گا نیم جاں
یعنی ہوگا زہر سے حسنؓ کا جگر
ٹکڑے ٹکڑے اسی میں کرے گا سفر

سرخ یہہ جو علامت ہے اے فاطمہؓ — ہے شہادت حسینؓ شہ کربلا
یعنی تیغ جفا سے یزیدوں کے بس — ہوگا مجروح دوڑیں گے اس پر فرس
خاک اور خون میں لوٹے گا نورِ نظر — تشنہ لب ذبح ہوگا ہمارا پسر
فاطمہؓ سن کے تب یوں کہی بابا جان — ہے خوشی بہرِ اُمت مجھے ہر زمان
اپنی اُمت کی اب مخلصی کے لئے — بابا جاں بچے یہہ میں نے قربان کئے
رنج بچوں کا دل پر نہیں کچھ ذرا — لیکن امت کو بخشے ہماری خدا
دوستو دیکھو از بہرِ اُمت ذرا — کردئے آپ نے اپنے بچے فدا
تم بھی ان پر فدا جان اور دل کرو — یاد ہی میں ہمیشہ انھوں کی رہو
اور صلوٰۃ وسلام ان پہ بھیجو سدا — جان و مال اپنا اُن پر کرو تم فدا
کردیا یہاں سے حافظ نے اس کو ختم — سب پڑھو مل کے صلوٰۃ اب دمبدم

قصہ در بیان خدمت مادر و پدر معہ نظم و نثر

نقل ہے ایک شخص نے جناب رسالتمآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں بڑھیا بہت ضعیف و ناتوان ہوگئی ہے اُٹھا بیٹھا چلا پھرا جاتا نہیں میں اپنے ہاتھوں سے کھانا پکاتا ہوں نوالے بنا کر اس کو کھلاتا ہوں طہارت کرواتا ہوں غلاظت صاف کرتا ہوں اُٹھاتا ہوں ہمیشہ خدمت میں بسر و چشم حاضر رہتا ہوں جو فرماتی ہے بجالاتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے ماں کا حق مجھ سے ادا ہوا یا نہیں آپؐ نے فرمایا اے شخص اس طرح اگر تو سو برس تک اپنی ماں کی خدمت کرتا رہے گا تو بھی ماں کا حق تجھ سے ادا نہ ہوگا لازم ہے تجھکو کہ تو جب تک جیتا رہے ماں کی خدمت سے کوئی دم غافل نہ رہے اللہ تعالیٰ رحم کرے تو تجھکو بخشے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی سے ملی ہوئی ہے جو کوئی ماں باپ سے نیکی کریگا اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی رہیگا اور جو کوئی ماں باپ کے منہہ پر پیار و محبت کے ساتھ نظر کریگا دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو حج مقبول کا ثواب دیگا اور جو کوئی ماں باپ کی قبر پر زیارت کو جائیگا ثواب پہنچائیگا اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب لکھیگا اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ کے دس حق ہیں اول تو یہ کہ ماں باپ اگر بھوکے ہوں تو

کھانا کھلاوے دوسرے ننگے ہوں تو کپڑا پہناوے تیسرا عزت و حرمت انکی بجا رکھے چوتھا جب بلاویں بلا عذر جاوے پانچواں ان کا حکم اوروں کے حکم پر مقدم رکھے یعنی ان کا حکم سب سے پہلے بجا لاوے اگر ان کے کہنے میں کچھ شرک و بدعت اور رسوم جاہلیت یا خلاف حکم خدا اور رسولؐ کے ہو وہ بجا نہ لاوے چھٹا کڑوی بات اُن سے نہ کہے ساتواں بے شرمی کی بات اُن سے نہ بولے آٹھواں ان کا نام لیکر نہ پکارے نواں رستے میں اُن کے آگے بڑھکر نہ چلے دسواں ان کے حق میں دعائے خیر کرتا رہے یہہ دس حق ماں باپ کے فرزند پر ہیں اور فرزندوں کے ماں باپ پر چار حق ہیں اول یہہ کہ جب لڑکا پیدا ہو تو نام اس کا اچھا رکھے دوسرا احکام شریعت سکھاوے تیسرا قرآن شریف پڑھاوے اور ختنہ کراوے چوتھا اگر مقدور ہو تو کسی نیک عورت کے ساتھ شادی کر دیوے اے بھائیو ماں باپ کو کبھی تکلیف مت دو آزردہ مت کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ یعنی بہشت ماں کے قدم کے نیچے ہے سوائے بھائیو ماں باپ کی خدمت میں کبھی غفلت مت کرو ہمیشہ خدمت میں بسر و چشم حاضر رہو موافق اس نظم کے

جواب

یموٰلی یا موٰلی مولا یموٰلی یا موٰلی اللہ	یموٰلی یا موٰلی صاحب محمدؐ یا رسول اللہ

قصیدہ

کلام رب میں آیا ہے بہشت ماں کے قدم نیچے	حدیثوں سے بھی پایا ہے بہشت ماں کے قدم نیچے
کلام اللہ کے اندر لکھا اُف وَلَا تَنْهَرْ	سمجھ لو صاف ہے اظہر بہشت ماں کے قدم نیچے
کرو خدمت سدا اُن کی ہمیشہ لو دعا اُن کی	نہ لو تم بد دعا ان کی بہشت ماں کے قدم نیچے
نہ بھولو حال بچپن کا نہ بالکل ہوش تھا تن کا	عجب تھا حال تن من کا بہشت ماں کے قدم نیچے
نہ دل ماں کا دکھاؤ تم بلاوے جب وہ جاؤ تم	جو فرماوے بجاؤ تم بہشت ماں کے قدم نیچے
جو ماں باپوں کو وے گالی لحد اُس کی بنے کالی	عذابوں سے نہو خالی بہشت ماں کے قدم نیچے
نہ سُن کر بات عورت کی ہو تم ماں باپ سے باغی	رکھو ماں باپ کو راضی بہشت ماں کے قدم نیچے
رہیں ماں باپ خوش جسمیں خدا بھی خوش رہے اسمیں	بھلائی ہے سمجھ اسمیں بہشت ماں کے قدم نیچے
جہاں ماں باپ کو دیکھو انھیں تم دیکھکر خوش ہو	قدم ان کے سرا چومو بہشت ماں کے قدم نیچے

نہ کپڑے سے انھیں ترسا نہ آتش ظلم کی برسا — نہ رکھ حال ان کا ابتر سا بہشت ماں کے قدم نیچے
جو تو کھاوے کھلا ان کو جو مانگیں وہ دلا ان کو — کبھی تو مت جلا ان کو بہشت ماں کے قدم نیچے
سبب تو ماں کے جنت میں رہیگا شاد عزت میں — نہ غفلت کر تو خدمت میں بہشت ماں کے قدم نیچے
اگر ان کو ستاویگا یقیں دوزخ میں جاویگا — نہ کلمہ منہ پہ آویگا بہشت ماں کے قدم نیچے
نہ دل حافظ دکھا ماں کا خوشی رکھ دل سدا ماں کا — جو حق ہے کر ادا ماں کا بہشت ماں کے قدم نیچے

نثر

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت کے وقت میں ایک شخص بنام علقمہ بڑا نیک بخت اور پرہیزگار تھا ہمیشہ صدقہ دیتا تھا کہتے ہیں خدا کی قدرت سے وہ اچانک بیمار ہوگیا یہانتک کہ حالت جانکندنی کو پہنچا ان کی بی بی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاوند نہایت بلا کی کو پہنچا ہے بلکہ مرگ کے قریب ہے جان کندنی کی حالت پہنچی ہے یہہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کو یعنی حضرت علی شیر خدا و حضرت عثمان غنی و حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اور کہا علقمہ کے نزدیک جاؤ اور تلقین کرو کلمہ شہادت کا سناؤ یہہ سنکر تینوں صاحب وہاں تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ علقمہ بڑی سخت حالت میں گرفتار ہیں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے نزدیک جاکر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ علقمہ نے بہت چاہا کہ کلمۂ طیب ادا کروں لیکن زبان نے یاری نہ دی منہہ بند ہوگیا کئی مرتبہ کوشش کی ارادہ کیا کہ کلمۂ طیب زبان پر لاؤں مگر کچھ فائدہ نہوا تب وہ تینوں صاحب وہاں سے پھر جناب رسالتماب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام احوال علقمہ کی زبان سے کلمہ نہ نکلنے کا بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بات سن کر بہت متعجب ہوئے اور فرمایا اے بھائیو کیا علقمہ کی ماں زندہ ہے یا نہیں لوگوں نے عرض کی کہ ہاں زندہ ہے آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ اے بلال جاؤ اور میری طرف سے علقمہ کی ماں کو بعد سلام کے کہو اے علقمہ کی ماں آپکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپ مکان تک تشریف لاؤ اگر تم نہ آؤگی تو میں وہاں آؤنگا یہہ بات سنکر علقمہ کی ماں نے کہا کہ جان و دل اور سرا مال و متاع وا و لاد شہ آپ پر یا شہ ابرار تصدق سب ہے میری کیا مجال

ہے کہ میں حاضر نہوں یہہ کہہ کر اٹھیں اور عصا ہاتھ میں لیکر ٹیکتی ہوئی حضور میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچکر یہہ کہنے لگیں۔ اللّٰھم صل علی محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ و بارک وسلم علیہ

قصیدہ

اے افتخار راہِ ہدایت سلام لو	وے نور عین حافظِ اُمت سلام لو
آئی ہے در پہ لونڈی یہہ حاضر ہے آپکے	اے پیشوائے اہل کرامت سلام لو
فرماؤ امر جو ہو بجا لاؤں سر سے میں	اے شاہِ دو جہاں لعنایت سلام لو
اللہ نے کیا ہے تمہیں شافع امم	اے مجرموں کے بحرِ حمایت سلام لو
باعث تمہارے ہوگئی ظلماتِ کفر دور	اے رہنمائے دین لنجایت سلام لو
شاہِ رسل ہو مہرِ عرب ہو مہِ عجم	فخرِ بشر ہو شافع امت سلام لو
حافظ کی بھی طرف سے کروڑوں ہزار ہا	اے بادشاہ فیض و ہدایت سلام لو

نثر

حضرت نے جس دم علقمہ کی ماں کو دیکھا بڑی ان کی عزت کی اُٹھکر انھیں تعظیم سے اپنے پاس بلایا اور بٹھلایا اور پوچھا اے علقمہ کی ماں تمھارا بیٹا علقمہ کیسے کام کرتا تھا کہا یا رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا بہت نیک تھا نماز و روزہ خوب ادا کرتا تھا صدقہ و خیرات بہت دیتا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علقمہ کی سب باتیں اچھی تھیں مگر مجھکو ناخوش رکھتا تھا میری رضامندی نہیں چاہتا تھا عورت کو خوش رکھتا تھا عورت کے کہنے پر مجھکو ملول و آزردہ رکھتا تھا اس لئے میں اس سے ناخوش تھی حضرت نے خیال کیا کہ یہی سبب ہے جو علقمہ کے منہ سے کلمہ نہیں نکلتا آپ نے اسی دم حضرت بلال کو حکم کیا کہ لکڑیاں جمع کرو علقمہ کو اس میں جلانا ہوگا علقمہ کی ماں نے جب یہہ بات حضرت کی سنی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا مال و جان سب آپ پر قربان میرے بیٹے کی کیا ایسی تقصیر ہے جو آپ ایسا حکم فرماتے ہیں آپ نے کہا اے علقمہ کی ماں میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں اس کو جلاؤں جو عاقبت کی آگ سے اسکو تھوڑی مخلصی ملے اے مادرِ علقمہ قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جبتک تم علقمہ سے خوش نہوگی راضی نہوگی تب تک خیرخیرات روزہ نماز علقمہ کا علقمہ کے کچھ کام نہ آویگا یہہ بات

سن کر علقمہ کی ماں نے یہ کہا اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

اچھا ہے یہ یا ہے بُرا علقمہ — نور نظر یہ ہے میرا علقمہ
بہر خدا اے شہِ ہر دو سرا — اس میرے بیٹے کو نہ ڈالو جلا
آپ نے جو نام لیا آگ کا — کانپ گیا سن کے کلیجہ میرا
میں نے بڑی چاہ سے پالا اُسے — لاکھوں مصیبت سے سنبھالا اُسے
آپ نہ کھا اس کو کھلاتی بھی میں — کہتا تھا جو وہ ہی دلاتی بھی میں
میں نے کبھی دُکھ نہیں اس کو دیا — اس نے جو مانگا اُسے وہ دے دیا
گود میں پالی ہوں اُسے یا نبیؐ — آگ میں اس کو نہ جلاؤ کبھی
میں نے کبھی اس کو ستائی نہیں — دل کو کبھی اس کے دکھائی نہیں
عفو کرو اس کی خطا یا رسولؐ — بہر خدا دو نہ سزا یا رسولؐ
اس نے اگر مجھکو ستایا بھی ہے — اور جلایا بھی رُلایا بھی ہے
اُس کا نہیں چاہتی ہوں انتقام — رحم کرو اس پہ شفیع الانام
اُس کو جلاؤ نہ برائے خدا — لطف کرو اس پہ شہِ دوسرا
حافظ کمتر کے لئے احمدا — کر لو یہ مقبول میری التجا

نثر

پھر علقمہ کی ماں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیں میں نے علقمہ کی تقصیریں
برائے خدا معاف کیں اور اس سے راضی ہوئی یہ کلام علقمہ کی ماں نے سنتے ہی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے انہی تینوں صاحبوں کو علقمہ کی طرف روانہ کیا وے تینوں صاحب وہاں
تشریف لے گئے اور مکانیں پر پہنچے بھی نہ تھے کہ باہر آواز آئی کہ علقمہ کلمۂ شہادت اچھی طرح
باواز بلند ادا کرتے ہیں اسی دم کلمۂ شہادت پڑھتے پڑھتے جاں بحق تسلیم ہوئے حضرت
رسالتماب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی آپ وہاں تشریف لائے اور نماز جنازہ
ادا کی اور بعد دفن کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے بھائیو خبردار ہو جاؤ ہشیار ہو جاؤ

جو شخص اپنی عورت یا اور کسی کی خاطر مانباپ کو اذیت دیتا ہے بیشک وہ خدا کے قہر و غضب میں گرفتار رہتا ہے اوس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی جہاں تک ہوسکے مانباپ کی خدمت کیا کرو موافق اس نظم کے اللہم صل وسلم وبارک علیہ ؂

قصیدہ

مانباپ سے رکھ دوستی مانباپ پھر ملتے کہاں ۔ مت ہو خفا ان پر کبھی مانباپ پھر ملتے کہاں

دولت ملے عورت ملے عزت ملے حرمت ملے ۔ نعمت ملے راحت ملے مانباپ پھر ملتے کہاں

دنیا میں جو چاہو اگر ملتا ہے وہ تو بیشتر ۔ لیکن ارے او بے خبر مانباپ پھر ملتے کہاں

کر انکی خدمت تو سدا دل ان کا ہرگز مت دکھا ۔ مت بول کچھ ان کو برا مانباپ پھر ملتے کہاں

جیسا کہیں تو کر وہی مت کر خفا ان کو کبھی ۔ رکھ ان سے ہر دم دوستی مانباپ پھر ملتے کہاں

جا جب بلاویں وہ تجھے جو وہ کہیں سن تو اسے ۔ کر کام ان کا دوڑ کے مانباپ پھر ملتے کہاں

مانباپ کی خدمت اگر جو کوئی کرے دل سے بسر ۔ اس کو ملے جنت میں گھر مانباپ پھر ملتے کہاں

مانباپ ہوں جسکے خفا اس سے خفا ہووے خدا ۔ دوزخ ہے سمجھو اس کی جا مانباپ پھر ملتے کہاں

خدمت میں ان کی اے اخی ہرگز کرو مت کاہلی ۔ فرمایا حق نے اور نبی مانباپ پھر ملتے کہاں

بھولے سے مت جھڑکاؤ تم جب وہ بلاویں جاؤ تم ۔ روٹھے ہوں تو سمجھاؤ تم مانباپ پھر ملتے کہاں

ان کی ہمیشہ لو خبر پہنچاؤ مت ان کو ضرر ۔ ان کی کرو دل سے قدر مانباپ پھر ملتے کہاں

منہہ سے برا بولو نہ تم عیب ان کا کچھ کھولو نہ تم ۔ تخم بدی بوؤ نہ تم مانباپ پھر ملتے کہاں

طوفان مت ان پر کرو بہتان کچھ مت ان پہ لو ۔ یہہ بات میری تم سنو مانباپ پھر ملتے کہاں

مانباپ کا دیکھو ذرا احسان ہے کتنا بڑا ۔ کیسے تھے تم ہم اب ہیں کیا مانباپ پھر ملتے کہاں

مقدور ہو تو دوستو حاجت روا ان کی کرو ۔ مانباپ کو مت چھوڑ دو مانباپ پھر ملتے کہاں

عورت کی خاطر بھائیاں مانباپ کو مت دو زیاں ۔ عورت ملیگی پھر بھی یہاں مانباپ پھر ملتے کہاں

مانباپ کے آداب کا قصہ بقرآن خود خدا ۔ اف و لا تنہر لکھا مانباپ پھر ملتے کہاں

ان کی بڑی قسمت ہے جو کرتے ہیں خدمت دوستو ۔ یہہ بات سچ ہے دیکھ لو مانباپ پھر ملتے کہاں

اے حافظ کمتر سدا مانباپ کی تم لو دعا ۔ اس میں تمہارا ہے بھلا مانباپ پھر ملتے کہاں

قصہ ایک درویش مفلس پارسا کا مع نظم و نثر

نقل ہے ایک درویش بڑے پارسا نیک کار نیک سیرت تھے ہمیشہ اللہ کی یاد میں رہا کرتے تھے اپنی عمر اسی کے ذکر میں اس کی حمد میں شب و روز مصروف کیا کرتے تھے لیکن مفلس و ناچار تھے انکی روزی کا دروازہ ان پر تنگ تھا ہمیشہ مع عیال و اطفال فاقہ کشی کیا کرتے ان کی بی بی ان سے ہمیشہ خرچ و اخراجات کے لئے قضیہ و فساد کیا کرتی وہ درویش بیچارہ اسی تنگدستی کے باعث اکثر پریشان خاطر رہتا اپنی تکلیفوں پر صبر و شکر کرتا کہتے ہیں ایک روز مکان سے ارادہ کرکے نکلا کہ کہیں کسی کی کچھ بھی مزدوری کرکے کچھ لاؤں تاکہ اپنی بی بی کے قضیہ و فساد سے بچوں رہائی پاؤں بازار میں جاکر جہاں مزدور لوگ اکٹھے ہوکر کھڑے ہوتے تھے وہاں جاکر یہ بھی انہیں شامل ہو بیٹھے القصہ بہت لوگ آئے اور دوسرے مزدوروں کو اپنے اپنے احتیاج و حاجت کے موافق لے گئے مگر اس درویش پارسا نیک سیرت کو کسی نے کچھ نہ پوچھا نہ بلایا ایک ساعت اسی انتظاری میں وہ کھڑے رہے جب کوئی ان کی طرف نہ آیا تب یہ درویش ناچار ہوکر جنگل میں میدان کی طرف چلے گئے اور وہاں جاکر ایک گوشہ میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اور بندگی میں مشغول ہوئے جب دن آخر ہوا آفتاب غروب ہوا تب وہ مرد درویش وہاں سے اٹھکے مکان کو آئے اُن کی بی بی نے جانا تھا یہ صبح سے مزدوری کو گئے تھے کچھ ضرور لائے ہوں گے تب مارے خوشی کے اپنے خاوند سے یہ کہی

نظم

صبح سے جاکر گئے محنت جہاں
بھوکے ہیں کل صبح سے خورد و کلاں

لائے ہو کیا آپ کما کر میاں
تکتے کھڑے راہ تھے ہم سب یہاں

لاؤ جو کچھ آپ کما لائے ہو
سنکے کہا بی بی کہوں تم سے کیا

دیدو جو اُجرت میں وہاں پائے ہو
میں نے جہاں جاکے ہوں محنت کیا

وعدہ کیا اس نے بھی اس طرح کا
دونوں دنوں کے تمھیں کل پیسے سب

کل تمھیں دو روز کے دونگا ملا
دونگا ہم لاکے خفا ہو نہ اب

آج کی شب یوں ہی سبھی سو رہو
راضی رہو سب برضائے خدا

صبر کرو کس سے نہ شکوہ کرو
مالک و رزاق ہے وہ رزق کا

حافظ وناصر ہے بہر حال وہ	کردے ابھی چاہے بُرا موال وہ

نثر

بی بی یہہ باتیں اُن کی سن کر خاموش رہگئی کہتے ہیں وہ درویش اور اُن کی بی بی اور بچے سب کے سب شب کو فاقہ کھینچکر سوگئے جب صبح ہوئی اُٹھ کر نماز فجر کی ادا کرکے وہ درویش نیک اندیش موافق دستور کے اُسی جائے بازار میں جاکر کھڑا ہوا اس امید پر کہ کوئی بھی مزدوری کو بلاوے الغرض اس روز بھی ایسا اتفاق ہوا کہ کسی نے ان کو نہ بلایا بہت دیر تک مزدوروں کے مقام پر کھڑے رہے پر کسی نے نہ پوچھا نہ بلایا پس ناچار ہوکر اسی میدان میں جہاں پہلے روز عبادت میں مشغول ہوئے تھے گئے اور حق سبحانہ وتعالیٰ کی طاعت وعبادت میں مشغول ہوئے جب شام ہوئی بدستور مکان کو آئے جب بی بی نے دیکھا کہ میاں آئے ہیں تب دوڑ کر مارے خوشی کے یہہ کہا ۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

ھو اللہ ھو قادر ھی یا ربنا	ھو اللہ ھو قادر ھی یا حسبنا

ادھر لاؤ کیا تم کما لائے ہو	جو مزدوری میں آپنے پائے ہو	تڑپتے ہیں بچے برنج و ملال
بہت بھوک سے ہیں پریشان حال	کہا اُن کے درویش بی بی سے یوں	خفا ہو نہ بی بی تو تم سے کہوں
جہاں میں تھا مزدوری کرنے گیا	بڑا وہ غنی ہے بڑا بے ریا	سخی بھی ہے ایسا کہ یکتا ہے ڈ
غنی جس کو چاہے تو کرتا ہے وہ	نہیں اس کی دولت کا ہے کچھ شمار	وہ اس طور کا ہے بڑا مالدار
اُسے دیکھکر اس طرح کا غنی	طلب اُس سے پیسوں کی میں نے کی	مجھے مانگتے اُس سے آئی حیا
تمہیں مانگ کر کل بھی دوں گا لا	کرو آج بی بی مجھے تم معاف	حساب اُس سے کروں گا میں صاف صاف
بُری باتیں مجھکو سناؤ نہ تم	مجھے آج ناحق ستاؤ نہ تم	کرو شکر حافظ کا اور سود ہو
	کرو صبر خاموش چپ ہو رہو	

نثر

بی بی اپنے خاوند سے ایسی ایسی باتیں سنکر دلمیں آزردہ ہوکر چپ ہو رہی لڑکے بالوں سمیت سب کے سب بھوکے سو رہے جب صبح ہوئی وہ درویش اُٹھکر نماز صبح ادا کرکے پھر اسی مقام میں جا کھڑے ہوئے اور سوچنے لگے اور دلمیں بہت پچتانے لگے اور فکرمند ہو کر کہنے لگے اگر آج بھی کہیں کچھ

مزدوری نہ ملی تو شام کو خالی ہاتھ مکان کو اگر جاؤں تو بی بی آج بہت خفا ہوگی پھر کیا عذر کروں کیا حیلہ بتاؤں جو اُس کے طعنے سے بچوں کہتے ہیں صبح کو چلتے وقت بی بی نے اپنے خاوند کو ایک تھیلی سی کر دی تھی کہ آج تین دن کے جو پیسے ملیں گے تو اس تھیلی میں اچھی طرح مضبوط باندھکر مکان کو لانا کہتے ہیں وہ تھیلی اُن کے نزدیک تھی وہ درویش تھیلی لئے ہوئے مزدوروں کے مقام پر منتظر کھڑے رہے کہ کوئی بھی بلاوے تو جاؤں مگر جو جو صاحب کار تھے وہ وہ وہاں آئے اور ان کو لے گئے مگر یہہ درویش بیچارے وہیں کھڑے کے کھڑے رہے کوئی اُن کی طرف متوجہ نہوا آخرش لاچار ہوکر دلمیں کہا آج تیسرا روز ہے کہ کسی نے مجھے مزدوری کو نہ بلایا اب بیفائدہ کیوں یہاں اپنی اوقات ضائع کروں بہتر ہے کہ چلکر اُسی جائے پر اپنے معبودِ حقیقی کی یاد میں رہوں عبادت کروں اور اُسی سے اپنا مطلب دل بیان کروں یہہ سوچکر وہاں سے نکل کر اُسی مقام پر آئے اور عبادت میں مشغول ہوئے پھر جب شام ہوئی تو دل میں خیال کیا کہ آج یہہ حیلہ کیا چاہیئے کہ جس سے بی بی کے طعنے سے بچوں وہاں سے اُٹھکر اُس تھیلی کو ریتی سے بھر کر ہاتھ میں لئے ہوئے مکان کی طرف روانہ ہوئے اور کہے جب بی بی اس تھیلی کو کھولے گی اور دیکھے گی تو میں کہوں گا لے بی بی اُس شخص نے مجھ سے دغا کیا میں کیا کروں تھیلی اُس نے بالو سے بھر کر میرے حوالے کی خیر آج بھی صبر کر کر مسرور رہو کل اُس سے خوب سمجھ لوں گا اور اُسی وقت اپنے پیسے کھرے کھرے اُس سے لے لوں گا اس طرح آج کا روز تو ٹل جائیگا پھر کل کا اللہ تعالےٰ رحیم وکریم ہے یہہ مصلحت دلمیں ٹھہرا کر تھیلی بالو سے بھری ہوئی ہاتھ میں لیکر مکان کو آئے جو ہیں مکان میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بی بی بہت خوش وخرم بیٹھی ہے لڑکے بالے کھاپی کر آسودہ ہوکر کھیل رہے ہیں یہہ حال دیکھکر اُس درویش نے اپنی بی بی سے یہہ کہا۔ اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

پوچھا بی بی سے کیا آج ہے ماجرا	تم جو سب شاد وخرم ہو بیٹھے بھلا	واہ وا کیا ہے قسمت ہماری بڑی
آج فرحاں تمھیں دیکھتا ہوں کھڑی	یہہ سخن سُن کے بی بی نے خاوند کے	یوں کہا کیا کہوں تم جو فرماتے تھے
شخص لاریب ہے وہ بڑا ہی سخی	جس کے گھر تم نے دو روز مزدوری کی	ہے وہ لاریب پُرزر تونگر بڑا
تم جو کہتے تھے سچ ہے نہیں شک ذرا	بالیقیں صاحبِ مال ہے او غنی	اُس کو دولت کی بالکل نہیں ہے کمی
واہ وا کیا ہے اہلِ مروت بشر	صاحبِ رحم لاریب ہے سر بسر	آج دونگا جو تھا اُس نے تم سے کہا

وعدہ اُس نے وہیں اپنا پورا کیا	ایسا بے مثل یکتا ہے اور بے ریا	اس کی تحریر حافظ سے کب ہو ثنا

نثر

بی بی نے کہا اے میاں جو آپ فرماتے تھے کہ میں جس شخص کے مکان پر کام کرتا ہوں وہ شخص بڑا مالدار ہے اور بڑا سخی و غنی ہے آپنے صحیح فرمایا اس میں کچھ شک و شبہ نہیں اُس نے ایک بوڑھے شخص کے ہاتھ ایک تھیلی بھیجدی ہے وہ بوڑھا تھیلی ہاتھ میں لئے ہوئے دروازے پر آیا اور دستک دی میں نے کہا تم کون ہو اس بوڑھے نے کہا کہ تمھارا خاوند جس کے یہاں کام کرتا تھا اُس کی مزدوری کے پیسے اس تھیلی میں بھر کر میرے ہاتھ بھیجے ہیں تم اس کو لے لو یہہ سن کر میں نے وہ تھیلی لے لی اور مکان میں اُس کو لاکر کھولی تو کیا دیکھتی ہوں کہ اسمیں چھ سو اشرفیاں بھری ہیں میں نے اس میں سے ایک اشرفی کا خورد کر کر بازار سے اسباب لائی یہہ بات سنتے ہی وہ مرد بزرگ رُو دیا اور ہزاروں زبان سے اُس مالکِ دو جہان و خالق کون و مکان کی حمد و ثنا کرنے لگا بی بی نے پوچھا سچ کہو کیا ماجرا ہے جو آپنے اول رو دیا اور پھر شکر خدائے پاک کا کیا تب اُس بزرگ نے یہہ کہا۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

سنو بی بی حقیقت مجھ سے ساری	بہت ہی مجھکو تھی دہشت تمھاری	تمھارے خوف سے کہتا نہ تھا میں
یہاں آتا تھا تو حیلہ بنا میں	وہاں جا جا کے مزدوروں کی خاطر	کھڑا رہ رہ کے پھر آتا تھا اکثر
نہ آکر کوئی تھا مجھ کو بلاتا	نہ مزدوری کو تھا کوئی لیجاتا	تمھارے خوف سے ہر بار بی بی
کیا حیلے کئی تیار بی بی	کیا تھا آج بھی حیلہ یہہ میں نے	کہ رہتی لے چلوں تھیلی میں بھر کے
خدائے پاک نے کر لطف مجھ پر	دیا ہے بھیج تھیلی ایک دیگر	کیا ہے سرفراز اپنے کرم سے
بنایا مالا مال اپنے رحم سے	اے بی بی کون ایسا ہے تونگر	مزدوری تھوڑی میں سے آتنا جبر
بجز دیکھے ہے جرأت کس میں ایسی	بھلا ہے کئے قدرت کس میں ایسی	کیا ہے ختم حافظ نے یہاں پر
اللھم صل وسلم	پڑھو صلوٰۃ سب فخر زماں پر	وبارک علیہ

قصیدہ در پند و نصائح معہ نظم و نثر

نقل ہے ایک شخص بڑا دولتمند مغرور و سرکش تھا ہمیشہ اپنے فخر میں مستغرق رہتا تھا بڑے بڑے دولتمندوں سے محبت اور اُلفت رکھتا تھا غریبوں کو عاجزوں کو اپنی خاطر میں نہ لاتا تھا مسکینوں فقیروں کو حقیر و ناچیز جانتا تھا غریب اور محتاجوں سے کبھی بات نہ کرتا تھا اور جب کہیں مجلس میں

جاتا تھا غریبوں محتاجوں کے نزدیک بیٹھنے سے نفرت کرتا تھا تونگروں کی مجلس میں جانا بیٹھنا پسند رکھتا تھا اگر کوئی اُس کو دولتمند جان کر کبھی سلام علیک بھی کرتا تو کبھی سلام کا جواب بھی نہ دیتا اگر دلمیں کبھی آگیا تو فقط بیل کے موافق سر ہلاتا تھا بغیر سواری مکان سے باہر نہ نکلتا تھا دوستوں کیساتھ ہمیشہ غرور میں چلتا تھا رات دن دولت دنیا کے درد پر شاد شاد رہتا تھا یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ اَفْوَاجًا سے فراموش ہوگیا تھا موت اور قیامت کے روز اُٹھنا اور حساب کتاب اور میزان میں نیکی و بدی کا تُلنا سب بھول گیا تھا کہتے ہیں ایک روز اُس دولتمند مغرور سرکش کا کسی کام کے واسطے طرف گورستان کے گذر ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ قبروں کی طرف سے یہہ آواز آتی ہے اے ابن آدم تو میری پیٹھ پر بڑی خوشی خوشی زور میں چلتا پھرتا ہے اور حرام کا مال زبردستی وظلم سے چھین کر کھا کھا کر خوب فربہ و موٹا بنتا ہے روغن و ملائی شیر و شکر سے سیر ہوتا ہے گناہ کرتا ہے ہنستا کودتا ہے بڑی مجلسوں میں جاتا بیٹھتا ہے فقیروں محتاجوں سے نفرت رکھتا ہے چھپر کھٹ پر ہانڈیاں جھومر گاؤتکیے لگا کر سوتا ہے لیکن جبکہ میرے اندر آویگا اکیلا سوویگا خاک اور ڈھول کے سوا کچھ بچھونا نہ ملیگا کیسا ہی فربہ ہو گل جائیگا کیڑے مکوڑے کھاینگے میں نہایت اندھیری ہوں تنہائی کا مکان ہوں مجھ میں سانپ اور بچھو بھرے ہیں سو نیک عمل کر نماز روز و شب پڑھ کر مجھے روشن کر غرور اور تکبر سے باز آ جب اُس شخص نے یہہ باتیں سنیں خاطر میں نہ لایا منھ پھیر کر چلا گیا اور یہہ کہا اللّٰھم صل

وسلم — **قصیدہ** — وبارک علیہ

دنیا میں ہم کو دوستو حق نے جو ہے پیدا کیا
یہاں عیش و عشرت نا کریں تو کونسی جا پھر بھلا

دنیا میں ہے جو کچھ ہوا ہے سب ہمارے واسطے
کھاویں پئیں جب ہم نہیں تو کون پھر چکھے مزا

عشرت ہمارے واسطے راحت ہمارے واسطے
نعمت ہمارے واسطے اپنے لئے سب کچھ ہوا

پھر دل کو کیوں ترسائیں ہم جو چاہیں کیوں نہ کھائیں ہم
دنیا سے کیوں شرمائیں ہم ہمکو کسی سے کیا حیا

تاڑی شراب اکثر پئیں جنڈ و مدک گانجا ملیں
ہمکو حلال اور کیا حرام ایکساں ہے سب اچھا برا

یہہ سب ہمارے واسطے خالق نے ہیں پیدا کئے
پھر اس سے کیوں محروم ہم اے دوستو ہو ویں بھلا

دنیا میں یہہ کر تو سبھی عقبیٰ کی جانے ہے وہی
آخر کو ہے کس کو خبر اچھا ہو یا اپنا برا

دنیا کی جملہ نعمتاں اپنے لئے ہیں بھائیجاں
لکھ لو اڑالو راحتاں لینے یہہ ہی ساتھ آویگا

ہاتھوں کو اپنے باندھکر سر کو جھکا نا کیا غرض ‖ ہم کو گوارا ہے نہیں حافظ تو ہی جا سر جھکا

نثر

کہتے ہیں بعد چند مدت کے جب اُس مغرور پُر زر کی قضا برضائے الٰہی آئی کہتے ہیں وہ شخص خدا کے حکم سے اچانک بیمار ہو گیا جب جانکندنی کی نوبت پہنچی اور سختی سکرات کی ہونے لگی شدت جانکندنی میں گرفتار ہوا تب ایک شخص ڈراونی شکل نہایت ہیبت ووحشناک اُس کے نزدیک آیا یہہ دیکھ کر اُس کو بیہوشی ہو گیا اور مارے خوف کے زبان بند ہو گئی کانپنے لگا جب تھوڑا ہوش آیا تب اُس نے اُس سے پوچھا اے شخص تو ایسا بدشکل کون ہے جو تجھے دیکھکر میرے ہوش وحواس جاتے رہے تب اُس نے کہا اے شخص تو مجھکو نہیں پہچانتا میں وہی تیرا بدعمل ہوں تو دنیا میں مجھ کو سب سے زیادہ عزیز رکھتا تھا بُرے کام کرتا تھا خدا اور رسولؐ کو بھول گیا تھا غریبوں کو حقیر وناچیز جانتا تھا اور اپنے کو مفخر گنتا تھا وہ شخص یہہ بات سُن کر شرمندہ ہو گیا اور پچھتانے لگا پس ملک الموت علیہ السلام نے بڑی سختی اور تکلیف سے اُس کی جان نکالی پس جب اُس کو اُس کے اقربا نے تجہیز وتکفین کیا اور قبر میں سُلا کر سب مکان کو واپس چلے آئے تب منکر ونکیر نے آکر سوال کیا من ربک ومن نبیک یہہ سُن کر کہا تم کون ہو کیا کہتے ہو میں یہہ بات تو بالکل جانتا نہیں تب آتشی گرز ونکی مار پڑنے لگی نہایت سختی میں دردو غم میں مبتلا ہوا تب پچھتانے لگا کہ افسوس میں نے کچھ نہ کیا تمام عمر اپنی گناہ میں گنوایا کوئی دم یاد الٰہی میں مشغول نہوا بالکل خدا اور رسولؐ کو بھول گیا عقبیٰ کا خوف دل پر کچھ نہ رکھا قبر کے عذاب کا خیال نہ کیا میں جانتا تھا کہ دنیا میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ ہمارے واسطے ہے گانجا مدک افیون شراب زنا جور وظلم جب ہم نہ کریں تو یہہ عیش وعشرت کون کرے یہہ سب اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے بنائے ہیں کھا پی لو عیش وعشرت کے گلچھرے اُڑا لو یہہ مزا پھر ہاتھ نہیں آویگا آخرت کو جو ہونا ہے وہ ہو رہیگا عقبیٰ کی کون جانتا ہے افسوس میں نے کچھ نہ کیا تمام عمر اپنی غفلت میں گنوائی اگر پروردگار کی طاعت وعبادت میں دل سے مشغول رہتا اُس کے خوف سے ڈرتا حلال حرام کو پہچانتا تو آج ایسی سخت مصیبت میں گرفتار نہوتا اس طرح پچتاوے گا اور روئے گا تب قبر سے یہہ آواز آئے گی۔ اللّٰہم صل و سلم وبارک علیٰ محمدؐ

جواب

یا ربنا یا ربنا یا سامع دعانا ‖ فی یوم غد منہ لنا الا مولانا

قصیدہ

آویگی ندا قبر سے اُس وقت یہہ اُس کو — وہ قصر و مکاں جھومرو ہانڈی ہے کدھر کو
وہ کچھ بھی نہیں ساتھ تیرے آج ہے آیا — تنہا تجھے کیوں آج یہاں سب نے سُلایا
کیوں تجھ سے تیرے آج یگانے ہوے بیزار — کیوں تیری محبت سے کیا سب نے ہے انکار
وہ دولت و زر سیم و طلا آج کہاں ہے — وہ بغض و حسد فخر تیرا آج کہاں ہے
وہ حلیہ وہ مجلس وہ کہاں عیش و طرب ہے — سب چھوٹ گیا تجھ سے بڑی جائے عجب ہے
کیوں اب ہے پڑا خاک میں با حالِ خرابی — اب ہے وہ کہاں مئے وہ کبابوں کی رکابی
کیوں عیش اور عشرت کا گیا آج مزہ بھول — کیوں روئے منور یہ جمی خاک ہے اور دھول
افسوس نہ کچھ تونے کوئی نیکی کمائی — سب عمر یونہی حرص و ہواہی میں گنوائی
اب کون بجز رب کے مہربان ہو یہاں پر — حافظ ہے وہی بخشے نہ بخشے تجھے داور

نثر

اے بھائیو ہوش میں آؤ سنبھل جاؤ دولت دنیا پہ مغرور نہ بن جاؤ عاقبت کی فکر کرو دنیا تو ہر طرح گذر جائیگی مگر عقبیٰ کا گذرنا مشکل ہے یہہ دولت کسی کیساتھ آئی ہے نہ آویگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب یعنی اے صاحبو یہہ دنیائے دنی مردار ہے جو کوئی اس کو چاہے وہ کتا ہے اے صاحبو یہہ دولت دنیائے دنی دو روزہ ہے یہہ ہمیشہ کسی کے نزدیک نہ رہی ہے نہ رہیگی یہہ دولت وہ ہے کہ کسی کو جنت میں لیجاویگی اور کسی کو نارِ دوزخ کا مزہ چکھاویگی اے بھائیو پروردگار عالم جس کو دنیا میں محتاج غریب مفلس ناچار رکھتا ہے اُس کو آخرت کی نعمتوں سے مسرور کرتا ہے اور جس کو دنیا میں مالدار و زردار تونگر بناتا ہے اُس کو آخرت کی نعمتوں سے دور رکھتا ہے اور جس کو اپنا دوست بنایا چاہتا ہے اُس کو سب طرح رنجور و مفلس و ناچار رکھتا ہے بیماری میں غم و الم میں مبتلا کرتا ہے پس جو لوگ اہلِ زر مالدار دولتمند ہیں وے اپنے غریب محتاجوں یتیموں مفلسوں کو دیکھکر اپنے گوشت قیمہ پراٹے شیر و شکر کھانے اور اُن کو سوکھی نان جوار نہ ملنے پر طعنہ زنی کرتے ہیں لاریب وہ خدا کے فرمان سے سر پھراتے ہیں جو شخص خدا اور رسول کے حکم سے سر پھرادے بیشک وہ کافر سے بدتر ہیں اے بھائیو مفلسو محتاجو اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ پروردگار عالم نے اپنے لئے

آخرت میں دولت و نعمت تیار کر رکھی ہے اللہ اور رسول نے جو کچھ فرمایا ہے اُس کو خلاف نہ جانو اور تونگروں کے خوان نعمت اور زر و جواہر دیکھکر حریص مت بنو۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

قیمہ پراٹے پہ نہ کر فخر تو
دولتِ دنیا نہیں آویگی کام
اور نہ فقیروں سے کہے گا کوئی
عقبیٰ کی کچھ فکر کرو مہربان
شکر کرو یارو بہر حال تم
اُن کا بھی باقی نہ رہا کچھ نشاں
حاتم و رستم وہ شہِ ذوالقرن
وہ بھی تہی دست گیا کر سفر

حکم یہ اللہ کے کر صبر تو
قیمہ پراٹے کا نہ ہوگا سوال
ہے وہ کہاں خرقۂ تیرا گودڑی
کرتا ہے دولت پہ جو کوئی غرور
مت دیکھو اب خواہشِ اموال تم
فیلوں پہ چلتے تھے جو ہوکر سوار
ہوگئے ہیں قبر میں آخر دفن
اور شہنشاہ بہت نامدار

قبر میں جس وقت کرے گا مقام
اور نہ وہاں پوچھیں گے کتنا ہے مال
یہہ تو ہے دو روز کا قیمہ و نان
ہوتا ہے مسعود سے وہ اپنے دو
دیکھئے کھاتے تھے جو نعمت کے خوان
کھاگئے مرقد میں اُنھیں مور و مار
دیکھئے قارون جو تھا اہل زر
بے سر و ساماں ہوئے اور بے دیار

کبر و ضلالت سے سدا حافظا ۔ اپنے کو تو صبح و مسا رکھ بچا

نثر

سبحان اللہ احمد مختار دو جہاں کے سردار سید الابرار کہ جن کی شان میں لولاک لما نازل ہے ایسے مقبول خدا شافع روز جزا کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا آپ ہی کے لئے پیدا کیا بھلا ئے دوستو اب غور کا مقام ہے کہ جو کوئی ایسا محبوب اور مقبول ہو اُس کو دولت دنیا اور قیمہ و پراٹے کی کیا کمی سبحان اللہ ہمارے سید الابرار نے سوکھی نان جو کے سوا کچھ نہ کھایا اگر کھایا تو اللہ تعالیٰ کا ہزاروں طرح کا شکر ادا کیا یہ نہیں کہ محتاجوں پر جو طعنہ زنی کی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی غریب محتاج یتیم کو دیکھکر نہیں جھڑکا ہمیشہ غریب محتاجوں کی توقیر کرتے تھے محبت رکھتے تھے اور فرماتے تھے اے بھائیو رسول مختار سید الابرار الفقر فخری والفقر منی راویان فصیح اللسان یوں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیائے دوں سے رحلت فرمائی اس رات کو میرے مکان میں تیل تک نہیں تھا کہ جو میں بتی جلاتی بلکہ بستر تک نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہوریئے پر وفات پائی سبحان اللہ ایسے دونوں جہان کے سردار محبوب غفار اور چٹائی کا فرش آنا اور تیل کا مرکان میں نہ ہونا یہ بھی ایک حکمت پروردگار تھی چنانچہ پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ میں جس کو اپنا دوست رکھتا ہوں اُس کو دنیا میں ہمیشہ آفت و رنج و غم میں مبتلا رکھتا ہوں اور جس وقت آخرت کی نعمتوں سے محروم کیا چاہتا ہوں اُس کو دنیا کے مال و دولت سے خوش و خرم رکھتا ہوں اے صاحبو دنیا کی محتاجی کا غم نہ کھاؤ عقبیٰ میں سرخروئی کا سودا کرو پروردگار نے آخرت میں اپنے لئے انواع انواع اقسام کی نعمتیں تیار کی ہیں اُس کے حاصل کرنے کی کوشش کرو تمہیہ دیرانے شیر و شکر ملاؤ بریانی پر حریص مت ہو اللہ تعالیٰ کا شکر کرو یہ اپنا پھٹا پرانا میلا لباس ان کے بانات و ریشم و اطلس سے افضل جانو پروردگار عالم یہ زیور و زر بیش قیمت لباس پر کسی کو نہیں بخشتا ہے اور یہ بھی نہیں چاہتا ہے کہ تم نے کتنی دولت کمائی بلکہ فقیروں محتاجوں سے محبت زیادہ تر رکھتا ہے کس لئے کہ الفقر فخری والفقر منی خود آنحضرت آپ ارشاد فرماتے ہیں اس مالک بے نیاز کے نزدیک کیا فقیر و کیا تو انگر سب یکساں ہیں

اللہم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علی محمد

کھا کھا کے جو شیر و شکر پھولے ہیں بیحد سر بسر	ان سب کو یارو در قبر معلوم ہوگا خیر و شر
روغن ملائی پر میاں نازاں نہو اپنے یہاں	یک روز آخر از جہاں جانا ہے سب کو در قبر
جو چھپر کھٹ پر سدا سوتے تھے بس تکیہ لگا	ایک روز وہ بھی بے شبہ لیٹیں گے تنہا خاک پر
دیکھو سکندر ذوالقرنین لقمان سالار زمن	پہنچا ہے جا حب الوطن ہمکو بھی کرنا ہے سفر
رستم ہوا حاتم ہوا شاہ فریدوں ہے کجا	سب ہوگئے ہیں بے نشاں ہم بھی ہیں سب براہ مر
لاکھوں ہزاروں انبیا لیٹے قبر میں ہیں بجا	اس موت سے کوئی ولا پایا نہ راحت سر بسر
حافظ نے یہ جو کچھ لکھا بیجا نہیں بلکہ بجا	مانو نہ تم دل میں برا سمجھو اسے گر ہو خبر

	تضمین	

شب معراج ہوئی آپ کی جب تیاری	بولے جبریل امیں سنئے حقیقت ساری
منتظر آپ کا ہے آج جناب باری	حوریں تکتی ہیں کھڑی راہ یہ کہتی ساری
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
مژدہ اک مجھ سے سنو اور بھی آپ ایکباری	حق نے فردوس کی بخشی ہے تمھیں مختاری

انبیا جتنے ہیں دی ان کی تمھیں سرداری
حور غلماں نے یہہ سنتے ہی دیا للکاری

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سن کے جبریلؑ سے حضرت نے حقیقت ساری
میری امت کی نہایت ہے مجھے غم خواری
بولے امت کا بیاں مجھ پہ تو کر اظہاری
تب کیا عرض یہہ جبریلؑ نے بس یکباری

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے پھر روح الامیں حکم ہے یوں غفاری
اپنی امت کی کرو آپ نہ کچھ غم خواری
بخشدی ہم نے جو ہے آپ کی امت ساری
آپکو ہم نے شفاعت کی ہے دی مختاری

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حق سے جب بخشش امت کی ملی سرداری
دیکھ رفتار کی ہر ایک وہاں رفتاری
کرکے رفرف پہ چلے پھر بخوشی اسواری
حوریں کہنے لگیں سو جان سے ہو بلہاری

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

لامکاں پہنچے ہے جا آپ کی جب اسواری
حق سے باتیں تبھی لگے کرنے کو پیاری پیاری
کھل گئی خفیہ سبھی پھر تو وہاں اسراری
حوریں خوش ہوکے یہہ جنت سے سبھی للکاری

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سیر افلاک کی کر آپ نے دم میں ساری
دیکھ کر آپ کی یہہ حرمت و یہہ سرداری
آئے پھر اپنے مکان کو ہیں بصد ہشیاری
کہا حافظ نے بصد شوق یہہ تب ایکباری

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پہلے صدیقؓ نے معراج سجایا از دل
پھر علیؓ شیر خدا جو تھے خلیفہ کامل
بعد فاروقؓ اور عثمانؓ غنیؓ عادل
اور پھر جملہ صحابیوں نے خوشی ہو از دل

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

دونوں عالم کا خدا نے تمھیں سردار کیا
آپ ہی کے لئے سب کچھ ہے یہ تیار کیا
اور تمھیں ملک شفاعت کا ہے مختار کیا
دیکھو لولاک لما شان میں اظہار کیا

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کیا ثنا کیجئے تحریر تمہاری شاہا
جبکہ قرآن میں خود آپ کا واصف ہو خدا

کہئے اب وصف بیاں کیجئے تو کیجئے کیا
واہ کیا نعت میں ہے شعر کسی کا اچھا

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

میں ہوں مداح یہی دیکھو ہنر ہے میرا
نعتیہ شعر ہر اک مثل قمر ہے میرا

نام ہے لعل میرا شہر نگر ہے میرا
اور حافظ جو تخلص ہے نشر ہے میرا

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مسبع

یا نبیؐ آپ کے رخ پر سے قمر کو واروں
اور دندانِ مبارک پہ گہر کو واروں

آپ کے نقش قدم پر سے میں سر کو واروں
سر ہے کیا ایک فقط جان و جگر کو واروں

آپ کے مصحفی چہرے پہ بدر کو واروں
زلف و عارض پہ ہر اک شام و سحر کو واروں

لب و دندان پہ ہر اک لعل و گہر کو واروں

آپ کے نورِ مبارک سے ہوا جگ پر نور
آپ کے فیضِ ہدایت سے جہاں ہے مسرور

آپ کی شان میں لولاک کہا آپ غفور
آپ ہی کے لئے کونین نے پایا ہے ظہور

آپ پر ہیں گے فدا جن و بشر حور و قصور
مدح خواں آپ کے ہیں قیصر و دارا فغفور

یا نبیؐ میں بھی یہ شعروں کے گہر کو واروں

آپ کے نامِ مبارک کی بدولت از غم
بچ گئے نوحؑ نبی اور خلیل و آدم

کشتیٔ نوح پہ طوفان میں ہوا لطف و کرم
گل خلیلِ نبوی پر ہوئی آتش اس دم

یا نبیؐ آپ کے نعلین پہ سر کو واروں

نام سے رب کے کیا کرتے تھے زندہ عیسیٰؑ
آپ تو قم سے کیا کرتے تھے مردہ جیتا

مرحبا حق نے یہ تھا آپ کو رتبہ بخشا
کون محبوب خدا اور ہوا پھر تم سا

آپ کو ختم رسل فخر بشر حق نے کیا
اور خود آپ کا مدّاح ہے قرآں میں خدا

یا نبیؐ آپ پہ میں شمس و قمر کو واروں

سیر کی آپ نے جا عرش معلیٰ پہ تمام
اور خالق سے کیا آپ نے یا شاہ کلام

ایسا کوئی ہے ہوا اور نہ ہووے گا امام
آپ سے حافظ کمتر کی یہ ہے عرض مدام

آپ پر لاکھوں درود اور ہزاروں ہوں سلام
حشر کے روز رہے آپ کے ہمراہ غلام

یا نبی آپ پہ میں جان و جگر کو واروں

مسدس

عیسائیو دیکھو تو ذرا دین محمدؐ
رتبہ میں ہے عیسیٰ سے سوا دین محمدؐ

کیا حق نے بنایا ہے بڑا دین محمدؐ
خواہاں تھے مسیحا بھی سدا دین محمدؐ

ہر دین سے برتر ہے بسا دین محمدؐ
اور سب سے ہے افضل بخدا دین محمدؐ

عیسیٰ کو خدا پاک کا بیٹا نہ بناؤ
شوہر کہاں مریم کو تھا عیسائی بتاؤ

بن باپ کے تھے وہ انھیں تہمت نہ لگاؤ
بہتان ہے یہ تم نہ زباں پر کبھی لاؤ

کیا خوب ہے اے صل علے دین محمدؐ
اور سب سے ہے افضل بخدا دین محمدؐ

عیسائیو کیا رتبۂ احمدؐ کو ہو جانے
لولاک کہاں کس کے لئے کہئے خدا نے

احمدؐ تھے کہاں اور کہاں بلوایا خدا نے
رتبہ یہ ذرا سوچو اگر تم ہو سیانے

ہے باعث کونین دلا دین محمدؐ
اور سب سے ہے افضل بخدا دین محمدؐ

سب نفسی پکارینگے قیامت میں پیمبر
کون امت عاصی کا بجز انکے ہے رہبر

اور امتی فرمائیں گے وہاں شافع محشرؐ
بخشاویں گے ہر اک کو ہمارے ہی پیمبرؐ

کیا دیکھو وسیلہ ہے بڑا دین محمدؐ
اور سب سے ہے افضل بخدا دین محمدؐ

محبوب خدا کون کہایا ہے جہاں میں
مشہور ہے یوں کون کہو ارض و سما میں

غل کس کی شرافت کا ہے یوں کون و مکاں میں
اور کس کا سدا ذکر ہے رضوان و جناں میں

موفور ہے ہر اک میں بسا دین محمدؐ
اور سب سے ہے افضل بخدا دین محمدؐ

عیسائیو کلمہ سے مشرف ہو نبیؐ کے
اقرار نبوت یہ کرو ختم نبیؐ کے

بیہودہ سخن یوں نہ بکو بے ادبی کے
یہہ دور کرو زعم سبھی دل سے خودی کے

ایسا تو کوئی ہے نہ ہوا دین محمدؐ
اور سب سے ہے افضل بخدا دین محمدؐ

توبہ کرو عیسائیو اسلام پہ آؤ
اور اپنے یگانوں کو بھی ہمراہ لے آؤ

ہے زنگ جو دل میں تم اُسے صاف بناؤ — حافظ کا سخن مانو ہنسی میں نہ اُڑاؤ
از بہر شفاعت ہے بجا دین محمد — اور سب سے ہے افضل بخدا دین محمد

مدح رمضان المبارک

شب قدر بھی آ گئی کیا رحمت سبحان ہے — اب تو شب داری کرو فضل خدا اس آن ہے
کوئی دم کا حضرت رمضان یہ مہمان ہے — مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

بند ۲

ہر مہینے سے خدا نے اس کی برتر کی ہے شان — شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن
اس مہینے میں ہی نازل یہ ہوا قرآن ہے — مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

بند ۳

مرتبہ ہر ماہ سے اس کا کیا حق نے عظیم — مومنو لاریب و شک ہے ماہ یہ فیض عمیم
انا انزلناہ میں دیکھو مدحت رمضان ہے — مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

بند ۴

ایک برس تک اپنے بندوں کی جو ہے تقدیر کا — شب قدر میں فضل سے تقسیم کرتا ہے خدا
واہ وا کیا ہی یہ برکت کا مہ غفران ہے — مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

بند ۵

مومنو اس طرح سے فرماتے ہیں خیر الورا — جس نے کی عزت مہ رمضان کی خوش مجھ کو کیا
جس نے رمضان سے کیا نفرت وہ بے ایمان ہے — مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

بند ۶

جس نے اے یار و نہیں رمضان کے روزے رکھا — اور نہیں دل سے کیا سجدہ بسوئے کبریا
بالیقیں تم اس کا جانو رہنما شیطان ہے — مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

بند ۷

بندۂ حق ہو اگر تو بندگی حق کی کرو — اور رکھو روزہ برابر اور بھی سحری کرو
جس طرح سے اپنے آقا نے کیا فرمان ہے — مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

بند ۸

ہوتی ہے صایم پہ نازل رحمتِ پروردگار
روزہ داروں کی خدا کے پاس کیسی شان ہے
اور رحمت کے طبق کرتے ملایک ہیں نثار
مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

بند ۹

حکم اللہ اور نبی سے جو کوئی سر کو پھرائے
ہم سمجھتے ہیں اُسے فرعون ہے اور ہامان ہے
اور پھر کفر و ضلالت سے نہیں دل کو ہٹائے
مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

بند ۱۰

جس طرح فرمان رب تھا ویسا ہی میں نے لکھا
گر خطا ہو عفو کیجئے تو بڑا احسان ہے
دوستو حافظ پہ مت بہر خدا تم ہو خفا
مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

الوداع رمضان شریف

ہم سے جب حضرت رمضان جدا ملتا ہے
جبکہ رمضان ملا ربّ علا ملتا ہے
ہم سمجھتے ہیں دو عالم کا مزا ملتا ہے
بار ہا فضل خدائے دو سرا ملتا ہے
کیا ہی رمضان میں مزا صلِّ علیٰ ملتا ہے
گویا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے

تیرے رہنے سے سدا رہتی تھی فرحت دل پہ
تیری فرقت میں گذرتی ہے مصیبت دل پہ
تیرے جانے سے سدا آتی ہے حسرت دل پہ
روز و شب تیری ہی رہتی تھی محبت دل پہ
کیا ہی رمضان میں مزہ صلِّ علیٰ ملتا ہے
گویا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے

تیرے آنے سے سدا رہتے تھے صائم فرحاں
غم فرقت میں تیرے قاری ہیں سارے گریاں
بارہا شوق سے کہتے تھے یہہ ہر دم ہر آں
سر پٹکتے ہیں سبھی حافظ قرآں ہر آں
کیا ہی رمضان میں مزہ صلِّ علیٰ ملتا ہے
گویا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے

ہم کو تو چھوڑ کے جاتا ہے جو رمضاں پیارے
روز و شب ٹپکینگے سر حافظ قرآن سارے
کس طرح چین ہمیں آوے گا غم کے مارے
اور صایم بھی کریں گے یہیں آئے نعرے
کیا ہی رمضان میں مزہ صلِّ علیٰ ملتا ہے
گویا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے

تیرے باعث سے شیاطین تھے پابند و اسیر
بلکہ محبوس تھے مردود و لعین اور شریر

تو عجب ماہ برکت کا ہے اے شہر شہیر
غم میں تیرے یہی کہتے ہیں صغیر اور کبیر
کیا ہی رمضاں میں مزہ صل علیٰ ملتا ہے
گویا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے

سال بھر غم میں تڑپتے ہی رہیں گے اب ہم
یاد ہی میں تیرے رہویں گے ہمیشہ سب ہم
وقت افطار و سحر یاد کریں گے جب ہم
درد و غم میں تیرے باہوش رہینگے کب ہم
کیا ہی رمضان میں مزہ صل علیٰ ملتا ہے
گویا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے

تیرے جانے سے چلا صبر و قناعت یکسر
تیرے جانے سے چلی رحمت و برکت اُٹھکر
تیری فرقت میں سدا رہتا ہے حافظ مضطر
بار رہا غم میں یہی کہتا ہے بس رو رو کر
کیا ہی رمضان میں مزہ صل علیٰ ملتا ہے
گویا رمضاں کے ملنے سے خدا ملتا ہے

مسدس

دنیا میں نہ دنیا کی کوئی بات رہے گی
یہ دن نہ رہے گا اور نہ یہ رات رہے گی
سرما نہ یہ گرما نہ یہ برسات رہے گی
یہہ وعظ و نصیحت نہ حکایات رہے گی
باقی یہہ کوئی جنس نہ سوغات رہیگی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

تاریخ نہ غرہ نہ تو سال اور مہینا
ہفتہ نہ یہہ شنبہ نہ دوشنبہ نہ سہ شنبا
یہہ بدھ ہے نہ شعبان نہ یہہ رمضان معلیٰ
عیدین و محرم نہ یہہ خوشنودی و وردا
اور جمعہ رہے گا نہ جمعرات رہیگی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

یہہ شیخ نہ سید نہ مغل صاحب اجلال
اور حافظ و قاری نہ معلم نہ وہ اقوال
کاہن نہ منجم نہ تو جفّار نہ رمّال
عابد نہ مشایخ نہ نکوکار نہ بدچال
تعظیم کسی میں نہ مدارات رہے گی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

حاکم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مرے گا
ظالم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مریگا
عالم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مرے گا
حاتم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مریگا
دنیا میں غرض باقی نہ کچھ بات رہیگی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

اس خاک میں ہے خاک ہوا شاہِ سکندر
جمشید رہا اور نہ رستم سا دلاور
عاجز ہوا لقمان بہت حکمتیں کر کر
غارت ہوا فرعون بدریا مع لشکر

باقی نہ کوئی دیو بلیات رہے گی — آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

کیوں لڑتا ہے جاگیر پہ اے صاحب جاگیر — جاگیر کو کیا لیکے کریگا تو اب اے میر
عقبیٰ کی ذرا فکر کر اب چھوڑدے توقیر — فردوس میں جانے کی یہاں کر کوئی تدبیر
جاگیر رہے گی نہ عمارات رہے گی — آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہے گی

حافظ کو جو کچھ کہنا تھا بس کہدیا یارو — اے دوستو عقبیٰ کو تم اب اپنی سدھارو
جس طرح سے ہو توشۂ عقبیٰ کو سنوارو — یہہ عمر دو روزہ ہے نہ غفلت میں گذارو
دنیا میں رہی ہے نہ کوئی بات رہیگی — آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہے گی

مسدس

ارے دل تجھے بول کتنا جتانا — ہوا مال و دولت پہ کیوں تو دوانا
یہہ کس کام کا تیرے مال و خزانہ — تجھے تو ہے آخر کو جنگل بسانا
کبھی بھول مت اپنا وہ گھر پرانا — دلا تجھکو کتنا کہاں تک سکھانا

جو دنیا میں آیا وہ اکدن مرے گا — ملے گا وہ آخر یہاں جو کرے گا
خدا سے جو اپنے ہمیشہ ڈرے گا — وہ جنت کی نعمت سے دامن بھریگا
تجھے حکم رب ہیگا لازم بجانا — دلا تجھکو کتنا کہاں تک سکھانا

یہہ کس کام کے تیرے گھر کے قبالے — یہہ مفتوں کے جاویگا کرکے حوالے
نہیں کام آویں گے شال و دوشالے — اسے بھائی جان کچھ تو نیکی کمالے
تجھے روبرو ہیگا مولا کے جانا — دلا تجھکو کتنا کہاں تک سکھانا

نہ کام آوین اس روز خویش و برادر — نہ کام آویں اس روز ماں باپ تو خواہر
کہیں گے سبھی نفسی نفسی وہاں پر — گرم جبکہ ہووے گا بازار محشر
عجب ہوگا اس روز کا کارخانا — دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا

جہاں کی محبت کو دل سے بھلادے — عبادت میں مولا کی سر کو جھکادے
غریبوں کو للہ کھانا کھلادے — یتیم اور غربا کو تو مت ایذا دے
کبھی دل کسی کا نہ ہرگز دکھانا — دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا

بدن ہے یہہ مٹی کا تیرا برادر
نہ اس کو کھلا دودھ گھی اور شکر
یہہ مٹی میں مٹی ہی ہوگی برابر
ارے فکر عقبیٰ کی اے دل ذرا کر
تجھے قبر میں ہیگا ایک روز جانا
دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا

سدا شب کو رہ رہ کے بیدار حافظ
عبادت میں رہ دل سے سرشار حافظ
گنہ کی طرف جا نہ زنہار حافظ
خبردار حافظ خبردار حافظ
ختم اس پہ اب ہے ہمارا جتانا
دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا

مسدس

لکھتے کیا بیٹھے ہو دفتر سیٹھ جی
سب رکھو اب بند کر کر سیٹھ جی
چھوڑ دو دنیا کا یہہ گھر سیٹھ جی
اب رہو مرقد میں چل کر سیٹھ جی
تولتے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی
آ کھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی

لوگوں کو اکثر ٹھگایا آپ نے
بیاج کھا کھا کر ڈبایا آپ نے
حق کو ناحق کر چھپایا آپ نے
کل غریبوں کو ستایا آپ نے
تولتے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی
آ کھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی

اب یہہ سیم و زر یہیں رہجائے گا
ایک حبہ ساتھ اب نا آئے گا
غیر ہی مال آپ کا سب کھائیگا
کام زر یہہ کچھ نہ بالکل آئے گا
تولتے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی
آ کھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی

قفل و کنجی کی چلو اب چھوڑ آس
دیدو کنجی اپنے فرزندوں کے پاس
اب نہ دیکھو آپ اپنے آس پاس
زندگی باقی نہیں اب ایک سانس
تولتے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی
آ کھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی

بھول جاؤ اپنا اب مکر و ہنر
اب چلو چل کر مزہ سوئے قبر
ہووئے گا احوال اس دم کل خبر
آپ نے جو کچھ کیا ہے خیر و شر
تولتے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی
آ کھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی

خوب پہنے آپ نے شال و دوشال
ریشمی زرتار نو طرزی رومال

اب چلو پہنو کفن بے قیل و قال | چھوڑ دو اب اپنا سب مال و منال
تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی | آ کھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی

خوب سوئے ہو چھپر کھٹ پہ مدام | لاٹن جھومر لگا کر صبح و شام
اب اندھیری گور میں کیجیے مقام | خاک ہی بستر تمھارا ہے دوام
تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی | آ کھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی

خوب کھائے روغن و شکر جناب | نان باقرا اور بھی بھونے کباب
قبر میں اب کیسا ہو وقت جواب | یاد ہے یا کہ نہ اس دن کی کتاب
تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی | آ کھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی

سیٹھ جی سا ہو نہ حافظ پر غرور | سیٹھ جی دولت کا رکھتے تھے سرور
اور سمجھتے تھے خدا اپنے سے دور | اب مزہ چکھیں گے وہ بیشک ضرور
تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی | آ کھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی

مسدس

دنیا میں جو دل چاہے تیرا کرلے کرالے | چاہے تو بدی مول لے یا نیکی کمالے
آویں گے ملک قبر میں جب پوچھنے والے | تب کہہ تو تجھے کون وہاں آکے سنبھالے
سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے | اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے

آویگی ندا قبر سے اب وہ تیرے بھائی | ماں باپ کہاں اور کہاں عمو و تائی
عورت و بہن کوئی تیرے کام نہ آئی | بچے بھی گئے بھاگ تیری دیکھ تباہی
سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے | اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے

اب کس نے تیرا چھین لیا زر کا دوشالا | اب کس نے تیرا چھین لیا منھ کا نوالا
اب کس نے تیرا چھین لیا گھر کا قبالا | اب کس نے تیرا چھین لیا سونیکا مالا
سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے | اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے

وہ شادی و مسرت گئی آج کہاں یار | اب کیوں ہے پڑا خاک میں کھول اپنی زبان یار
چھوڑ آیا ہے وہ فرش مکلل ہے کہاں یار | وہ عزت و حکمت وہ حکومت ہے کہاں یار

سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے	اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے
اب کیوں نہیں پیتا ہے شراب اُٹھ کے شرابی فرمان پہ جو دوڑ کے آتے تھے شتابی	اب ہے وہ کہاں بھونے کبابوں کی رکابی اب ہیں وہ کہاں کیوں ہے پڑا تو بہ خرابی
سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے	اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے
وہ تیری حکومت وہ عدالت ہے کہاں آج وہ کبر و حسد بغض و ضلالت ہے کہاں آج	وہ فخر تیرا اور وہ جہالت ہے کہاں آج وہ دولت و حشمت وہ لیاقت ہے کہاں آج
سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے	اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے
اب کیوں نہیں دیتا ہے یتیموں کو اذیت کیوں چھوڑ دی دنیا کی محبت و رفاقت	اب کیوں نہیں ہر ایک کی کرتا ہے مذمت کیوں ساتھ تیرے آئی نہ یہاں دولت و حشمت
سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے	اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے
اب کون مددگار تیرا ہوگا یہاں پر اب کون کرے رحم تیری آہ و فغاں پر	اب کون چھڑا دیگا تجھے ایسے مکاں پر اب کون بجز رب کے مہربان ہو یہاں پر
سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے	اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے
افسوس نہ کچھ تو نے کوئی نیکی کمایا اب بخشے نہ بخشے وہ ہے مختار کہا یا	سب عمر یونہی حرص و ہوا میں ہی گنوایا وہاں کام نہ آویگا کوئی اپنا پرایا
سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے	اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے
نیکی کی ہر اک شخص کو توفیق دے یا رب محشر میں رہیں زیر لوائے نبوی سب	حافظ کی یہی تجھ سے ہے بس عرض سلاب جو امت احمد ہیں انھیں جلد دے یا رب
سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے	اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے

مسدس

سچ کہہ تجھے ماں باپ نے کس ناز سے پالے اب تم بھی بڑے ہو کے ذرا ہوش نکالے	دکھ درد میں کس طرح سے ہیں تجھکو سنبھالے فرماویں جو وہ اُن کا حکم جلد بجالے
مت دیکھ کے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے	مغتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے

تیرے لئے مانباپ نے کیا رنج اُٹھایا
پہلو میں بٹھایا کبھی جھولے میں جھلایا
گودی سے زمیں پر نہ کوئی دم ہے سُلایا
جو مانگا وہی چیز تجھے لا کے کھلایا
مت دیکھ کے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے
مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے

مقدور کے موجب تجھے کپڑے بھی بنائے
ہر حال میں مسرور رکھے اور نہ رُلائے
زرتار کے مخمل کے قبا تجھکو سِلائے
اللہ سے ہر وقت خوشی تیری منائے
مت دیکھ کے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے
مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے

اب فضل الٰہی سے جوان تو ہوا اچھا
ہوجا تو ہر اک کار میں ہر حال میں سچا
بولیگا کبھی کوئی نہ اب تیرے کو بچا
کیونکر کہ تو ہشیار رہوا اب نہیں کچا
مت دیکھ کے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے
مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے

مانباپ پکاریں تو بجز جی کے نہ کہہ تو
راضی انہیں رکھ بات میری مان لے یہ تو
کچھ تلخ کہیں بات تو خاموش ہی رہ تو
ان کے لئے تکلیف سدا جان پہ سہہ تو
مت دیکھ کے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے
مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے

مانباپ کے آداب کا قرآن میں بیاں ہے
قاصر میری توصیف میں اب نوک زباں ہے
اُف میں لکھا دیکھ تو بس صاف عیاں ہے
معلوم ہوا رتبہ ماں باپ کلاں ہے
مت دیکھ کے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے
مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے

غفلت نہ کبھی طاعت حق میں تو کیا کر
اس شغل میں مشغول دل و جان سے رہا کر
بس حمد و ثنا صبح و مسا دل سے پڑھا کر
اور شوق سے یاران پیمبرؐ کی ثنا کر
مت دیکھ کے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے
مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے

ایک روز سفر کر تجھے دنیا سے ہے جانا
دنیا یہ دو روزہ ہے نہ دل اس سے لگانا
اور خالق کونین کو صورت ہے دکھانا
لازم ہے کہ کچھ توشۂ عقبیٰ بھی کمانا
مت دیکھ کے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے
مفتوں کے چلا جائیگا تو کر کے حوالے

آویگی تیرے ساتھ نہ یہ حشمت و دولت
مدفون کریں جلد سے جا تجھ کو یہ تربت
بلکہ نہ یگانے بھی کرینگے تیری الفت
پھر کوئی خبر لے گا نہ رکھے گا مروت

مت دیکھکے مغرور ہو تو زر کے دوشالے　　مفتوں کے چلا جائیگا تو کر کے حوالے

حافظ جو کہا تو نے بجا ہے یہہ بجا ہے　　کچھ اسمیں سِر مو بھی نہیں کہنے کی جا ہے
اللہ رے کیا خوب مسدس یہہ بنا ہے　　یہہ جس نے سُنا سن کے بہت شاد ہوا ہے

مت دیکھکے مغرور ہو یہہ زر کے دوشالے　　مفتوں کے چلا جائیگا تو کر کے حوالے

قصیدہ بیچ تعریف کالی مسجد کے جو کہ کلیانی و بھیمڑی میں مشہور ہے

شہر کلیانی جو ہے یار و نشر
جال سازی کار ہے ہر سمت پہ
گر بچشم غور دیکھو خوب یار
سنگ تو کیا آبگینہ ہے تمام
سنہ و سے دو تھم بھی خوش عنوان ہیں
مرحبا کیا خوب پختہ ہے ہنر
خانہ رب ہو تو ایسا ہی ہو ہاں
تو مصلیو تمہیں ہے پیشکش
صنعتی ہو کار تو اس طور ہو
اس لئے کرنا ہے بہتر مختصر
کیا مصفا آب ہے صد مرحبا
آبیاری آگئی اس آب سے
اسمیں بھی ہے خوب ہی کارا گری
مقبر نواب خان از اسم ہاں
نام سارا ہی ہے بس اس کا نشر
یعنی گیارہ سو پہ ۱۱۰۸ اوپر آٹھ جان
مشتہر ہیں گے غلامان علے
یعنی ایکدن اے عزیزو دیکھئے

کالی مسجد ہے وہاں اک خوبتر
ہے ہراک محراب پر نقش و نگار
نقش ہو جاتا ہے اس کا کا لحجر
خوش وضع خوش طرز خوشتر سب تمام
سب نوادر نقش ہیں شایان ہیں
ہر کمانیں کم نہیں از کہکشاں
مدح خواں جس کے ہوں سب جن و بشر
زود دور دواب کرو نابیخ و شش
صانعوں کو ہو تو ایسا غور ہو
دیکھ لو کیسی فضا کی ہے وہ جا
ہیگی جس میں لذت شیر و شکر
ہے وسیع و طول بیجا ہر قدر
اس کے ہیں نواب بانی اے اخی
شہرہ آفاق ہیں ہیں بیگماں
آ دخلی جنتی اے مہرباں
ہے سنہ ہجری مقرر ہے خبر
صاحب کاشف ہیں اور روشن جلی
چند شیر آئے زیارت کے لئے

ہیں کئی اقسام کے اس میں ہنر
برگ و گل بوٹے ہے ہر اک نوبہار
ہے عجب پختہ عمارت اور کام
نقش ہر اک دل کو ہے مرغوب تر
دیکھکر جس کو سبھی حیران ہیں
مثل خم محراب ابرو بیگماں
ہاں بجائے فرش سجادہ ہے فرش
طاعت حق میں جھکاؤ اپنا سر
گر زیادہ کچھ لکھوں تو اور ہو
خوشنما تالاب ہے لہرا رہا
رونق مسجد ہے اس تالاب سے
مقبرہ ہے مثل اک بارادری
ہیں اسی میں آپ لیٹے سربسر
ان کی دختر بھی ہے اک لیٹی وہاں
ان کی ہے تاریخ ہجری بیگماں
قبلہ رو ان کے ہیں اک کامل ولی
ہے کرامت ان اک مشہور تر
مل کے آپس میں وہاں سے شوق سے

طوف کرنے کو لگے اس جا پر
پڑ گیا خورد و کلاں میں زلزلہ
یہ خبر سن آئے اس جا نیک فال
حافظ کمتر بھی آیا از نگر

کہتے ہیں سب لوگ اُن سے خوف کھا
حال اپنے سے ہوئے سب بیخبر
عنبر و پھول و عطر سے زود حال
اے ولی نامی تمھارے در او پر

بے تحاشا واں سے بھاگے جاں بچا
الغرض اک پیر کا تھا خوشخصال
کر دیا اُن کو روانہ زودتر
اس کو بھی کچھ رمز سے کر دو خبر

تا رہے پُر فیض قبلہ سربسر

قصیدہ در مبارکبادی شادی

بنا بنی اے بہن کے پیارو یہ دونوں تمکو سدا مبارک ｜ فرد ｜ یہہ وقت یہہ دن یہہ سال ہینا کرے یہہ تمکو خدا مبارک
کرو خوشی آج تمکو حق نے یہہ دن دکھایا بنا منایا ｜ فرد ｜ یہہ رحمت حق یہہ لطف مولا یہہ تمکو رب کی رضا مبارک
بنے کو فاخر لباس لاؤ پنہاؤ خوشبو عطر لگاؤ ｜ فرد ｜ یہہ کد خدا ہے خدا سے اسکو ملا ہے رتبہ بڑا مبارک
بنے کی مادر بنے کے والد بنے کے بھائی بنے کی بہناں ｜ فرد ｜ بنی کا آنا قدم کا رکھنا یہہ تم سبھوں کو سدا مبارک
خدا کے فضل و کرم سے اکدل رہیں یہہ تا زندہ شاد دونوں ｜ فرد ｜ یہی ہے حافظ کی دل سے ہر دم دعا ہو سب کو خدا مبارک

قصیدہ در ملال انتقال والد مرحوم

بابا گئے اب کر سفر بابا ملیں گے اب کہاں
ہے ہے ہوئے ہم بے پدر بابا ملیں گے اب کہاں

بابا ہمیں اب چھوڑ کر دل ہم سبھوں سے توڑ کر
ہے ہے چلے منہہ موڑ کر بابا ملیں گے اب کہاں

بابا ہیں کر اب کفن چھوڑ ہمکو در رنج و محن
پہونچے ہیں جا جب لوطن بابا ملیں گے اب کہاں

بابا سے گھر معمور تھا دل شاد اور مسرور تھا
دشمن ہر اک مجبور تھا بابا ملیں گے اب کہاں

بابا تھے جب سر پر میرے چھپتے تھے سب اسدم مجھے
پوچھے نہ اب کوئی آن کے بابا ملیں گے اب کہاں

بابا کی جب آنکھیں مُندیں الفت بھی ہر اک سے اُٹھی
پوچھے چچا تایا نہ کوئی بابا ملیں گے اب کہاں

بابا ہوئے جب سے جدا راحت نہیں تب سے ذرا
ڈھونڈھوں کہاں بابا کو جا بابا ملیں گے اب کہاں

بابا میرے ہوتے اگر لیتے سدا میری خبر
کیا ہو گئے اب بے فکر بابا ملیں گے اب کہاں

بابا سے ہٹ کرتے جو ہم لیتے وہی بے رنج و غم
اب ہٹ کریں یوں کس سے ہم بابا ملیں گے اب کہاں

بابا کہو کتنا تمھیں رو رو پکارا ہم کریں
غم میں نہیں راحت ہمیں بابا ملیں گے اب کہاں

بابا ہوئے تو زیر مکاں خوش آوے سب سارا جہاں
ورنہ رہے غم ہر زماں بابا ملیں گے اب کہاں

بابا ہماری سر بسر لیتے خبر شام وسحر
اب کون لیوے گا خبر بابا ملیں گے اب کہاں

بابا ہمیں کئی نعمتاں لاکر کھلاتے ہر زماں
اب کون ہوگا مہرباں بابا ملیں گے اب کہاں

بابا ہمیں ہر عید پر سلواکے کپڑے خوب تر
پہناتے تھے لبس الحضر بابا ملیں گے اب کہاں

باباکے غم نے وائے غم لبس کردیا ہے پُر الم
کیوں کر لیں باباسے ہم بابا ملیں گے اب کہاں

بابا کرم کی کر نظر آ تو ہماری لو خبر
اب ہو نہیں سکتا صبر بابا ملیں گے اب کہاں

باباکے غم میں سر بسر پھرنا پڑا اب در بدر
بابا کو اب ڈھونڈوں کدھر بابا ملیں گے اب کہاں

بابا میرے سر کا چھتر بیکس یتیم اب ہمکو کر
ہے ہے کیا آخر سفر بابا ملیں گے اب کہاں

بابا کا غم کتنا کریں یہہ درد وغم کس سے کہیں
بتلادے لے حافظ ہمیں بابا ملیں گے اب کہاں

قصیدہ در ملال انتقال برادر مرحوم

جدا کسی کا کوئی کس سے بھائی جان نہ ہو
اگر مرے تو الہٰی وہ نوجوان نہ ہو

کسی کو موت نے چھوڑا نہ چھوڑیگی لیکن
الہٰی ایسا پر ارمان شادمان نہ ہو

الہٰی جاوے وہ کس طرح دل سے بھولا اب
یہہ داغ وہ ہے کہ تا مرگ بے نشان نہ ہو

الہٰی بہر نبیؐ اور برائے حسنؓ وحسینؓ
عذاب نار سقر اس پہ کوئی آن نہ ہو

رؤف ہے تو ترا نام ہے رحیم وکریم
الہٰی بخشدے تا اس کو کچھ زیان نہ ہو

حبیب پاک کے صدقہ سے اپنے یا اللہ
اسے بہ قبر کوئی رنج کا نشان نہ ہو

یہہ غم وہ غم ہے کہ اس کا نہو بیاں تحریر
اگر لکھوں تو پڑا کیونکہ داستان نہ ہو

الم میں اس کے اذیت جو کچھ گذرتی ہے
لکھوں بھی گر تو قلم مجھ سے وہ بیان نہ ہو

الہٰی تجھ سے یہہ حافظ کی عرض ہے ہر دم
عدوئے دین کو کونین میں امان نہ ہو

قصیدہ در ملال انتقال فرزند مصنف

کیا کہئے جو کچھ دل پہ گذرتی ہے اذیت
اللہ نہ فرزند کی دکھلائے مصیبت

کس طرح جدا دل سے ہو فرمائیے یارو
یاد آتی ہے ہر وقت مجھے اُس کی محبت

وہ ماہ میرا زیر زمیں ہوگیا پنہاں
اب ہم کو دکھیگی وہ کہاں چاندسی صورت

بیچین ہمیں وائے الم کر گیا پیارے
آویگی غم ہجر میں کیوں کر ہمیں راحت

کس طرح مٹے درد ترا دل سے ہمارے — بے چین ہیں کر گیا توڑ ہم سے محبت
معمور تھا گھر ہر کوئی مسرور تھا تجھ سے — اے وائے میری آج سبھی لٹ گئی دولت
ہم اپنا سمجھتے تھے تجھے مونس و غمخوار — پر چھوڑ گیا آج سبھی تو نے رفاقت
جب یاد تری ہوتی ہے بھر آتا ہے سینہ — تھمتا ہی نہیں دل میں ترا جوش محبت
سنتے تھے تیرے منہ سے سدا شیریں سخن ہم — اب کون سناوے گا ہمیں باتیں بہ الفت
اے نورِ نظر آؤ کرو مجھ سے ذرا بات — یاد آتی ہے ہر وقت تمہاری مجھے قربت
ہر وقت کہا کرتے تھے گھبراؤ نہ بابا — اب کون مجھے دیوے گا اس طرح سے ہمت
تم جاتے ہی سب دل سے گیا چین اور آرام — سب لٹ گئی جو کچھ تھی مری آہ ریاست
کیا بولوں کہا کچھ نہیں جاتا مرے پیارے — تھا ایسا ہی لکھا میرے مولیٰ نے بہ قسمت
کیا رو کے کروں ہوتا ہے کیا رونے سے میرے — اللہ جو چہتا ہے وہ کرتا بہ عنایت
اب صبر بجز کوئی نہیں اور ہے چارہ — حافظ کرو اس بیکس و مرحوم پہ رحمت

تاریخہای تصنیف دیوان حافظ الاسلام از مصنف وغیرہ

قطعہ تاریخ از جناب میاں فقیر محمد صاحب فدا چشتی ولد سید غلام حسین صاحب بخاری

چوں زکانِ طبع لعلِ باصفا — شار کتابِ نعتِ احمد جلوہ گر — عاشقانِ مدحتِ محبوب رب
میہمندا از شوق چو اوراق زر — سنہ برآوردم بہ آداب اے فدا — از ثنائی سرور والا گہر
١٣١٢ ٩٨

تاریخ دیوان ہذا از مصنف

طاقت نہیں میری جو لکھوں نعتِ پیمبر — یاردوستو یہ عشق محمد کا سبب ہے
عشاق تو اسے شوق سے لو اور پڑھو تم — نسخہ کا میرے حافظ الاسلام لقب ہے
١٢ ٩٨

ایضاً

بندۂ مصطفےٰ ہوں میں یارو — وصف لکھنا مجھے ضرور ہوا — میرے دیوان نعتیہ کا یہ
شہرہ ملکوں میں دور دور ہوا — شکر رب مجکو بھی کیا واصف — مہرباں مجھ پہ کیا غفور ہوا

ایضاً

شعر حافظ نے کئے جو نعت میں ارقام ہیں / ربنا ان سب کو بہر مصطفیٰ کر تو قبول
نسخہ بارہ سو ننانوے میں پورا ہو گیا / اس سبب تاریخ میں اسکی لکھا باغ رسول ۱۲۹۹

تاریخ تصنیف از جناب شیخ عبدالقادر صاحب وفا ابن شیخ محی الدین صاحب مرحوم

کتاب عجائب عجائب کلام / بہ نعت محمد علیہ السلام / چو شد طبع از فضل پروردگار
شدہ فکر تاریخ آں بے شمار / بگفتا وفا را سروش ایں / سنش تحفہ مولود خوانان بود ۱۲۹۹

تاریخ وفات جناب حاجی الحرمین الشریفین جناب قاضی ابراہیم صاحب مرحوم تاجر کتب بمبئی از مصنف

نہ کیوں پر غم ہو دل ہر آن اپنا / محب جبکہ کرے اپنا جدائی
وہ تھے خوش خلق اور سخا ایسے / کہ بمبئی میں تھا کوئی ان کا ثانی
لکھوں کیا انکی خوبی کا بیاں میں / زباں ہے وصف میں قاصر و عاری
ہو دولت عمر یارب انکی افزوں / رہیں با آبرو سب میں گرامی
ہر اک کی عمر صد صد سال ہووے / یہی میری دعا ہے یا الٰہی
نہایت اہل دل رحم و باذل / عجب ہیں نیک سیرت چاروں بھائی
صدائے شافی و کافی ہمیشہ / تھا لب پر ذکر وقت نزع جاری
سدا رہتے تھے ورد ذکر مولیٰ / نہ رہتے تھے کوئی دم اس سے خالی
الٰہی خلد میں اُن کی جگہ ہو / عطا ہو اُن کو قرب مصطفائی
تھے بارہ سو پہ نوے پانچ ہجری / گئے جب سوئے ملک جاودانی
کہا دل نے کوئی تاریخ لکھدے / رہے تیری بھی تا کچھ یادگاری

بہ ہجر قاضی ابراہیم صاحب / نہ کیوں احباب پر غم ہو تمامی
جو آیا در پہ ہو سایل سوالی / کبھی پھیرا نہ در سے اُس کو خالی
کریم و صالح و فصیح محمد / یہ تینوں آپ کے ہیں خاص بھائی
الٰہی انکی اولادوں کو خرم / سدا مسرور رکھ تا زندگانی
الٰہی ان کے جملہ حاسدوں کو / ہمیشہ خوار کر رکھ در خرابی
بڑے تھے قاضی ابراہیم سب سے / قضا وہ کر گئے رضی خدا کی
ہوئے مرنے سے پہلے کلمہ پڑھتے / وہ اس دنیا سے سوئے خلد راہی
رسول پاک پر دل سے فدا تھے / سدا رکھتے تھے الفت مصطفیٰ کی
طفیل مصطفیٰ اور آل و اصحاب / خدائے دو جہاں ہو اُن سے راضی
سہ شنبہ ساتویں ماہ رجب کو / ہوئے ہیں آپ اس دنیا سے راہی
کیا جب فکر تو آئی ندا یہ / یہ مصرع لکھدے حافظ اب تو جلدی

جبہ مانگا دیا با پھر انہیں سر / اہ سایل حاجی ابراہیم قاضی ۱۲۹۵

تاریخ طبع از کاتب رکن الدین بن شیخ احمد صاحب دھنواری مرحوم تمنا

بفضل خدائے کریم و رحیم / طفیل نبی قسیم و جسیم
رقم نعتیہ ہیں قصاید تمام / زتصنیف حافظ لعل نیکنام
انھوں نے زخو تسخط و تصحیح تام / کیا طبع از بہر فیض عوام

ہوا اندنوں طبع یہ نسخہ ہے / کہ رشک چمن جس کا ہر صفحہ ہے
مہربان من قاضی عبدالکریم / دگر رحمۃ اللہ طبع سلیم
تمنا نے از روئے دل جب سال / کہا مدح پیغمبر بے مثال ۱۳۱۰ھ

ضمیمہ نعت شریف

مولا تمھارے ہجر میں ہیں بیقرار ہم
دکھلا دو اپنا جلوہ کہ پائیں قرار ہم

ہم عاصیوں کے غم کے سوا اور غم نہ تھا
اس غم کے لاکھ بار ہوں آقا نثار ہم

روزِ جزا دکھائیں گے کیا منھ حضور کو
ہیں کثرتِ گنہ سے بہت شرمسار ہم

وہ عشق پاک کاش مٹادے خوشا نصیب
اُڑ جائیں شوق دید میں بن کر غبار ہم

خوشبو سے جس کی ہر گل و غنچہ مہکتا ہے
اُس گل کی جستجو میں ہیں بلبل و نہار ہم

حسرت سے منھ تکیں گی ہمارا سب اُمتیں
محشر میں جب بنیں گے مئے خوشگوار ہم

پہونچائے جذبِ عشق جو ہم کو تو بار بار
قربان ہوں گرد روضہ کے پروانہ وار ہم

گلہائے داغِ عشق محمد کے سامنے
بیرنگ دیکھتے ہیں جہاں کی بہار ہم

وہ لطف ہے کہ آپ کی در کی گدائی کو
بدلیں نہ بادشاہی سے بھی زینہار ہم

فخرِ رُسل حبیبِ خدا جس کا ہے لقب
سرِ دار اپنا رکھتے ہیں وہ ذی وقار ہم

جب اُمت حضور میں بزمی تو کیا ہے غم
دامن سے لپٹے ہونگے روزِ شمار ہم

غزل نعتیہ

معطر گشت از بوئے محمد
دل و جانم فدا کوئے محمد

بخطہای شعاعِ مہر انوار
فلک جاروب کش کوئے محمد

منقش از ازل شد لوح محفوظ
بوصفِ خال و گیسوئے محمد

وجودش چارہ ساز دردمنداں
جہاں محتاج داروئے محمد

چہ گویا نعت او بیچارہ انقر
خدا شد خود ثنا گوئے محمد

تمت

جواہر الکلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنای رب العالمین مالک آسمان و زمین و مدح و نعت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلوٰۃ اللہ علیہ علی آلہ و اصحابہ اجمعین کمترین حاجی سید تجمل حسین تجمل جلالپوری مقیم بمبئی عرض پرداز بصد عجز و نیاز ہے کہ ایک روز اثنا گفتگو میں آقائے نامدار مخزن خلق عظیم عالیجناب قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع فتح الکریم و مطبع کریمی بمبئی دام اقبالہ نے ارشاد فرمایا کہ دیوان حافظ الاسلام نہایت مقبول خاص و عام ہے پچیس تیس سال سے برابر طبع ہو ہو کر شائقین کے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے ہمارا جی چاہتا ہے کہ اسمیں کچھ تازہ کلام اضافہ کیا جائے تاکہ پرانا باغ نئی بہار دکھائے بہتر ہو جو تم اپنی نئی نعتیہ غزلوں کا ایک گلدستہ پیش کرو تو ضمیمہ کے طور پر شایع ہو اور مقبول طبایع ہو اگرچہ بندہ بسبب افکار دنیوی و عدیم الفرصتی نہایت پریشان تھا لیکن آقائی نامدار کا فرمان تھا اس لئے بسر و چشم منظور کیا اور حسب مدعا یہ گلدستہ نعت خیر الانام موسومہ جواہر الکلام تیار ہو گیا آپ نے ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا رتبۂ ذرہ کمتر بلند فرمایا دلخواہ حق تصنیف مرحمت فرما کے دل شاد کیا قید غم سے آزاد کیا ع جزاک اللہ فی الدارین خیرا اے حضرات نکتہ چین باریک بین سے التماس ہے کہ اگر کہیں غلطی پائیں قلم اصلاح سے درست فرمائیں انگشت اعتراض نہ اٹھائیں کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

اطلاع ضروری

نیاز مند نے اس کتاب کا حق تصنیف جناب قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع

فتح الکریم ومطبع کریمی بمبی کے نام ہبہ کردیا ہے لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت انکی قصد طبع نہ فرماویں

وما علینا الا البلاغ۔ راقم تجمل حسین جلالپوری

قصیدہ در حمد باریتعالیٰ

ہے کریم تو ہے رحیم تو تیری شان جل جلالہٗ — یہی ذکر رہتا ہے چار سو تیری شان جل جلالہٗ

ہے ریاض دہر میں تو ہی تو تیری شان جل جلالہٗ — تیرا رنگ تیری گلوں میں بو تیری شان جل جلالہٗ

مجھے شوق ہے تیرے دیدار کا تیرے حسن پر دل و جاں فدا — تو جمیل ہے تو ہے خوبرو تیری شان جل جلالہٗ

ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو ہے عیاں بھی تو ہے نہاں بھی تو — تیری ہر نظر کو ہے جستجو تیری شان جل جلالہٗ

تو سمیع ہے تو بصیر ہے نہیں کوئی تیرا نظیر ہے — ہے ہر اک کے لب پہ یہ گفتگو تیری شان جل جلالہٗ

تو ہے ایسا مالک دوسرا نہ ادا ذرا ہو تیری ثنا — جو زباں ہو تن کا ہر ایک مو تیری شان جل جلالہٗ

مہ و مہر میں ہے ضیا تیری ہے تجلی پھیلی خدا تیری — نظر آرہا ہے تو چار سو تیری شان جل جلالہٗ

میری مغفرت نہیں دور ہے تیرا نام پاک غفور ہے — تیرے ہاتھ ہے میری آبرو تیری شان جل جلالہٗ

یہی صبح و شام ہے ورد لب یہی کہہ رہا ہے تجمل اب
تیری شان جل جلالہٗ تیری شان جل جلالہٗ

دل کشا ہے ذکر الّا اللہ کا — جانفزا ہے ذکر الّا اللہ کا

اللہ اللہ چار سو کس دھوم سے — ہو رہا ہے ذکر الّا اللہ کا

ذاکروں کی ہے طبیعت باغ باغ — واہ کیا ہے ذکر الّا اللہ کا

ہو رہا ہے مایل توحید دل — بھا گیا ہے ذکر الّا اللہ کا

بارک اللہ فرش سے تا بام عرش — جا بجا ہے ذکر الّا اللہ کا

مژدۂ چشم طالب مولیٰ کو ہو — حق نما ہے ذکر الّا اللہ کا

اجر اس کا خود بدولت کی ہے دید — بے بہا ہے ذکر الّا اللہ کا

قلب طالب کو طرف مطلوب کے — کھینچتا ہے ذکر الّا اللہ کا

نور بن کر میری چشم شوق میں — بس رہا ہے ذکر الّا اللہ کا

حاصل آیات قرآن و حدیث — مدعا ہے ذکر الّا اللہ کا

اے تجلّی کہہ رہے ہیں اہلِ دیں
دل ربا ہے ذکر الا اللہ کا

احمدِ مختارِ شفاعت آپ ہیں
سیدِ ابرار مختارِ شفاعت آپ ہیں
عاصیوں کو حشر میں ہے آپ ہی کا آسرا
دین کے سردار مختارِ شفاعت آپ ہیں
مثل جن و انس قدسی بھی شفیع روزِ حشر
کرتے ہیں اقرار مختارِ شفاعت آپ ہیں
آپ کے دربار سے جائیں کہاں اہلِ گناہ
اے میرے سرکار مختارِ شفاعت آپ ہیں
انبیا سارے کہیں گے شاہِ دیں سے حشر میں
اے شہِ ابرار مختارِ شفاعت آپ ہیں
یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ للعالمیں
ہم ہیں بدکردار مختارِ شفاعت آپ ہیں
کیوں ہے گریاں پنجۂ مژگاں سے دامن تھام لے
دیکھ چشمِ زار مختارِ شفاعت آپ ہیں
پرسشِ روزِ جزا کی قید سے آزاد ہیں
شاد ہیں دیندار مختارِ شفاعت آپ ہیں
چشمِ رحمت کا تجلّی کیوں نہ ہو امیدوار
دلبرِ غفار مختارِ شفاعت آپ ہیں

قصیدہ پوربی زبان میں

ہے دل کا مورے ارمان یہی خالق کے دلارے پیارے نبیؐ
ہو جائے تمہاری دید کبھی خالق کے دلارے پیارے نبیؐ
لولاک لما کا تاج ملا دو جگ کا ہے تم کو راج ملا
ہے عرش سے تمری شان بڑی خالق کے دلارے پیارے نبیؐ
تڑپت ہوں پڑی نس دن بچھوں نہیں تت ہو کوئی بھی ایسی جتن
بلوائیں مدینہ موہے سکھی خالق کے دلارے پیارے نبیؐ
تورے در پہ ملایکہ آوت ہیں اور سیس دیسے جھکاوت ہیں
ہے ساری جگت میں دھوم مچی خالق کے دلارے پیارے نبیؐ
یو نہیں عمر بسر ہوئے ساری رہوں چاندسی صورت پہ واری
توری شکل بسی ہے نینن میں بسی خالق کے دلارے پیارے نبیؐ
مل انگ بھبھوت پہن کفنی کل جگ میں پھری ماری ماری
رہوں ترے لئے جوگن میں بنی خالق کے دلارے پیارے نبیؐ
تورے چاند سے مکھڑے کی وہ جھلک ہے دھوم زمیں سے عرش تلک
قربان ہیں جن و حور و پری خالق کے دلارے پیارے نبیؐ
کچھ موہے جہاں سے کام نہیں بن دیکھے ذرا آرام نہیں
بس تم سے لگن اب موری لگی خالق کے دلارے پیارے نبیؐ
طوفان بلا میں ناؤ پھنسی تو جلد کھویا بہر علیؓ
ہو پار تجلّی کی کشتی خالق کے دلارے پیارے نبیؐ

قصیدہ در وصف بلدۂ طیبہ مدینہ منورہ

عجب ہے صلِّ علیٰ سرزمیں مدینہ کی
فضا جو دیکھتے ہیں اہلِ دیں مدینہ کی
نہیں بہار جہاں میں کہیں مدینہ کی
بہارِ گلشنِ جنت کو بھول جاتے تھے
شگفتہ خاطرِ مشتاق ہوتی ہے کیا کیا
بہاریں دیکھ کے روح الامیں مدینہ کی

وہ کون ہے کہ نہیں جان و دل سے جو مشتاق
وہ سرزمین ہے اے اہل دین مدینے کی
بہشت جیتے ہی جی مجکو ملگئی سمجھوں
نہیں ہیں رکھتے محبت ہیں مدینہ کی

جہاں میں کس کو تمنا نہیں مدینے کی
نہ کیوں ہو لب پہ میرے وصف تیغ نظیے اٹھتے
نصیب ہو جو سکونت کہیں مدینہ کی
چلے پھرے ہیں تجمل جہاں حبیب خدا

برستی رہتی ہے دن رات رحمت جود
بہار ہو گئی ہے دل نشیں مدینے کی
ہر ایک طالب احمدؐ ہے والہ و شیدا
وہ فخر عرش علی ہے زمیں مدینہ کی

ایضاً

قیامت کے دن مدح خوان محمدؐ
سناتا ہو نہیں وصف شان محمدؐ
وہ دن ہو الٰہی کہ ہو ہو کے شاداں
سنائے کوئی داستان محمدؐ
خدا رتبہ داں ہے خدا قدر داں ہے
سلامت رہے آستان محمدؐ
ملایک کے لب پر ہے اللہ اکبر

کھڑے ہوں گے زیر نشان محمدؐ
احادیث احمدؐ ہیں فرمان خالق
مدینے چلیں عاشقان محمدؐ
بہاریں ہیں گلزار جنت کی قربان
کوئی جانے کیا عز و شان محمدؐ
ہے آراستہ بزم میلاد کیسی
وہ ہے بارک اللہ شان محمدؐ

کہیں مرحبا طالبان محمدؐ
بیان خدا ہے بیان محمدؐ
بڑھائے کوئی ولولہ میرے دل کا
مدینہ وہ ہے گلستان محمدؐ
غریبوں کے ہوتے ہیں مقصود حاصل
ہے کیا مجمع عاشقان محمدؐ
تمہارے لئے ہے مناسب تجمل

رہو عمر بھر مدح خوان محمدؐ

قصیدہ نماز کی فضیلت میں

لازم ہے اہل دیں کو محبت نماز کی
قرآں میں لکھی ہے فضیلت نماز کی
اے حاضرین طالب خیر و ثواب آج
بعد فنا اندھیری لحد کو مثال شمع
معراج مومنین کہا ہے رسولؐ نے
کیا منہ وہ مالدار خدا کو دکھائینگے
جو ہیلوان خلق میں پیارے خدا کے ہیں
تم مالدار اور توانگر ہوئے تو کیا
تجھ سے نہیں ہیں دولت دنیا کا خواستگار

عقبیٰ میں کام آئے گی دولت نماز کی
ایمان کی ہے دلیل محبت نماز کی
آؤ تمھیں سنائیں فضیلت نماز کی
روشن کرے گی چاند سی صورت نماز کی
اللہ کیا ہے رفعت و عظمت نماز کی
ملتی نہیں کبھی جنھیں فرصت نماز کی
لیل و نہار رکھتے ہیں کثرت نماز کی
ہاں خوش ہو ہاتھ آئے جو دولت نماز کی
حاصل ہوا ہے خدا مجھے نعمت نماز کی

اللہ اس کا اجر تجمل عطا کرے
لکھی ہے تم نے خوب فضیلت نماز کی

دل میرا شاد رسول عربی کرتے ہیں
غم سے آزاد رسول عربی کرتے ہیں
جن و انسان و ملایک کی مدد گار ہیں وہ
سب کی امداد رسول عربی کرتے ہیں
خانۂ دل میں میرے لاتے ہیں جب دم تشریف
خلد آباد رسول عربی کرتے ہیں
میری عرضی جو حضوری میں گذرتی ہے کبھی
مرحبا صاد رسول عربی کرتے ہیں
کرتے رہتے ہیں سر آنکھوں سے ملایک منظور
جو کچھ ارشاد رسول عربی کرتے ہیں
کیجئے جلد ہماری بھی مدد بہر خدا
ہم بھی فریاد رسول عربی کرتے ہیں

اے تجمل ہو رواں باغ مدینہ کی طرف
چل تجھے یاد رسول عربی کرتے ہیں

مجھے بحر غم سے نکالو نبی جی
مدینے میں اپنے بلا لو نبی جی
میرے دل میں تشریف لایا کرو تم
میرے مرغ دل کو پھنسا لو نبی جی
قیامت کے دن داور حشر سے تم
اگر اپنا خادم بنا لو نبی جی
کہا حق نے معراج کی شب جناں کی
کرو سیر اور دیکھ بھالو نبی جی

بچاؤ نبی جی سنبھالو نبی جی
کرو نام نابود طاعون کا اب
اسے اپنی منزل بنا لو نبی جی
ہے سچا میرا جان نثاری کا ارماں
گنہگار ونکو بخشوالو نبی جی
گرفتار غم امتی ہیں تمہارے

جدائی میں رہتا ہے بیکل بہت دل
بلا سر سے عالم کے ٹالو نبی جی
تمنا یہ ہے دام گیسو میں اپنے
جو منظور ہو آزما لو نبی جی
مجھے فخر ہو بادشاہو نپہ حاصل
مصیبت سے سب کو بچا لو نبی جی
تجمل کو آفات رنج و الم سے
سنبھالو نبی جی سنبھالو نبی جی

مستزاد

میں روز ازل سے ہوں طلب گار تمہارا
اے پیارے محمد
اللہ دکھائے مجھے دیدار تمہارا
اے پیارے محمد
دیکھوں میں نظر بھر کے چمن میں طرف گل
کچھ میں نہیں بلبل
آنکھوں میں بسا ہے گل رخسار تمہارا
اے پیارے محمد
مقصود غریبوں کے ہوا کرتے ہیں حاصل
ہوتے ہیں جو سائل
اللہ سلامت رکھے دربار تمہارا
اے پیارے محمد

حوروں سے نہ مطلب ہے نہ فردوس بریں سے
دیوانہ تمہارا ہوں طلبگار تمہارا
ملتا نہیں آرام وطن میں کبھی دم بھر
یاد آتا ہے روضہ مجھے ہر بار تمہارا
للہ یہ پورا کرو ارمان تجمل
دکھلا دو ذرا حسن طرحدار تمہارا

ہے کام تمھیں سے
اے پیارے محمد
رہتا ہوں میں مضطر
اے پیارے محمد
اب کیا ہے تامل
اے پیارے محمد

خواب میں دیدار میسر ہوتے ہوتے رہ گیا
ذکر ابروئے پیمبر ہوتے ہوتے رہ گیا
جاتے جاتے رک گئے ہم کوئے حضرت کیطرف
اک جھلک دکھلا کے رخ پر ڈال لی شہ نے نقاب
آتے آتے رک گئے شاہنشہ معراج آج
آپ کے آنے سے پہلے آ گئی میری اجل

ہائے بخت اپنا منور ہوتے ہوتے رہ گیا
دشمن دیں زیر خنجر ہوتے ہوتے رہ گیا
حیف ہے سید دعا مقدر ہوتے ہوتے رہ گیا
آفتاب چرخ ششدر ہوتے ہوتے رہ گیا
دل ہمارا عرش منظر ہوتے ہوتے رہ گیا
مرتے دم دیدار میسر ہوتے ہوتے رہ گیا

کیا تجمل گھل گیا ہجر رسول پاک میں
تار بستر جسم لاغر ہوتے ہوتے رہ گیا

مرآت روئے محمد مصطفیٰ — حق نما ہے حق نما ہے حق نما
ہر گدائی آستان شاہ دیں — بادشاہ ہے بادشاہ ہے بادشا
دیکھو روئے سید ابرار کی — کیا ضیا ہے کیا ضیا ہے کیا ضیا
آپ ہی کا عاصیوں کو ہانئے — آسرا ہے آسرا ہے آسرا
المدد یا شاہ دام غم میں ل — مبتلا ہے مبتلا ہے مبتلا
مثل گوہر قطرہ اشکوں کا ہے — بے بہا ہے بے بہا ہے بے بہا
شاعر نکتہ یہ تجمل کمترین

ہر ادائی سید خیر الوریٰ — دلربا ہے دلربا ہے دلربا
اہل دنیا جس کا دنیا نام ہے — بیوفا ہے بیوفا ہے بیوفا
دھوم اوصاف رسول اللہ کی — جابجا ہے جابجا ہے جابجا
ظلم کرنا بیکس و مظلوم پر — ناروا ہے ناروا ہے ناروا
کوچۂ محبوب خالق کی نسیم — جانفزا ہے جانفزا ہے جانفزا
سبکا محبوب خدائے ذوالجلال — پیشوا ہے پیشوا ہے پیشوا
خاکپا ہے خاکپا ہے خاک پا

ہمیشہ خلق کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں
در عالی حشم کی جبہہ سائی کرتے رہتے ہیں
خدا کے فضل سے حضرت خدائی کرتے رہتے ہیں
ملک اظہار شان مصطفائی کرتے رہتے ہیں

رہا کرتے ہیں نازاں اپنی اپنی خوش نصیبی پر
گدائے شاہِ دین فخر گدائی کرتے رہتے ہیں

جہاں میں مبتلائے رنج و غم رہنے نہیں دیتے
میرے مشکل کشا مشکل کشائی کرتے رہتے ہیں

رہا کرتے ہیں جو مصروف ذکر خالق اکبر
وہ اچھے لوگ ہیں اچھی کمائی کرتے رہتے ہیں

ہمیں جس حال میں چاہیں رکھیں مختار ہیں مولیٰ
نہیں ہم شکوۂ رنج جدائی کرتے رہتے ہیں

وہ بلبل گلشن فردوس کے ہیں یا رسول اللہ
گلی میں تیری جو نغمہ سرائی کرتے رہتے ہیں

دکھاتے رہتے ہیں اپنا جمال باصفا مولا
میں قرباں واہ کیا جلوہ نمائی کرتے رہتے ہیں

یہی ہے شغل اپنا تجلی باغ عالم میں
رسول پاک کی مدحت سرائی کرتے رہتے ہیں

کوچۂ سید عالم سے ندا آتی ہے
روبرو آپ کے کیا آوں حیا آتی ہے
آج گلگشت گلستانِ مدینہ کرکے
جیتے جی آتے ہیں مولا کی قضا آتی ہے

جنتی وہ ہیں یہاں جن کی قضا آتی ہے
حسرتِ دید میں بیتاب میں ہو جاتا ہوں
عطر میں ڈوبی ہوئی بادِ صبا آتی ہے
کیا گل باغ نبوت نے بلایا ہے مجھے

میں سیہ کار و گنہگار ہوں محبوب خدا
یاد جب صورتِ محبوب خدا آتی ہے
شوق دیدار بہت ہے دم آخر دیکھیں
آج کس چمن میں تو لے بادِ صبا آتی ہے

کیا تجلی کہوں افسردہ دلی کا باعث
یاد رہ رہ کے مدینہ کی فضا آتی ہے

مربع در جشن ولادت شہنشاہ رسالت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

رونق بزم طرب دلخواہ ہے
جشن میلادِ رسول اللہ ہے
کہہ رہے ہیں شاد ہو کر دیندار
جلوہ گر ہے وہ گل باغ امید
دھوم عشرت کی مچی ہے باغ میں
جشن میلادِ رسول اللہ ہے
شوق سے تشریف لاؤ مومنو
آسماں سے آئے ہیں بہر سلام

جلوہ گر قندیل مہر و ماہ ہے
ہے نزولِ رحمت پروردگار
جشن میلادِ رسول اللہ ہے
طالبانِ دید میں ہے آج عید
کیا شگفتہ ہر کلی ہے باغ میں
شادہو شادی مناؤ مومنو
جشن میلادِ رسول اللہ ہے
کرتے ہیں عشرت کا جبریل انتظام

سب کے لب پر ورد صلے اللہ ہے
بزم میں ہے باغ جنت کی بہار
اک زمانہ جس کا تھا مشتاق دید
جشن میلادِ رسول اللہ ہے
نغمۂ بلبل بپا ہے باغ میں
رونق جلسہ بڑھاؤ مومنو
مثل انساں ہیں ملایک شادکام
جشن میلادِ رسول اللہ ہے

مٹ گیا ہے لوح دل سے حرف غم
بڑھتی جاتی ہے مسرت دمبدم
مرحبا کیا با تجلی با حشم
جشن میلادِ رسول اللہ ہے

قصیدہ بزبان پوربی و فارسی

بطحی اکے باشی گلبدن گاہے نظر بر من فگن — بشنو کبھے فریاد من گاہے نظر بر من فگن

بنما جمال باصفا بہر خدائے دوسرا — واروں نبی جی مال و جن گاہے نظر بر من فگن

درشن بیا وت ہوں پیا دن رین تڑپت ہوں سدا — سلطان من سرتاج من گاہے نظر بر من فگن

دردو الم رخصت شود ہرگاہ دیدارت شود — مورے پیا مورے سجن گاہے نظر بر من فگن

بطحے اکے بانکے سانورے دکھلا و صورت آوسے — کردم نثارت جان و تن گاہے نظر بر من فگن

بنیم رخت شاہ امم این ست ارمان و غم — دیکھوں نہیں مکھڑے کی پھبن گاہے نظر بر من فگن

مانگت ہوں من کا مدعا چاہت نہیں تمری دیا — بہر خدا شاہ زمن گاہے نظر بر من فگن

بیزار گشتم از جہاں من اے رسول انس و جاں — لاگی ہے اب تم سے لگن گاہے نظر بر من فگن

تمرا تجمل خاکپا جو کھٹ یہ رووت ہے کھڑا — جاری ست برلب این سخن گاہے نظر بر من فگن

میں ہوں رنجور یا رسول اللہ
شعلۂ طور یا رسول اللہ
آپ کے نور عشق سے سینہ
کیا ہے منظور یا رسول اللہ
میری قندیل دل میں رہتا ہے
میں ہوں مشہور یا رسول اللہ

کردو مسرور یا رسول اللہ
آپکے در پہ سر جھکاتے ہیں
ہو یہ معمور یا رسول اللہ
صورت پاک کتنی پیاری ہے
آپ کا نور یا رسول اللہ
آپ کی مدح کا تجمل کو

آپ کا چہرۂ منور ہے
سارے مغرور یا رسول اللہ
کیوں بلاتے نہیں مدینے میں
چشم بد دور یا رسول اللہ
آپ کا خاکپا زمانے میں
کب ہے مقدور یا رسول اللہ

عاشقوں میں ہوں مولا کے طلبگار رونیں ہوں — ایک ادنیٰ خاکپا ہوں کفش بردار رونیں ہوں

بیخودی ہے نشۂ عشق رسول اللہ کی — کون کہتا ہے مجھے غافل میں ہشیار رونیں ہوں

المدد لے سرور دیں رحمۃ للعالمین — حامی بیچارگاں ہو تم میں ناچار رونیں ہوں

دولت دنیا نگاہ میں مری جنچتی نہیں — کامل الایمان ہوں شامل میں دیندار رونیں ہوں

رات دن رہتا ہوں حق سے مغفرت کا خواستگار — ناز رحمت کو ہے جس پر ان سیہ کاروں میں ہوں

اے زلیخا ماہ کنعاں کی نہیں ہے مجکو چاہ — یوسف بازار طیبہ کے خریداروں میں ہوں

عاشق باغ مدینہ ہے تجمل دل میرا — کون کہتا ہے میں جنت کے طلبگار رونیں ہوں

مرے آقا محمدؐ ہیں محمدؐ
گلِ رعنا محمدؐ ہیں محمدؐ
یہ ہے نغمہ زباں پر بلبلوں کی
شہِ والا محمدؐ ہیں محمدؐ
شبِ اسریٰ ہے جنت میں مچی دھوم
خداوندا محمدؐ ہیں محمدؐ

مرے مولا محمدؐ ہیں محمدؐ
ہدایت کے لئے اہلِ جہاں کی
چمن آرا محمدؐ ہیں محمدؐ
ستارے کی طرح ہیں انکے اصحابؓ
بہار افزا محمدؐ ہیں محمدؐ
تجمل ہے یہی میرا وظیفہ

گلستانِ نبوت کے انوکھے
ہوئے پیدا محمدؐ ہیں محمدؐ
دیا ہے حق نے جن کو تاجِ لولاک
مہِ زیبا محمدؐ ہیں محمدؐ
تو ہے غفار مختارِ شفاعت
مرے مولا محمدؐ ہیں محمدؐ

قصیدہ داڑھی منڈوں کی شان میں

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

لعنت ہے اُن عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع بنائیں

ذرا سی آج ہے منظور خدمت داڑھی منڈوں کی
بچشمِ غور دیکھو آدمیت داڑھی منڈوں کی
معاذ اللہ مخنث بنتے ہیں داڑھی کو منڈوا کر
خدا کا نور ہے داڑھی نہیں کرتے ہیں قدر اسکی
منڈا کر ریش کو ہوتے ہیں بے ریشوں میں جو شامل
حدیثیں ہیں نبیؐ کی ریش رکھنے کے فضائل ہیں
کوئی کہتا ہے کچھ اُن کو کوئی کہتا ہے کچھ اُن کو
منڈاتے رہتے ہیں داڑھی بڑھاتے رہتے ہیں مونچھیں
نہیں چلتے ہیں حکمِ مصطفےٰؐ پر سر پھراتے ہیں
جہاں تک جس قدر پرہیزگار اہلِ عبادت ہیں
تجمل یہ نصیحت ہے بھلے کے واسطے اُن کے

رقم کرتا ہوں تھوڑی سی حقیقت داڑھی منڈوں کی
نظر آتی ہے کتنی بھونڈی صورت داڑھی منڈوں کی
عجب ہے قابلِ نفرت طبیعت داڑھی منڈوں کی
سراسر ہے یہ عالم میں جہالت داڑھی منڈوں کی
گوارا کرتی ہے کس طرح غیرت داڑھی منڈوں کی
نہ مانیں تو یہ ہے کتنی حماقت داڑھی منڈوں کی
نظر جس وقت پڑتی ہے جماعت داڑھی منڈوں کی
ذرا دیکھو یہ شوخی اور شرارت داڑھی منڈوں کی
یقیں ہے حشر میں ہوگی بُری گت داڑھی منڈوں کی
پسند آتی نہیں ہے انکو صحبت داڑھی منڈوں کی
بُرا جانے کہے ہمکو جماعت داڑھی منڈوں کی

مرزع

حدیث شریف قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی مونچھیں تراشو اور داڑھیاں بڑھاؤ

پھرا کرتا ہے تو داڑھی منڈا کر
ذرا تو پاس شرعِ مصطفےٰ کر
ارے کیسی یہ ہے تیری جہالت
رہا کرتا ہے دلمیں شادماں تو
منڈھانا چھوڑ دے داڑھی کو جاہل
ذرا تو پاس شرعِ مصطفےٰ کر
بھلا ہم راہ پر لائیں کہاں تک
بڑھاپے میں نہ بن بوڑھا مچھندر
تجمل نے نصیحت ہے جو لکھی

مچھندر کی یہ کیوں صورت بنا کر
ہے رکھنا ریش کا حضرت کی سنت
ذرا تو پاس شرعِ مصطفےٰ کر
کہاں ہے عقل تیری اور کہاں تو
ہو حکمِ سیدِ عالم یہ عامل
بری یہ خو ہے جتلائیں کہاں تک
ذرا تو پاس شرعِ مصطفےٰ کر
ذرا تو مان فرمان پیمبر
عمل کر اسمیں ہے تیری بھلائی
ذرا تو پاس شرعِ مصطفےٰ کر

نہ ہو بے خوف خوفِ کبریا کر
عمل کرتا نہیں تو کیا ہے عادت
منڈا کر داڑھی بنتا ہے جواں تو
ذرا تو پاس شرعِ مصطفےٰ کر
سر آنکھوں سے ہو اہلِ دیں میں شامل
ارے نادان سمجھائیں کہاں تک
صفایا بول کر داڑھی کا اکثر
ذرا تو پاس شرعِ مصطفےٰ کر
منڈا اب عمر بھر ہرگز نہ داڑھی

قصیدہ در فضائل صحبت علمائے دین

اے دیندارو بیٹھو صحبت میں عالموں کی — کیسا ہے فیض دیکھو صحبت میں عالموں کی
ہاں پوچھ لو مسائل ایمان تا ہو کامل — تم جلد ہو کے شامل صحبت میں عالموں کی
پاؤ گے دل کے مقصد ہے یہ حدیثِ احمدؐ — ملتا ہے اجر بے حد صحبت میں عالموں کی
احوال دل سناؤ پھل نیک اس کا پاؤ — چل کر ادب سے آؤ صحبت میں عالموں کی
ہوتا ہے ایسا ساماں رہتا ہے قلب شاداں — بڑھتا ہے نور ایماں صحبت میں عالموں کی
ملتی ہے دیں کی دولت ہوتا ہے جہل رخصت — ہے کیا نزولِ رحمت صحبت میں عالموں کی
جو ہیں غریقِ عصیاں۔ جاہل ذلیل ناداں — ہوتے ہیں وہ پریشاں صحبت میں عالموں کی
کیا گفتگو بھلی ہے۔ کیا شان برتری ہے — کیا فضل ایزدی ہے صحبت میں عالموں کی

[illegible]

قصیدہ بدوں کی صحبت کی برائی میں

نہیں نشست ہے اچھی بروں کی صحبت میں — خرابیاں ہیں بہت سی بروں کی صحبت میں
نہ میل جول رکھ اُن سے میری نصیحت مان — نہ ہو کہیں تیری خواری بروں کی صحبت میں
خبر ہو کیا تجھے کیا ہیں فوائدِ نیکی — ہوئی نصیب برائی بروں کی صحبت میں

نہیں امید کہ ہو خاتمہ ترا بالخیر
کرے ادب تو بزرگوں کا کس طرح جاہل
ہمیشہ جمع رہا کرتے ہیں معاذ اللہ
بھلائیوں پہ ہے حایل برائیوں سے بچو
انھیں کے ساتھ ہو اغرق نوح کا لڑکا
رقم کروں جو تجمل تو ہو بڑا دفتر

بگاڑی عاقبت اپنی بروں کی صحبت میں
گنوا دی عقل کی پونجی بروں کی صحبت میں
تمام حالی موالی بروں کی صحبت میں
نہ بیٹھو تم مرے بھائی بروں کی صحبت میں
ہوئی ہے کیسی تباہی بروں کی صحبت میں
ہے جیسی جیسی خرابی بروں کی صحبت میں

جب ہو احمد سا تاجدار عرب
دیکھوں آنکھوں سے میں دیار عرب
ہے فضا خلد کی نگاہوں میں
اہل ایماں ہیں جان نثار عرب

کیوں نہ بڑھ جائے افتخار عرب
تجھ پہ اللہ کا درود و سلام
دیکھ آئے ہیں ہم بہار عرب
گل ہے ہمیشہ تو نبوت کا

اے خدا ہو سفر مدینے کا
اے شہنشاہ نامدار عرب
ہے وطن وہ ہمارے حضرت کا
کون تجھ سا ہے گلعذار عرب

اے تجمل چلو دکھا لائیں
لایق دید ہے بہار عرب

مانگتے ہیں اہل عصیاں جب دعائے مغفرت
تیرا بندہ ہوں ثنا خواں ہوں تیرے محبوب کا
امتی شاہ ہدا کے فضل سے اللہ کے
واہ رے شفقت ہمارے واسطے خیر الامم
گو ہر حمد و ثنا میں شوق سے کردوں گا پیش
حشر میں کافر تکیں گے منہ عجب حسرت کیساتھ
اے تجمل میں ہوں بیمار گنہ مولا مسیح

عالم بالا سے آتی ہے ندائے مغفرت
اے خدا مجکو عنایت ہو قبائے مغفرت
جمع ہوں گے حشر میں زیر لوائے مغفرت
کرتے رہتے تھے ہمیشہ التجائے مغفرت
جب طلب ہوگی قیامت میں ہمائے مغفرت
اہل ایماں کو عطا ہوگی قبائے مغفرت
ہو شفا حاصل جو پا جاؤں دوائے مغفرت

حلقۂ ذکر مصطفیٰ ہے آج
مقصود دل ہمیں ملا ہے آج
سن کے اوصاف سید عالم
مست ہو ہو کے جھومتا ہے آج
مستحق ہے ضرور جنت کا

نغمۂ مدحت و ثنا ہے آج
جمع ہیں واصف رسول اللہ
کس قدر شور مرحبا ہے آج
غم کا کوسوں نہیں پتا لگتا
شامل بزم جو ہوا ہے آج

غنچۂ مدعا کھلا ہے آج
وہ کیا خوب جگمگا ہے آج
جس کو دیکھو وہ بزم اقدس میں
دل سے کافور ہو گیا ہے آج
طالبو با ادب یہاں بیٹھو

آمد سرور ہوا ہے آج
ذکر خیر و ثواب ہوتا ہے
دیکھئے انجمن میں جلوہ نما
ہم پہ کیا فضل کبریا ہے آج
ہر طرف نور کبریا ہے آج
اے تجمل ہر ایک کے دل کا
پورا ہونیکو مدعا ہے آج

جانیوالے جب مدینے کی طرف جانے لگے
ہم بہت ناکامیٔ قسمت پہ پچھتانے لگے

جب سے حضرت جلوۂ دیدار دکھلانے لگے
کس قدر ہم کو محبت کے مزے آنے لگے

آستانِ پاک سے زوار اٹھتے ہی نہیں
پائی راحت کی جگہ تو پاؤں پھیلانے لگے

جنتی ہیں جنتی واعظ ثنا خوان رسولؐ
جائیں دشمن ان کے دوزخ میں یہ کیوں جانے لگے

کس طرح تسکین پائے پھر دلِ شیدا مرا
یاد روئے سرور عالم جو تڑپانے لگے

مخلصی کروے برائے کاکلِ خیر الوریٰ
دل پہ یارب پھر مرے ابرام چھانے لگے

پھر دکھا دے اک جھلک چہرہ کی لے نور خدا
بیخودانِ دید پھر کچھ ہوش میں آنے لگے

ہم نے جب نالے کئے ہجرِ شہِ معراج میں
ہو کے مضطر حاملانِ عرش تھرانے لگے

اے تجمل ہمکو شیوہ ہے قناعت کا پسند
کیوں کسی کے آگے جا کر ہاتھ پھیلانے لگے

مثلث دربیان معراج شریف

عرش حق پر ہے یہی دھوم مچی آج کی رات
سیر فردوس کو آتے ہیں نبیؐ آج کی رات
اہل افلاک مناتے ہیں خوشی آج کی رات

مرحبا اترے ہیں افلاک سے جبریلؑ امین
کہتے ہیں سیدِ لولاک سے جبریلؑ امین
عرش پر چلیئے رسولِ عربیؐ آج کی رات

آپ کی دید کا مشتاق خدا ہے سرور
لے چلوں آپ کو یہ حکم ملا ہے سرور
ہے یہ خدمت مجھے تفویض ہوئی آج کی رات

آپ کے حال پہ بیحد ہے عنایت رب کی
ایسی آئی ہوئی ہے جوش پہ رحمت رب کی
آپ جو مانگیں گے پائیں گے وہی آج کی رات

جانب عرش ہوئے سیدِ لولاک رواں
ہیں ملک ساتھ سواری کے بصد شوق رواں

جنت آراستہ رضواں نے ہے کی آج کی رات

جا کے معبود کو دیدار دکھایا شہ نے
جس کے طالب ہوئے اللہ سے پایا شہ نے

باقی کوئی بھی تمنا نہ رہی آج کی رات

شادماں ہو کے پھرے سید لولاک لما
کیا تجمل کروں اظہار عطائے مولیٰ

گلشن خلد کی جاگیر ملی آج کی رات

ناخدا جب احمدِ مختار ہو
پھر یہ بندہ حاضرِ دربار ہو
دل میں رہ جائے نہ پھر ارماں کوئی
تم مرے سرتاج ہو سردار ہو
التجا ہے حشر کے دن اے خدا
اور کس کا طالبِ دیدار ہو

عاصیوں کا کیوں نہ بیڑا پار ہو
دیکھ آؤ زاہدو کوئے رسولؐ
آپ کا دیدار اگر اک بار ہو
الفت اے دل غیر کی اچھی نہیں
سیر یہ دامانِ شہ ابرار ہو
اے تجملؔ وصف طیبہ میں رقم

پھر طلب یا سیدِ ابرار ہو
دیکھنا گر خلد کا گلزار ہو
یا رسول اللہ میں ہوں ادنیٰ غلام
ہاں فدائے سیدِ ابرار ہو
آپ کے ہوتے ہوئے دل یا رسولؐ
کیوں نہ دفتر خلد کا گلزار ہو

درود تم پہ سلام تم پہ رسولؐ برحق شفیعِ مطلق
نہیں ہے تم سا کوئی پیمبر رسولؐ برحق شفیع مطلق
جگر سے داغِ الم مٹا دو نقاب رخسار سے اٹھا دو
جمال اپنا ذرا دکھا دو رسولؐ برحق شفیع مطلق
کہاں ترے آستاں سے جائیں کہاں مراد اپنے دل کی پائیں
بھلا کسے حال دل سنائیں رسولؐ برحق شفیعِ مطلق
تمہیں ہو بیشک حبیب باری تمہیں پہ قربان جان ہماری
تمہیں کو کہتی ہے خلق ساری رسولؐ برحق شفیع مطلق
دکھاؤ انداز دلربائی ہوں یہ ہے جانِ زار آئی
نہیں گوارا ہے اب جدائی رسولؐ برحق شفیع مطلق
زمانہ حاجت طلب ہے ہاں ہے جھکاتا ہر دم سر آسماں ہے
بلند وہ تیرا آستاں ہے رسولؐ برحق شفیع مطلق
تمہارا مدحت سرا تجمل تمہارا ہے خاکِ پا تجمل
نہ کیوں ہو تم پہ فدا تجمل رسولؐ برحق شفیع مطلق

قصیدہ در پند سودمند

نام مولیٰ پہ جان و تن وارو
دین کی بات سیکھو دیندارو
امر معبود پہ رہو راضی
ہے خدا چارہ ساز ناچارو

کرو سودائے آخرت یارو
دو کسی کو نہ خلق میں تکلیف
کچھ نہ مرضی میں اس کی دم مارو
بزم میلاد مصطفےٰ ہو جہاں

شرع کے حکم پر چلو یارو
ہاں مگر اپنے نفس کو مارو
درد دل کا علاج کر دے گا
تم سر آنکھوں سے آؤ دیندارو

طاعتِ کبریا کئے جاؤ
کام غفلت کے ہیں یہ ہشیارو
جو حبیبِ خدا محمدؐ ہیں
میرے ہمدردو میرے غمخوارو

ناتوانو نہ ہمتیں ہارو
الفتِ مصطفٰےؐ رکھو دل میں
جان و مال اون کے نام پروارو
بیکسوں پر کرو نہ ظلم و ستم

پیروی نفس کی جو کرتے ہو
لے مرے دوستو میرے یارو
میرے حق میں کرو دعائے خیر
قہر حق سے ڈرو ستمگارو

پند لکھی ہے جو تجمل نے
اس پہ دل سے عمل کرو یارو

قصیدہ شرابیوں کی تنبیہ میں

جس شخص کو جہاں میں شوقِ شراب ہے
اس خانماں خراب کی مٹی خراب ہے

اُم الخبائث اس کو کہا ہے رسولؐ نے
جو ہے شرابی اس پہ خدا کا عتاب ہے

کچھ خوف آخرت کا بھی ہے تجھکو یا نہیں
کیوں بے حیا تو مست شراب و کباب ہے

اِک روز میکشی کی ملے گی سزا ضرور
اِک روز ہونے والا حساب و کتاب ہے

توبہ شراب پینے سے کرلے نہ دیر کر
گر تو مطیع حکم رسالت مآب ہے

خنزیر کی طرح سے نجس چیز ہے شراب
پھر کیوں تجھے پسند یہ خانہ خراب ہے

دنیا میں بھی شرابی کی رسوائی ہے بڑی
بعد فنا بھی اس پہ نہایت عذاب ہے

کھلائیں دیندار ہیں ساغر شراب
کیا زمانہ آیا ہے کیا انقلاب ہے

ان کے لئے جو عابد و پرہیزگار ہیں
ہیں نعمتیں بہشت کی کوثر کا آب ہے

اپنی ہی شامتوں کی جزا ہے یہ مومنو
طاعون ان کے سر پہ جو نازل عذاب ہے

دل سے نہیں کہی ہے تجمل نے کوئی بات
وہ لکھدیا جو حکم رسالت مآبؐ ہے

ہو بزم مولدِ احمدؐ میں شامل جس کا جی چاہے
سنے محبوب خالق کے فضائل جس کا جی چاہے

ادائے سرورِ دیں پہ ہو مائل جس کا جی چاہے
کرے تیغ نگہ سے دل کو بسمل جس کا جی چاہے

کمالِ ذکر مولیٰ کرے حاصل جس کا جی چاہے
مٹا کر نقص ہو انسان کامل جس کا جی چاہے

نے حقدار گلزارِ جنان اس باغ عالم میں
کرے مولودِ پیغمبرؐ کی محفل جس کا جی چاہے

کیا کرتے ہیں ہم ہر دم صفت اُن کی ثنا اُنکی
سنے ہم سے شہ دیں کے فضایل جس کا جی چاہے

جسے کہتے ہیں رستا سرورِ دیں کی شریعت کا
بہت آسان ہے پھر سمجھے مشکل جس کا جی چاہے

یہ بزم مولد حضرت ہے چل کر سر کے بل آئے
ثواب آخرت کرلے وہ حاصل جس کا جی چاہے

نہیں اس آستانے سے کوئی ناکام پھر سکتا
درِ محبوب یزداں پر ہو سائل جس کا جی چاہے

کرے گلگشت چل کر گلشنِ کوئے محمد کی
تجمل باغِ جنت میں ہو داخل جس کا جی چاہے

بیقرارو چلو مدینے کو
حق کے پیارو چلو مدینے کو
زندگانی رہے رہے نہ رہے
دلفگارو چلو مدینے کو
جان و دل اور مال و تن اپنا
دیندارو چلو مدینے کو

جاں نثارو چلو مدینے کو
دردِ دل کی دوا ملے گی وہاں
جلد یارو چلو مدینے کو
زندگی کے جو باقی ہیں ایام
یار و وارو چلو مدینے کو
چلنے والوں کو اے تجمل تم

دیکھنے کو بہار روضہ کی
غمگسارو چلو مدینے کو
کیا تڑپتے ہو صورتِ بسمل
وہ گذارو چلو مدینے کو
تازگی ہوگی اور ایمان کی
یوں ابھارو چلو مدینے کو

قصیدہ پردے کی تائید اور توصیف میں

بی بیو خوبی بہارِ حسن کی پردے میں ہے
پردہ اچھی چیز ہے عزت بڑی پردے میں ہے

وہ بھی دکھلاتا نہیں ہر ایک کو اپنا جمال
دیکھو چشمِ غور سے اللہ بھی پردے میں ہے

جو ہے بازاری نکلتی رہتی ہے بازار میں
جس کو شوقِ پارسائی ہے وہی پردے میں ہے

بی بیاں جو صاحبِ عفت ہیں اُن کے واسطے
چین بھی پردے میں ہے آرام بھی پردے میں ہے

پارسائی اور ہے عفت شعاری جس کا نام
پاک دامن بی بیو وہ سب اسی پردے میں ہے

جو دکھاتی پھرتی ہیں نامحرموں کو اپنا منہ
واقعی اُن کے لئے وقعت بڑی پردے میں ہے

ہے حدیثوں میں بہت تاکید گوشہ کے لئے
سر بسر خوشنودیِ روحِ نبیؐ پردے میں ہے

چاک کرنا چاہتے ہیں اُس کو دشمن دین کے
پردہ واروں کے جو سر پر اوڑھنی پردے میں ہے

لطف اُس کا تم دلِ پردہ نشیں سے پوچھ لو
جو کہ حاصل شادمانی اور خوشی پردے میں ہے

گر پڑے اس پر نگاہِ خلق مرجھانے لگے
سبز اور شاداب عفت کی کلی پردے میں ہے

دل میں جن کے ہے تجمل خواہشِ بے پردگی
واسطے اُن کے ہدایت پردے ہی پردے میں ہے

قصیدہ در بیان فرقۂ نیچری

کیا تھر اس زمانے میں ڈھاتے ہیں نیچری
فتنے طرح طرح کے جگاتے ہیں نیچری

کہتے ہیں کر لو عیش کہ دنیا ہے جائے عیش
بنتے ہیں ظاہرا تو بڑے خیر خواہ قوم
مسجد میں بھول کر بھی نہیں آتے ہیں کبھی
کوئی کرے بیان اگر حشر و نشر کا
قرآن اور حدیث سے رکھتے نہیں غرض
احکام پر جو دین کے کرتے نہیں عمل
پھیلاتے ہیں ہمیشہ نیا جال اک نہ اک
توہین جس سے دین کی تجمل ہو سربسر

عقبیٰ کی فکر دل سے مٹاتے ہیں نیچری
در پردہ اپنا رنگ جماتے ہیں نیچری
لیکن کلب میں دوڑ کے جاتے ہیں نیچری
ہنس ہنس کے پھبتیاں اُڑاتے ہیں نیچری
لکچر نرالے اپنے سناتے ہیں نیچری
کیوں خود کو دیندار بناتے ہیں نیچری
دنیا طرح طرح سے کماتے ہیں نیچری
افسوس وہ رواج بڑھاتے ہیں نیچری

قصیدہ دربیان بے ثباتی دنیائے فانی

اہل دنیا ہے یہ دنیا بے ثبات
سربسر ہے سارا جھگڑا بے ثبات
وہ عمل کر کام جو آئیں وہاں
منعمو ہیں قصر اعلیٰ بے ثبات
دولتِ دنیا کا ہر جائی ہے نام
اپنی ہستی کا ہے نقشہ بے ثبات

سب ہے اس کا کارخانہ بے ثبات
جانتا ہے کون کب آ جائے موت
ہیں زر و جاگیر دنیا بے ثبات
لگ رہا ہے دیندار و چل چلاؤ
پھر یہ ہے لڑنا جھگڑنا بے ثبات
اے تجمل فکر عقبیٰ کی رکھو

کس کی دولت مال کس کا کس کا گھر
ہے بھروسا زندگی کا بے ثبات
ہے محل ہنوانا عبرت کا محل
ہے قیام دہر کتنا بے ثبات
بلبلے پانی کے ہیں اہل جہاں
ہے یہاں کا کارخانہ بے ثبات

قصیدہ در مناقبت حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ و حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

مرے آقا و سرور ہیں محی الدینؒ معین الدینؒ
مری چشم تمنا میں مرے قلب مصفا میں
بہاروں پر انہیں کے دم سے گلزار ولایت ہے
ستائے بیکسوں کو کیا ہے طاقت آسماں تیری
نگاہِ شوق کو ڈھیرے مزے ہیں دید کے حاصل
جنابِ خضرؑ سے طالب نہیں میں رہنمائی کا

مہ و مہر منور ہیں محی الدینؒ معین الدینؒ
ہمیشہ جلوہ گستر ہیں محی الدینؒ معین الدینؒ
گل گلزار حیدر ہیں محی الدینؒ معین الدینؒ
غریبوں کی مدد پر ہیں محی الدینؒ معین الدینؒ
دکھاتے روئے انور ہیں محی الدینؒ معین الدینؒ
مرے ہادی و رہبر ہیں محی الدینؒ معین الدینؒ

کسی کی سرپرستی کی نہیں مجھکو ذرا پروا
تجمل میرے سر پہ ہیں محی الدینؒ معین الدینؒ

مسدس در تہنیت آمد آمد رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم

طالب جسے جہاں میں پاتے ہیں مصطفےٰؐ
خود ملتے ہیں خدا سے ملاتے ہیں مصطفےٰؐ
رحمت کا مژدہ سب کو سناتے ہیں مصطفےٰؐ
دیداروں کو بہشت دلاتے ہیں مصطفےٰؐ
یارو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفےٰؐ
مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفےٰؐ

آنے کو ہے ریاضِ جہاں میں نئی بہار
گلزار کے یہ صحن میں ہے نغمہ ہزار
ہے ہونے والا جلوہ نما ایسا گلعذار
جس پہ کریں گے اہلِ چمن اپنی جاں نثار
یارو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفےٰؐ
مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفےٰؐ

نُورِ خدا کے ذکر سے محفل ہے نور کی
کیوں اہلِ دید دیکھیں تجلی نہ طور کی
نازل فلک سے ہوتی ہے رحمت غفور کی
مژدہ ہو دیدارو ہے آمد حضورؐ کی
یارو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفےٰؐ
مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفےٰؐ

دل کی تمام اپنی تمنا بر آئے گی
تقدیر جلوہ نورِ خدا کا دکھائے گی
روحِ رواں نہ جسم میں پھولی سمائے گی
ہر ایک کی زباں سے یہ مژدہ سنائے گی
یارو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفےٰؐ
مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفےٰؐ

اللہ نے دکھایا یہ دن ہم کو مرحبا
ہونے کو ہے ظہورِ شہنشاہِ دوسرا
کس بات کا خیال ہے اب سوچتے ہو کیا
خوش ہو کے اپنا نقدِ دل و جاں کرو فدا
یارو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفےٰؐ
مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفےٰؐ

ہے جا بجا مسرت آمدِ خیرالورا کی دھوم
کس انتہا کا شور ہے کس انتہا کی دھوم
ہو انجمن میں ایک طرف مرحبا کی دھوم
تو دوسری طرف سے ہو صلِّ علیٰ کی دھوم
یارو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفےٰؐ
مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفےٰؐ

رونق فزا ہے ہونے کو وہ گل خوشی کرو
نغمہ سرا ہو صورتِ بلبل خوشی کرو
عیش و طرب کا خوب کرو غل خوشی کرو
ہو شاد کام مثلِ تجمل خوشی کرو
یارو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفےٰؐ
مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفےٰؐ

مخمس بر غزل شمیم

طالب احمدؐ مختار ہوا خوب ہوا
اس مسیحا کا میں بیمار ہوا خوب ہوا
مایل حسن طرحدار ہوا خوب ہوا
دل کو عشق شہ ابرار ہوا خوب ہوا
نور خالق کا طلبگار ہوا خوب ہوا

کار عصیاں پہ جو مائل نہ طبیعت ہوتی
مجھ پہ پھر ایسی نہ اللہ کی رحمت ہوتی
عرصۂ حشر میں کیا مجکو ندامت ہوتی
بے گنہ ہوتا تو میری نہ شفاعت ہوتی
للہ الحمد گنہگار ہوا خوب ہوا

اہل عصیاں کے رہا کرتے ہو نہیں دل رنجور
شکر درگاہ میں تیری ہے خداوند غفور
کم کسی طرح سے ہوتا نہ غم روز نشور
امت عاصی کی ہے جس کو شفاعت منظور
وہ نبی حشر کا مختار ہوا خوب ہوا

مرض الفت احمدؐ سے ہوں میں زار و نزار
یہی حسرت ہے عطا ہو مجھے جام دیدار
پھر بھی اچھا ہے مرے دل کے لئے یہ آزار
مجکو صحت نہیں اے حضرت عیسیٰ درکار
عشق احمد کا جو بیمار ہوا خوب ہوا

جس کو ناچاروں کی راحت ہے مجکو منظور
جس کو محشر میں شفاعت ہے مجکو منظور
جس کو ہر حال میں شفقت ہے مجکو منظور
جس کو دلداری امت ہے مجکو منظور
وہ ہی اللہ کا دلدار ہوا خوب ہوا

کیوں رہیں ہم نہ کہو تابع فرمان کریم
شکر کیا ہو سکے اللہ رے احسان کریم
جائیں کس طرح دل و جان سے نہ قربان کریم
شان ہے جس کی عیاں مومنو ہے شان کریم
وہ نبی خلق کا مختار ہوا خوب ہوا

عاشق جلوۂ رخسار نبیؐ ہوں میں قدیم
دی ہے دیوانگی نے خوب تجمل تعلیم
کرتے وحشی ہیں مرے جوش جنوں کو تسلیم
پرزے کرتا ہوں میں ہر وقت گریبان شمیم
محض بیکار تھا با کار ہوا خوب ہوا

ترجیع بند بر شعر مذاق در بیان ولادت شہنشاہ رسالت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

دھوم ہے عالم میں شاہِ مرسلاں پیدا ہوئے
دھوم ہے عالم میں فخرِ خانداں پیدا ہوئے
دھوم ہے عالم میں گردوں آستاں پیدا ہوئے
دھوم ہے عالم میں خضر گمرہاں پیدا ہوئے

دھوم ہے عالم میں شاہِ انس و جاں پیدا ہوئے
شاہِ شاہاں جانِ جاں جانِ جہاں پیدا ہوئے

گلشن اسلام میں طرفہ تر آئے گی بہار
ایسی آئے گی کہ پھر ہرگز نہ جائے گی بہار
غنچہ ہائے طالبانِ دین کھلائے گی بہار
چشمِ عالم کو نیا عالم دکھائے گی بہار

دھوم ہے عالم میں شاہِ انس و جاں پیدا ہوئے
شاہِ شاہاں جانِ جاں جانِ جہاں پیدا ہوئے

ہو رہی ہے اس جہاں میں شادمانی کس قدر
جلوہ محبوبِ الٰہی کا ہوا پیشِ نظر
ہو رہے ہیں محوِ عشرت کیا دل و جان و جگر
یہ نسیم فضلِ خالق دیتی ہے سب کو خبر

دھوم ہے عالم میں شاہِ انس و جاں پیدا ہوئے
شاہِ شاہاں جانِ جاں جانِ جہاں پیدا ہوئے

ہو گیا اہلِ جہاں پر فضلِ خلّاقِ زماں
دینِ احمدؐ کا ہوا ہر اک طرف سکّہ رواں
جشنِ مولودِ نبیؐ میں صرف ہیں پیر و جواں
مٹ گیا یک لخت یارو بُت پرستی کا نشاں

دھوم ہے عالم میں شاہِ انس و جاں پیدا ہوئے
شاہِ شاہاں جانِ جاں جانِ جہاں پیدا ہوئے

بندھ گئی اُمید ہم ایمان کی دولت پائیں گے
یاں خطاب اُمتِ شاہِ رسالت پائیں گے
فضل سے اللہ کے دامانِ حضرتؐ پائیں گے
ہو گی بخشش حشر میں گلزارِ جنت پائیں گے

دھوم ہے عالم میں شاہِ انس و جاں پیدا ہوئے
شاہِ شاہاں جانِ جاں جانِ جہاں پیدا ہوئے

آمنہؓ بی بی کے در پر جمع ہیں سب خاص و عام
ایک جانب با ادب ہے قدسیوں کا ازدحام
کہتے ہیں پیدا ہوئے ختمِ رسل شاہِ انام
اک طرف کہتے ہیں انسان الصلوٰۃ والسلام

دھوم ہے عالم میں شاہِ انس و جاں پیدا ہوئے
شاہِ شاہاں جانِ جاں جانِ جہاں پیدا ہوئے

رنج و غم سب بھول جاؤ اے تجمل شاد ہو
سر کے بل چل کر شریکِ محفلِ میلاد ہو

اور سناؤ نعت کی اپنی غزل جو یاد ہو
انجمن میں ہر طرف شورِ مبارک باد ہو

دھوم ہے عالم میں شاہِ انس و جاں پیدا ہوئے
شاہِ شاہاں جانِ جاں جانِ جہاں پیدا ہوئے

ترجیع بند

کر سیر صحنِ باغ اگر ذی شعور ہے
اظہار رنگ قدرتِ ربِ غفور ہے
جلوہ نبیؐ کا صاف نظر کے حضور ہے
گلگشت میں درود کا پڑھنا ضرور ہے
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

سنبل میں پیچ زلف پیمبرؐ ہے لا کلام
ذکر نبیؐ سے ہے ہر غنچہ شاد کام
چھو لو نہیں رنگ عارضِ شاہنشہ انام
بلبل کا شاخ گل پہ یہ ہے زمزمہ مدام
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

کیا کیا گلوں کا دیکھئے نقش و نگار ہے
اتراتی صحنِ باغ میں بادِ بہار ہے
گویا ظہورِ صنعتِ پروردگار ہے
گر سنئے گوش دل سے تو ہر سو پکار ہے
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

صحنِ ریاضِ دہر مہکتا ہے ہر گھڑی
نرگس کا دیدہ شوق سے تکتا ہے ہر گھڑی
غنچہ صدائے خوش سے چٹکتا ہے ہر گھڑی
جلوہ رخِ نبیؐ کا چمکتا ہے ہر گھڑی
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

باغِ جہاں کی سیر کو جس وقت جاؤ تم
رنگت گلوں کی شوق سے دیکھو دکھاؤ تم
صلوٰ اعلی النبیؐ کی صدا لب پہ لاؤ تم
اہلِ نگاہ کو یہ تخیل سناؤ تم
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

مرثیہ شہادت حضرت امام قاسمؓ

آفتابِ فلکِ حسن جنابِ قاسمؓ — بادۂ ساغرِ توحید شبابِ قاسمؓ
آتشِ جانِ عدو برقِ عتابِ قاسمؓ — فوجِ شامی نہ ہو کیوں جل کے کبابِ قاسمؓ
یہ وہ نوشہ ہے جسے ابنِ حسنؓ کہتے ہیں — خلفِ شبیر کا شیر اہلِ زمن کہتے ہیں

اس کے قبضے میں ہے شمشیرِ یداللہ کا زور — دیکھے بہرام تو اک آن میں پہونچے لبِ گور
روم کو قلب دکھا کر یہ کرے صورتِ مور — شاہِ خاور جو مقابل ہو تو ہو موشکِ کور
شام کو شوم کرے دم میں نظارا اُس کا — حشر پامال ہو دیکھے جو طرارہ اُس کا

مختصر حال کچھ اُس مہ کا لکھا جاتا ہے — اس طرح اہلِ روایت سے سنا جاتا ہے
روزِ عاشورہ جو کچھ سوگ کیا جاتا ہے — مجملاً اُس کا بیاں کہتے میں آجاتا ہے
ماریہ میں جو نزولِ شہِ مظلوم ہوا — پسرِ فاطمہؓ پانی سے بھی محروم ہوا

سلخ ذالحجہ کو لبِ نہر جو پہونچے سرورؑ — حکم تھا نصب ہو یاں خیمۂ شاہِ اطہر
لیکے بے طرح جو آیا تھا یزیدی لشکر — عمر سعد کا یہ حکم ہوا تھا یکسر
خیمہ حضرت کا لبِ نہر سے اُٹھوا دینا — سر بچے یا نہ بچے زور تو دکھلا دینا

شاہ کو آکے جو لوگوں نے سنائی یہ خبر — شامی کہتے ہیں یہاں خیمۂ شہ ہوگا اگر
حکم ہے ہم کو اُٹھا دینے کا اس کے یکسر — حکم حضرت کا جو کچھ ہو وہ عیاں ہو سرور
حکم اگر ہو صفِ دشمن کو الٹ دیں دم میں — نقطۂ ظلم نہ رہ جائے خطِ عالم میں

سن کے حضرت متبسم ہوئے اور فرمایا — مہر میں فاطمہؓ کے نہر کا پانی آیا
پسرِ فاطمہؓ سے روک میں اُس کو لایا — کب سے یہ لشکرِ مقہور نے رتبہ پایا
چاہیئے فوجِ حسینی کو اُٹھالیں خیمہ — ریت میں میل بھر اس جا سے لگالیں خیمہ

آخر الامر اُٹھا خیمہ اور آیا اس جا — جس جگہ حکمِ شہِ دین تھا ہوا واں برپا
تا بہ ہفتم رہے اس خیمہ میں کل کے مولا — اور اک چاہ بھی اس خیمہ کے اندر کھدوا
صبحِ ہفتم سے ذرا اس میں بھی پانی نہ رہا — کوئی بہرِ مددِ یوسفِ ثانی نہ رہا

دل میں یہ قاسم نوشاہ کے آیا ناگاہ
یہ بڑا وقت مصیبت ہے چچا پر واللہ
ایک تعویذ جو بابا نے ہے لکھا ہے گواہ
اور کہا مجھ سے ہے شدت میں نہ سمجھو اکراہ
دیکھنا کھول کر اس کو جو ہے مرقوم ہوا
پس اسے کھول لقدموں میں بھی یہی معلوم ہوا

اس کو دیکھا تو یہ مضمون تھا اس میں لکھا
پسر نیک کا ایمان ہے رضائے بابا
ہے اجازت میرے بیٹے کو اگر چاہے خدا
جان کو اپنے چچا پر وہ کرے دل سے فدا
اور چچا کو یہ ہے لازم کہ وہ دختر اپنی
عقد میں دے اُسی دن اس کے برابر اپنی

جب یہ مضمون شہِ دیں کے ہوا گوش گذار
دفعتاً آپ نے کچھ بھی نہ کی اس میں تکرار
عقدِ کبریٰ پر اُسی وقت ہوئے سب تیار
دیکھیئے طرفگئ چرخِ اثر لیل و نہار
کیسے صابر تھے ادھر جنگ کا ساماں ہوا
اس طرف خیمۂ سرور میں یہ عنوان ہوا

شام ہفتم کو ہوا عقد ہے مشہور خبر
تین راتیں رہا نوشاہ بجانِ مضطر
ساتھ کبریٰ کے بنا ہم طلب و ہم بستر
خیر کا کام تھا یہ حکم نبیؐ خالی ز شر
شب عاشورہ فلک پر جو نمودار ہوئی
صبح محشر تھی جو پردے میں وہ اظہار ہوئی

آئی تاریخ دہم ماہِ محرم کی وہاں
خندۂ صبح سے پیدا تھا کہ روئیگا جہاں
کیا تعجب ہے زمیں شق ہے ملے کوہستاں
کیا تعجب ہے پھٹے گنبدِ چرخِ گرداں
یہ وہ دن ہے کہ شہید ابن علی اسمیں ہوا
اے فلک خاتمۂ آلِ نبیؐ اس میں ہوا

صبح سے لشکرِ اسلام ہوا صف آرا
اور وہاں فوج یزیدی میں ہوا شور بپا
بوق و قرنا کی لگی جانے فلک پر جو صدا
چوٹ ڈنکے کی کہیں اور کہیں بجتا باجا
کربلا شورِ دُہل سن کے بلالانے لگی
ہر طرف قتل حسینی کی صدا آنے لگی

جنگ کا قصد جوانانِ حسینی نے کیا
اسمیں ہر ایک تھا جرأت میں شجاعت میں سوا
روح ہو رستم و دستاں کی بھی دیکھے سے ہوا
گور میں خانۂ بہرام کرے ان کی دعا
چھین لے نہر کو اک فرد جو منظور ہو یہ
پر یہ تھا حکم شہِ دیں کہ نہ دستور ہو یہ

آخر کار رفیقانِ شہنشاہِ اُمم
ایک اک قتل ہوئے پا کے لعینوں کا ستم
راہِ تسلیم و رضا میں تھا رکھا سب نے قدم
دم بجز صبر نہ مارا ہوئے سب محوِ الم

دو پہر تک کوئی اس فوج میں باقی نہ رہا
جام و خم چور ہوا خندۂ ساقی نہ رہا

دیکھا اس حال کو قاسمؑ نے تو بیتاب ہوئے
کیونکہ بے حکم وغا اب ہے بھلا تاب کسے
عرض کی شہ سے کہ خادم کو بھی رخصت دیجے
شامی کرتے ہیں ستم سہتے ہیں ہم کیا کہیے
بعد اصرار ملی رن کی رضا قاسمؑ کو
ظفر و فتح بھی دیتی تھی دعا قاسمؑ کو

پہلواں ارزق نامی تھا اک اس لشکر میں
آ گیا نوشہ کے مقابل بڑے شور و شر میں
شور تھا زور کا جس شخص کے ہر کشور میں
غرق ہونے کے لیے خون گل احمر میں
ایک ہی ضرب سے قاسمؑ کے ہوا کام تمام
پہلوانی کا لعینوں کے ہوا نام تمام

ایسے ہی چند کو شمشیر اجل نے مارا
لرزہ جسموں کو یہ تھا جیسے کہ کانپے پارا
جس کو دعویٰ تھا لڑائی کا وہ ہمت ہارا
آگے خورشید کے کس طرح سے چمکے تارا
تیغ قاسمؑ کی سر و دل میں چمک جاتی تھی
جانوں کے کھینچنے سے موت بھی گھبراتی تھی

تیر سے اُن کے کمانوں کی ہوئیں پشتیں خم
تیغ کے زور سے تیغیں ہوئیں ساری بیدم
بھالے نے نیزۂ اعدا کے کیے ہاتھ قلم
عَلَمِ فتح کا تھا بال ظفر سے پرچم
یہ تو ظاہر ہے نبیرہ تھا شہ مرداں کا
توڑنا ان کے لیے کیا فلک گرداں کا

الغرض جنگ عدو سے تو ہوئی فتح نصیب
کہ ہو درگہہ خلاق میں اب انت رقیب
پر قضا نے یہ کہا آکے جو کانوں کے قریب
اور چلو خلد کو طالب ہے خداوند مجیب
یہ سنا اور وہیں کلمۂ لبیک کہا
یا سخ دعوت انشائے لب پیک کہا

زخم ظالم سے غم دار فنا کو چھوڑا
رفقائے شہ والا سے نہ رشتہ توڑا
ہو گئے قتل نہیں صبر سے منھ کو موڑا
سر دشمن کو جو تھا سنگ اجل سے پھوڑا
آپ بھی گلشن فردوس کو پہونچے دم میں
بس تجمل نہ لکھو کچھ نہیں طاقت ہم میں

خاتمہ الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ ان ایام خجستہ فرجام میں یہ دیوان خوش عنوان موسومہ حافظ الاسلام در نعت شفیع الانام معہ مخزن القصاید مصنفہ جناب شیخ اسمٰعیل عرف شیخ نبل صاحب حافظ احمد نگری بہ اضافہ جواہر الکلام مصنفہ جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری مقیم بمبئی باہتمام محتاج اجر عظیم و طلبگار باغ نعیم قاضی عبدالکریم ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع کریمی فتح الکریم مطبع کریمی واقع بمبئی بھائی کھلہ ڈلائل روڈ قاضی بلڈنگ نمبر ۱۰۱-۱۰۰ میں مطبع با کرامی مقام سے شائع بقول الملاح
قیمت ۔ ۸ ؍

اطلاع ۔ منجانب مولف و مصنف دونوں نسخوں کے حقوق طبع محفوظ ہیں کوئی صاحب بدوں اجازت طبع نہ فرمائیں فقط قیمت 2/8